بمبئی کی شام



کرشن چندر

بمبئی کی شام

کرشن چندر

نسیم بکڈپو کچہری روڈ - لاہور

067322

کتاب خانہ سردار جھنڈیر
میلسی (پاکستان)

نمبر شمار : ....

کتابھ نمبر : ....

891.43
ب

ناشر ————— سعید اے شیخ
ادارہ ————— نسیم بک ڈپو لاہور
باراول ————— ۱۹۷۸ء
تعداد ————— گیارہ سو
مطبع ————— پرنٹیکس دربار مارکیٹ لاہور
قیمت ————— چھ روپے

بمبئی میں نیا سال منایا جارہا تھا!

حالانکہ ابھی نیا سال شروع ہونے میں کافی دیر تھی۔ مگر سر شام ہی لوگوں نے سڑکوں، تفریح گاہوں اور ریستوران میں آنا جانا شروع کر دیا تھا۔ جیسے جیسے وقت گذر رہا تھا لوگ اپنی اپنی گھڑیوں کو دیکھ لیتے تھے۔ اور پھر شور و غل اور تفریح بازی میں مصروف ہو جاتے تھے۔ بارہ بجنے میں یعنی کہ نیا سال شروع ہونے میں ابھی پورا ایک گھنٹہ تھا۔ اس وقت ٹھیک گیارہ بجے تھے!

بمبئی میں نیا سال بھی بڑی شان سے آتا ہے۔ بمبئی والے نئے سال کا استقبال ہمیشہ اس زور شور کے ساتھ کرتے ہیں کہ نیا سال بھی، ہمیشہ بڑی جلدی چلا آتا ہے۔ آٹھ دس روز پہلے سے بڑے بڑے ہوٹلوں اور ریسٹوران اور کلبوں میں سیٹیں بک ہونے لگتی ہیں۔ جگہ جگہ ناچنے اور گانے کے انتظام کئے جاتے ہیں اور پورا شہر نئے سال کی آمد سے کچھ پہلے ہی مسرور و شادماں نظر آتا ہے!

یوں تو ہر جگہ، ہر سڑک پر اور ہر ہوٹل یا کلب میں یہ دھوم دھام دکھائی دیتی ہے مگر کچھ جگہوں پر خاص طور سے لوگوں کا اژدہام رہتا ہے۔ ان جگہوں میں سے پہلی جگہ ہے گیٹ وے آف انڈیا یعنی ہندوستان کا دروازہ۔ نئے سال کی رات کو یہاں تل دھرنے کی جگہ نہیں ہوتی ہے۔ گاڑیوں کی ایک طویل طویل لائن بلکہ بہت ساری لائنیں دور تک چلی جاتی ہیں۔ گاڑی پارک کرنے

کے لئے بھی لوگ بہت دور دور اپنی گاڑیوں کو چھوڑ آتے ہیں!

گیٹ وے آف انڈیا کے سامنے خشکی پر تو مشہور تاج محل ہوٹل ہے مگر سامنے سمندر پر بہت سارے پانی کے جہاز کھڑے رہتے ہیں۔ ٹھیک بارہ بجے ان جہازوں پر سے طرح طرح کی رنگین سرخ لائٹیں دور دور تک پھینکی جاتی ہیں۔ لوگوں کے شور و غل پٹاخوں اور سیٹیوں کی آوازوں کے بیچ جب بارہ بجے دور کھڑے جہازوں پر سے لائٹیں آسمان کی طرف پھینکی جاتی ہیں تو یہ منظر ایک عجیب تاثر پیش کرتا ہے۔ غالباً ہندوستان میں یہ منظر اپنی طرز کا ایک انوکھا منظر ہوتا ہے۔

دوسری جگہ ہوتی ہے جوہو بیچ، یہاں بھی لوگوں کا وہی اژدہام ہوتا ہے۔ اور نو دس بجے رات سے لے کر صبح چار بجے تک ہزاروں لوگ جوہو کے ساحل پر گھومنے پھرنے کے لئے آتے ہیں۔ جوہو کے چاٹ اور بھیل پوری والے اور قلفی والے اپنی دوکانیں ساری رات کھلی رکھتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ڈیڑھ دو بجے رات تک ہی ان کی چاٹ چٹنی ہو جاتی ہے اور مجبوراً بیچاروں کو اپنی دوکانیں بند کرنی پڑتی ہیں! مگر پھر بھی لوگ وہاں گھومتے رہتے ہیں۔ لوگ جو اپنے خاندان والوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ لوگ جو اپنی اپنی محبوباؤں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ وہ لوگ بھی جن کی گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں اور پھر وہ ان میں واپس بیٹھ کر کسی دوسری جگہ نیا سال منانے چلے جاتے ہیں جہاں ان کا ریزرویشن ہوتا ہے اور شیمپین کی بوتل ہوتی ہے۔ اور آخر میں یہاں وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جو دو دو گھنٹے پیدل چل کر نیا سال منانے آتے ہیں اور دوسروں کی خوشی دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور چار آنے کی بھیل پوری کھا کر اپنے فٹ پاتھوں پر واپس لوٹ جاتے ہیں اور پھر بھی خوشی سے پھولے نہیں

سمانے ایسا لگتا ہے جیسے نیا سال صرف ان کے ہی لئے آتا ہے۔ بڑے لوگوں کا تو ہر دن ایک نیا سال ہوتا ہے!

جوہو کے بعد جو دوسرے مقام قابل ذکر ہیں وہ ہے چوپاٹی، میرین ڈرائیو، ہینگنگ گارڈن، اور دوسرے کئی تفریحی مقامات اور تمام ہوٹل اور ریسٹوراں!

آج پھر نیا سال آپہنچا تھا۔ بارہ بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے۔ سڑکوں پر گاڑیاں ادھر سے ادھر جا رہی تھیں۔ ہوٹلوں میں لوگ آرکسٹرا کی دھن پر ناچ رہے تھے۔ کلبوں میں عورتیں اور مرد ایک دوسرے کی باہوں میں تھے۔ آرکسٹرا کی دھن تیز سے تیز تر ہو رہی تھی۔ گیٹ وے آف انڈیا سے لے کر جوہو بیچ تک ہر طرف پٹاخوں اور سیٹیوں کی آوازیں تھیں۔ لڑکوں نے اپنی اپنی لڑکیوں کو کس کر تھاما ہوا تھا۔ ماؤں نے اپنے اپنے بچوں کو خوشی سے اور اس ڈر سے کہ کہیں بچہ کھو نہ جائے، زور سے لپٹا لیا تھا۔

جن جن ہوٹلوں یا کلبوں میں فلم اسٹار موجود نہ تھے وہاں سے فوٹو گرافروں نے اپنے اپنے فلیش تیار کئے ہوئے تھے تاکہ ٹھیک بارہ بجے مشہور فلمی ستاروں کی تصویر کھینچ لیں اور پھر فلمی اخباروں سے پیسے کھرے کریں۔

گھڑی کی سوئی آگے بڑھتی گئی...... آگے بڑھتی گئی۔ اب صرف دو منٹ باقی تھے بارہ بجنے میں۔ ریسٹوراں اور کلبوں کی لائٹیں بند کی جا رہی تھیں۔ یہ لائٹیں عموماً بارہ بجے پانچ منٹ کے لئے بند کر دی جاتی ہیں تاکہ ناچنے والے جوڑے اور زیادہ بے فکری سے ناچ سکیں بلکہ یوں کہئے...... دست درازی کر سکیں!

بارہ بجنے میں ایک منٹ باقی تھا...... لوگوں کی مستی اپنے شباب پر تھی۔ اور جب ان کی ہیجانی کیفیت اپنی انتہا کو پہنچ گئی...... تو بارہ بج گئے...... نیا سال آگیا...... ہر طرف لوگ ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے اور

ہیپی نیو ایر Happy newyear کی آوازوں سے فضا گونج گئی۔
اور اس شور و غل کے بیچ بہت سی آوازیں دب گئیں بہت کچھ چھپ گیا اور کسی کو کچھ پتہ بھی نہ چل سکا کہ کہاں کیا ہو گیا... شاید کہیں بہت کچھ ہو گیا تھا، تین مختلف جگہوں پر، تین مختلف آدمیوں کے ساتھ مگر ایک وقت یعنی کہ ٹھیک بارہ بجے!

بمبئی میں تین لاشیں تین مختلف جگہوں پر پڑی ہوئی تھیں... اور سارا شہر خوشی میں جھوم رہا تھا اور چلا رہا تھا Happy newyear۔
نیا سال مبارک ہو!

پہلی لاش گیٹ وے آف انڈیا کے پاس ایک Fiat کار کی اگلی سیٹ پر پڑی تھی۔ مردہ آدمی کے جسم پر ایک انتہائی عمدہ کالا سوٹ تھا اور وہ ادھیڑ عمر کا آدمی تھا... اس وقت اس کے سینے میں ایک چاقو پیوست تھا اور خون بہہ بہہ کر سیٹ پر جمع ہو رہا تھا!

دوسرا آدمی ہوٹل میں این سی کمرہ نمبر ایک سو بارہ میں مرا پڑا تھا۔ یہ کوئی بوڑھا پارسی تھا جس کو مار کر ڈبل بیڈ کے نیچے ڈال دیا گیا تھا اور اس وقت کمرے میں اس لاش کے سوا کوئی اور نہ تھا۔

تیسری لاش ایک لڑکی کی تھی! کسی اینگلو انڈین لڑکی کی۔ اور اس وقت وہ کمپالا ریسٹورنٹ کے ایک کونے کی سیٹ پر مردہ پڑی تھی۔ اتنے شور و غل اور آرکسٹرا کی آواز کے بیچ شاید کسی نے محسوس نہ کیا تھا کہ وہ لڑکی مر چکی تھی۔ غالباً دوسرے دیکھنے والوں کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ آنکھیں بند کئے پڑی ہو اور شاید نشے کی زیادتی کی وجہ سے اپنے آپ کو سنبھال نہ پا رہی ہو!
مگر وہ مر چکی تھی!

یہ تین لاشیں مختلف جگہوں پر پڑی ہوئی تھیں —— اور تین مختلف قاتل سٹور شرابے اور غل غپاڑے میں کہیں کھو چکے تھے —— اور وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو چکے تھے اور نیا سال آچکا تھا۔

گھڑیاں بارہ بج کر پانچ منٹ بجا رہی تھیں —— اور کہہ رہی تھیں!۔

"Happy New year to you!"

سی آئی ڈی کے اسپیشل آفس نمبر گیارہ میں کھلبلی مچی ہوئی تھی! بات ہی کچھ ایسی تھی جس کی وجہ سے تمام C.I.D کے آفیسروں کو فوراً بلوانا پڑا تھا حالانکہ آج کی رات نئے سال کی وجہ سے کچھ انسپکٹر چھٹی پر تھے مگر ان کے جانے سے پہلے پوچھ لیا گیا تھا کہ رات کو ان کی ضرورت پڑی تو ان کو کس جگہ ملا جائے اور کس طرح سے بلوایا جائے! تقریباً تمام انسپکٹر اور آفیسر آچکے تھے اور سب لوگ "سینٹر" کے دفتر میں جمع ہو چکے تھے۔

جب سب لوگ آچکے تھے تو سینٹر نے کہنا شروع کیا۔" آپ لوگوں کو ابھی ابھی معلوم ہوا ہو گا کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی سب سے ہونہار اور ذہین ایجنٹ مس الزبیتھ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ ان کی لاش کمپالا ریسٹورنٹ میں پائی گئی ہے اور کچھ دیر میں یہاں پہنچ جائے گی۔۔۔۔۔ اسی لئے میں نے آپ لوگوں کو فوراً بلوایا ہے تاکہ جلد از جلد اس مہم پر جس پر یہ کام کر رہی تھیں کام جاری رکھا جائے جس مشن پر الزبیتھ کام کر رہی تھی وہ اپنی نوعیت کا ایک عجیب مشن ہے کیونکہ جن جاسوسوں کو ہمیں پکڑنا ہے وہ آج ٹھیک پانچ بجے بمبئی سے نکل جانے والے ہیں حالانکہ ائیر پورٹ پر اور تمام دوسری چیک پوسٹ پر اطلاع

بھیج دی گئی ہے پھر بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وہ لوگ اس قدر ہوشیار ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ہمیشہ بچ نکلتے ہیں۔ سب سے زیادہ مصیبت کی بات یہ ہے کہ اس گروہ کے ایک انتہائی اہم آدمی کو الزبتھ نے پھانس لیا تھا — اور وہ اسی کے ساتھ ڈانس بھی کر رہی تھی مگر پھر نہ جانے کیا ہوا کہ وہ آدمی وہاں سے کھسک گیا اور الزبتھ کے کھانے میں زہر ملا دیا گیا۔ جس سے وہ تھوڑی ہی دیر میں مر گئی اور پھر کچھ دیر بعد وہی آدمی گیٹ وے آف انڈیا کے پاس ایک Fait کار میں مردہ پایا گیا۔ لیکن اس کی جیب میں نہ تو کوئی بٹوہ نکلا اور نہ ہی کوئی بھی ایسا کاغذ جس سے اس کے گروہ یعنی کہ ممبا "MAMBA" کے بارے میں کوئی اور بات کا پتہ چل سکتی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس کسی نے بھی اس آدمی کو مارا ہوگا اس نے ہی جیبوں کی تلاشی وغیرہ لے کر تمام کاغذات وغیرہ غائب کر دیئے ہوں گے — الزبتھ کے پرس میں بھی کوئی ایسی چیز نہیں نکلی جس سے پتہ چل سکے کہ " MAMBA " کے دوسرے آدمیوں کو کہاں ڈھونڈا جائے!

ہمارے ایجنٹوں نے اس آدمی کا پیچھا کرنے کی کوشش کی تھی مگر گیٹ وے آف انڈیا کے پاس پہنچ کر بھیڑ اتنی بڑھ گئی تھی کہ اس آدمی کی گاڑی نظروں سے بہک گئی — اور جب کچھ دیر ڈھونڈتے ڈھونڈتے ہمارے ایجنٹ وہاں پہنچے جہاں اس کی کار کھڑی تھی — تو وہ لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔ کیونکہ گاڑی کا ایک پٹ کھلا تھا — وہ مر چکا تھا۔" سینئر نے ساری بات شاید ایک سانس میں کہنے کی کوشش کی تھی ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔!

"مگر سر!" انسپکٹر جیمز بارے نے کچھ کہنا چاہا۔ "جہاں تک مجھے علم ہے۔ اس مشن پر انسپکٹر اندرجیت بھی کام کر رہے ہیں۔"

"Non sense!" سینئر تقریباً چلا اٹھا: اندرجیت! اندرجیت!
میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اندرجیت کا کیا کروں۔ وہ ہر کام کو مذاق سمجھتا ہے۔
آج شام کو سات بجے میری اس سے بات ہوئی تھی۔ رات کو گیارہ بجے اس کو
ہم سے contact کرنا تھا اور تمام باتیں بتانی تھیں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ
وہ آٹھ بجے کے قریب کسی لڑکی کے ساتھ جوہو بیچ پر عشق فرما رہے تھے۔
ساڑھے نو بجے Gaylords میں کسی دوسری لڑکی کے ساتھ ڈانس کر رہے
تھے۔ گیارہ بجے جس وقت انہیں ہم سے contact کرنا تھا، وہ کسی تیسری
صاحبزادی کے ساتھ دلربا کیفے کی ٹیرس پر بیٹھے ہوئے اس کو چند رومانی اشعار
کا مطلب سمجھا رہے تھے۔ ابھی ابھی ان کی ایک اور محبوبہ آشا سمنانی کا فون میرے
گھر پر آیا تھا کہ اندرجیت اس وقت کہاں ہیں۔ کیونکہ ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے مسٹر
اندرجیت کا آشا سمنانی کے ساتھ کسی ہوٹل میں Appointment تھا!
جس آدمی کو اتنا بھی خیال ہو کہ ڈسپلن کیا ہے وہ CID آفس میں رہنے
کے قابل ہی نہیں ہے۔ انہوں نے پچھلے مہینے کشمیر میں ایک مشن میں کامیابی کیا
حاصل کر لی کہ اپنے آپ کو دوسرا جیمز بانڈ سمجھنے لگے ہیں!"
"مگر سر!" انسپکٹر جیمز بارے عرف جمی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی "مجھے
پورا یقین ہے کہ اندرجیت اس وقت کسی نہ کسی ہوٹل میں موجود ہوگا۔ اگر آپ
اجازت دیجئے تو میں ان کو کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کروں!"
"دیکھو جمی ـــــ" سینئر نے اپنا ہاتھ جمی کے شانے پر رکھتے ہوئے کہا ـــ
Inderjeet or no Inderjet! اس وقت ہمارے پاس
وقت بہت تھوڑا ہے مشکل سے چوبیس گھنٹے باقی ہیں اور اس بیچ میں ہمیں
MAMBA کے گروہ کو پکڑ لینا ہے کیونکہ اگر وہ بچ نکلے تو بہت ممکن ہے کہ

دشمن ملک کو ہماری بہت سی باتوں کا پتہ چل جائے جو بعد میں مہلک ثابت ہو سکتی ہیں —— ویسے بھی MAMBA کے آدمی جاسوسی کے فن میں بہت پہنچے ہوئے ہیں۔!" سپنسر لمحے بھر کو خاموش ہو گیا۔ پھر کہنے لگا۔ "جمی میں تم کو اس مشن پر بھیجتا ہوں۔ اگر اندرجیت تم کو مل جائے تو تم لوگ مل کر کام کرو۔ ورنہ اکیلے! وقت بہت تھوڑا ہے۔ اگلے چار پچھ گھنٹے بڑے اہم ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم کو اس مشن میں کامیابی حاصل ہو گی۔ حالانکہ شاید اس سے زیادہ مشکل مہم پچھلے کئی سالوں میں ہمارے محکمے نے سر نہ کی ہو گی۔ تم شناختی کمرے میں (Recognition Room) جاکر جلد از جلد تمام معلومات حاصل کر لو اور پھر اپنے کام میں لگ جاؤ۔ ۔ ۔ ۔ ! گڈ لک !!"

اپنی جیپ میں بیٹھتے وقت جمی نے جیب سے 555 کا پیکٹ نکالا اور سگریٹ سلگاتے ہوئے جیپ اسٹارٹ کر دی۔ جیپ CID آفس کے کمپاؤنڈ سے نکل کر مین روڈ پر آ گئی اور جمی کے لبوں پر ایک مسکراہٹ کھیل گئی۔ اس نے جیپ کی رفتار تیز کر دی اور کوئی فلمی گانا گنگنانے لگا۔!

اس قدر اہم کام پر جاتے ہوئے بھی جمی بالکل پریشان نہ تھا اور اس کی ایک وجہ تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور وہ وجہ یہ تھی کہ انسپکٹر جیمز بارے انسپکٹر اندرجیت کا بہترین دوست تھا۔ اور اس کو معلوم تھا کہ اس وقت اندرجیت کہاں ہے۔ اور کیا کر رہا ہے۔ سرِ شام ہی اندرجیت نے جمی کو اپنا سارا پروگرام سمجھا دیا تھا—— یہ سب صرف جمی ہی کو

معلوم تھا۔ اندرجیت جمی سے کوئی بات بھی نہ چھپاتا تھا۔
لیکن ابھی تک جمی سے ایک بڑی اہم بات چھپی ہوئی تھی اور اگر اس کو یہ بات پتہ چل جاتی تو شاید وہ اپنا سر پیٹ لیتا۔ اور وہ بات یہ تھی کہ اس وقت اندرجیت نٹ راج ہوٹل کے کمرہ نمبر چالیس میں لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔ کسی لڑکی کے ساتھ۔

جمی کی جیپ نٹ راج کے سامنے جا کر رک گئی۔ جیپ سے اترتے وقت جمی نے گھڑی دیکھی۔ ٹھیک ایک بج رہا تھا۔ میرین ڈرائیو پر سے لوگ اب بھی گذر رہے تھے۔ گاڑیوں میں اور ٹیکسیوں میں۔ اب بھی لوگوں کا شور شرابہ ویسا ہی تھا جیسا کہ ایک گھنٹہ پہلے تھا۔ بلکہ کچھ زیادہ ہی۔
ریسپشن (Reception) پر پہنچ کر جمی نے پوچھا۔ "کیا میں جان سکتا ہوں مسٹر اندرجیت نے باہر جانے سے پہلے کوئی میسج چھوڑا ہے؟"
Receptionist نے پیچھے بہت سی چابیوں کی طرف دیکھا جو نمبر وار ٹنگی ہوئی تھیں۔ پھر مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔
"لیکن سر! مسٹر اندرجیت تو اپنے کمرے میں ہی ہیں۔ کمرہ نمبر چالیس میں!"
"تھینک یو۔" جمی نے اس کی مسکراہٹ کا مسکراہٹ سے ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن تھوڑی دیر کے لئے وہ حیرت میں رہ گیا کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اس وقت اندرجیت کو باہر ہونا چاہیئے تھا۔ باہر سے مطلب کمرے کے باہر بار روم (Bar Room) میں۔ کیونکہ سارے پلان کے

مطابق ساڑھے بارہ بجے بار روم میں اندرجیت کو پہنچنا تھا اور وہاں ممبا MAMBA کے ایک اہم ایجنٹ کو پکڑنا تھا۔ وہ ایجنٹ نٹ راج ہوٹل میں ہی ٹھہرا ہوا تھا اور بارہ بجے کے بعد بار روم میں اس کا ریزرویشن تھا۔ اس بیچ میں اس کو پکڑ لینا تھا ورنہ اگر یہاں سے وہ بچ نکلا تو پھر اس کو پکڑنا بڑا مشکل تھا۔

کمرہ نمبر چالیس کے پاس پہنچ کر جمی رک گیا۔ اس نے دھیرے سے اپنا دایاں ہاتھ اپنے کوٹ کے اندرونی جیب میں ڈالا۔ ریوالور کا دستہ اپنی گرفت میں لیا اور بائیں ہاتھ سے دروازہ پر دستک دی۔

"ٹھک۔ ٹھک۔ ٹھک۔ ٹھک۔"

دستک دیتے وقت اس نے ریوالور نکال لیا تھا اور اب وہ دروازہ کھولنے والے کا بے چینی سے منتظر تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ دوسری بار دروازہ کھٹکھٹائے اس نے اپنی گردن پر کسی انتہائی ٹھنڈی چیز کو محسوس کیا۔ ابھی وہ پلٹ بھی نہ پایا تھا کہ کسی نے انتہائی آہستہ سے کہا۔

"خاموشی سے میرے ساتھ چلے آؤ اور اپنا ریوالور آہستہ سے زمین پر چھوڑ دو۔"

جمی نے خاموشی سے ریوالور چھوڑ دیا۔ ابھی تک وہ جان نہ پایا تھا کہ اس خوبصورتی سے کس نے اس کو پھانس لیا ہے۔ پستول کی نال اب بھی اس کی گردن کے پچھلے حصے پر موجود تھی۔ ان حالات میں جبکہ پستول کی نال گردن پر ہو اور اپنی حفاظت کے لئے کوئی آسان ترکیب دماغ میں نہ آئے بہتری اسی میں ہوتی ہے کہ دشمن کے تمام حکم مان لئے جائیں۔ ویسے بھی جمی کو اس قسم کے حالات سے دوچار ہونے کا اکثر موقع ملا تھا اور وہ پوری طرح سے جانتا تھا کہ ایسے

موقع پر زیادہ عقلمندی یا بہادری دکھانا انتہائی مہلک ثابت ہوتا ہے! اسی لئے اس نے ریوالور بھی نیچے گرا دیا تھا جو لال رنگ کے دبیز قالین پر گر کر کوئی آواز پیدا نہ کر سکا تھا۔ اور اب اس نے خاموشی سے گویا اپنی ہار تسلیم کر لی تھی!

"چلو آگے بڑھو!" اس نے پستول کی نال گدی میں گھساتے ہوئے کہا۔

"سامنے جو دروازہ کھلا ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔" اس نے پھر حکم دیا۔ پستول اب اس نے گردن سے ہٹا لی تھی مگر اب بھی وہ جمی کو اپنے رینج میں لئے ہوئے تھی۔ جمی دروازہ میں داخل ہوا۔ دروازہ پر روم نمبر لکھا ہوا تھا۔ روم نمبر 42 اس نے نمبر پڑھا۔ وہ کمرے کے اندر داخل ہوا اور جیسے ہی وہ کھلے ہوئے دروازہ کے پٹ کے قریب پہنچا اس نے اپنے داہنے پیر کو دروازہ میں لگا کر زور سے پیچھے کی طرف دھکا دیا۔ دروازہ انتہائی زور سے بند ہوا۔ اور وہی ہوا جس کی امید کے ساتھ جمی نے دروازہ کو دھکا دیا تھا۔ اس آدمی کا ہاتھ دروازہ میں آ گیا تھا اور اس کا سر بری طرح سے ٹکرایا تھا جس کی وجہ سے وہ ایک چیخ کے ساتھ زمین پر بیٹھ گیا۔ پستول اس کے ہاتھ سے گر چکا تھا اور اس کے ہاتھ سے بری طرح خون بہہ رہا تھا۔ جمی نے تیزی کے ساتھ دروازہ دوبارہ کھولا یعنی کمرے کی طرف کھینچا اور ایک زبردست لات اس آدمی کے منہ پر ماری اور وہ بری طرح سے زمین پر گر پڑا۔ اس کے منہ سے خون بہہ رہا تھا۔ جمی نے فوراً اس کی پستول اٹھائی اور اس کی طرف نشانہ بناتے ہوئے کہا۔ "فوراً اٹھ جاؤ! اور کمرے کے اندر آؤ۔" اب جمی نے اس کی شکل وصورت کا جائزہ لیا۔

اس کا رنگ انتہائی کالا تھا اور سر کافی بڑا اور مضبوط، ہونٹ موٹے موٹے بال گھنگھریالے اور چھوٹے چھوٹے۔ وہ شکلاً کوئی حبشی لگتا تھا۔ مگر جس لہجہ میں اب تک اس نے بات کی تھی یعنی کہ جمی کو حکم دیا تھا وہ بالکل ہندوستانی تھا!

وہ خاموشی سے اٹھا۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھے ہوئے تھا — شاید وہ اپنا چہرہ چھپانا چاہتا تھا۔

کمرہ کے اندر پہنچ کر وہ سامنے رکھی ہوئی آرام کرسی پر گر پڑا۔ جمی نے دروازہ اندر سے بند کیا اور اس آدمی کے سامنے دیوار سے ٹیک لگا کر اطمینان سے کھڑا ہو گیا — اس کے ہاتھ میں اب بھی ریوالور موجود تھا۔ بایاں ہاتھ اس نے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا اور کالے آدمی کو بغور دیکھا — وہ بُری طرح کانپ رہا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا؟" اس نے قدرے تیز لہجے میں پوچھا۔ وہ آدمی خاموش رہا۔

"کن لوگوں کے لئے کام کر رہے ہو — میرا مطلب ہے کس پارٹی کے لئے؟" جمی نے دوسرا سوال کر دیا۔

وہ آدمی اب بھی خاموش رہا۔

"اگر اس بار میرے سوال کا جواب نہیں دیا تو مجبوراً پستول کی ایک گولی ضائع کرنی پڑے گی۔ جمی کا لہجہ فیصلہ کن تھا۔

"تم کس پارٹی کے آدمی ہو؟" جمی نے رک رک کر پوچھا اور ریوالور کا لاک کھول دیا۔ کالے حبشی نما آدمی نے اپنی زبان کھول دی اور دھیرے سے بولا۔

"ممبا! MAMBA"

"آگے بولو۔ یہاں mamba کے اور کتنے ایجنٹ موجود ہیں؟"

"ایک بھی نہیں۔" اس نے جواب دیا۔

"آدمی کو ایسے وقت میں جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے جب اس کی جان خطرے

میں ہو سچ سچ بتا دو ورنہ . . . " جمی نے قطعیت سے کہا۔

"میں نے بتا دیا کہ یہاں اور کوئی نہیں ہے۔" وہ بولا۔

"یہاں سے مطلب؟"

"یعنی . . . . . یعنی بمبئی میں!" اس نے اپنے منہ سے خون پونچھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے! تم ایسے نہیں مانو گے!" جمی اب اس کے قریب آچکا تھا۔ اس نے کوٹ کے بائیں جیب سے ایک سوئی نکالی۔ یہ ایک خاصی مضبوط اور لگ بھگ چھ انچ لمبی سوئی تھی جس میں کئی لوہے کا دستہ تھا۔ نوکیں نکلی ہوئی تھیں اور نیچے کی طرف تین چھوٹے چھوٹے . . . . . تھے لیکن ان کے اوپر ایک قریب سے دیکھنے پر یہ بالکل ترشول نما چھوٹا سا ہتھیار لگتی تھی اور موقع پڑنے پر اس کا استعمال کس طرح سے کیا جا سکتا تھا۔ اس وقت بھی یہ خاصہ کام کر سکتی تھی۔ جمی نے وہ سوئی نما ترشول اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیا۔

"جانتے ہو یہ کیا ہے؟" جمی نے پوچھا۔

کالے آدمی کے چہرے پر کچھ عجیب سی وحشت طاری ہو رہی تھی۔ وہ سمجھ نہ پایا تھا کہ یہ کیا چیز ہے۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔ جمی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

اس وقت اس ترشول کے بارے میں میں اتنا بتا دینا کافی سمجھتا ہوں کہ اگر میں نے اسے تمہارے جسم کے حصے پر رکھ دیا تو تم میں دو بڑی تبدیلیاں آجائیں!"

"کیسی تبدیلیاں؟" اس نے بدحواس ہوتے ہوئے پوچھا۔

"پہلی تبدیلی یہ کہ تم سچ سچ مجھے تمام سوالوں کا جواب دے دو گے اور . . . . !

اور دوسری تبدیلی یہ کہ ۔ ۔ ۔ ۔ !"

"کیا؟"

"دوسری تبدیلی یہ کہ تھوڑی دیر میں تم صرف ۔ ۔ ۔ ۔ صرف مر جاؤ گے! پستول میں اور اس ترشول میں صرف اتنا فرق ہے کہ اگر میں نے تم پر پستول کا استعمال کیا تو مجھے میرے سوالوں کا جواب نہ مل پائے گا مگر ترشول کا استعمال پہلے میرے مسئلے حل کرے گا پھر تمہیں مار دے گا ——" جمی نے پستول بائیں ہاتھ میں لے لی۔ اور ترشول داہنے ہاتھ میں۔

"اور اگر میں زندہ رہنا چاہوں اور سوالوں کے جواب بھی دے دوں تو!" اس کے لہجے میں خوف تھا اور ایک معصومیت تھی جو شاید موت کے خوف سے ہر انسان کے منہ پر آ جاتی ہے۔

"ٹھیک ہے! اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو جلدی سے میرے سوالوں کا جواب دے دو۔ میں تم کو ماروں گا نہیں صرف ایک چھوٹی سی سزا دوں گا۔ مگر وہ سزا بھی بعد میں بتاؤں گا —— ٹھیک ہے!"

"ٹھیک ہے!"

"اب جلدی جلدی بتاؤ۔ اپنے گروہ MAMBA کے بارے میں گروہ اور اپنے تمام دھندوں کے بارے میں! سب کچھ!!"

اس آدمی کی آنکھیں پوری طرح سے کھل چکی تھیں اور اب وہ کافی بے صبری کے ساتھ بیٹھا ہوا جواب دینے کے لئے منتظر تھا۔ اس نے کہنا شروع کیا۔

"جنوبی افریقہ کے جنگلات میں ایک انتہائی زہریلا سانپ پایا جاتا ہے۔ اس کا نام ہے۔ MAMBA! ہم لوگ اس سانپ کو پکڑوا کر اس کا زہر نکلوا لیتے ہیں اور پھر وہ زہر مختلف ملکوں کو ایکسپورٹ کرتے ہیں۔ ان ممالک میں ہندوستان

بھی پیش پیش ہے یہاں ہماری تین شاخیں ہیں ایک کیرالہ کے جنگلات میں. دوسری نینی تال میں اور تیسری بمبئی میں. دراصل سارے ملک کا بزنس بمبئی سے کنٹرول کیا جاتا ہے. ہمارے گروہ کا جو سب سے اہم آدمی ہے اس کو بھی MAMBA کے ہی نام سے پکارا جاتا ہے اور اب تو ہم لوگ یعنی کہ ایجنٹ بھی MAMBA ہی کہلاتے ہیں ا"

"لیکن اس زہر کے بزنس سے اتنا زیادہ فائدہ تو ہو نہیں سکتا کہ تم لوگوں کی اتنی بڑی آرگنائزیشن چل سکے ؟" جمی نے سوال کیا.

"اس کے ساتھ ساتھ ہم لوگوں کی ایک برانچ مڈل ایسٹ اور ہندوستان کے بیچ ضروری ڈاکیومینٹس بھی ادھر ادھر کرتی ہے. ساتھ ہی ساتھ ایشیا اور افریقہ کے ممالک میں بلیو فلمیں بھی بھیجی جاتی ہیں. اس کے علاوہ جنوبی افریقہ میں جو ہیرے کی کانیں ہیں وہاں سے ہم لوگ ہیرے نکلوا کر مختلف ملکوں میں اسمگل کرتے ہیں ـــ اور . . . . اور . . . ." وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا ـــ ان تمام دھندوں کے ذریعہ ہماری آرگنائزیشن دنیا کی گنی چنی پارٹیوں میں سے ہے جو اس قسم کے دھندے کرتی ہیں ـــ وہ گویا دھیرے دھیرے سب کچھ بتانے پر آمادہ ہو رہا تھا۔

جمی نے پھر پوچھا۔

"میں نے سنا ہے کہ آج صبح تم لوگ یہاں سے بھاگ جانے والے ہو. یہ کہاں تک صحیح ہے ؟"

"تم نے صحیح سنا ہے. کچھ ہی گھنٹوں میں ہم لوگوں کو بمبئی چھوڑ دینا ہے. آج صبح اچانک ہم لوگوں کو آرڈر دیا گیا ہے کہ یہاں سے ہانگ کانگ کے لئے روانہ ہو جائیں." اس نے بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے دوسرے ساتھی اس وقت کہاں ہیں؟"

"میں تمام ساتھیوں کے بارے میں تو نہیں جانتا لیکن بمبئی کے ایجنٹوں کا سردار اس وقت سن اینڈ سی ہوٹل کے کمرہ نمبر ۲۱۱ میں موجود ہے اور وہ ایک بوڑھا پارسی ہے۔ اسی کے پاس ہم لوگوں کو پہنچنا ہے۔"

"لیکن تم لوگ اچانک کیوں بھاگ رہے ہو ۔۔۔؟"

وہ بولا۔ "پروگرام کے مطابق ہم لوگ آج صبح پانچ بجے AIR INDIA کی فلائٹ سے ہانگ کانگ جانے والے ہیں۔ ہمارے گروہ کے دوسرے ممبر بھی کیرالہ اور نینی تال سے بمبئی آ چکے ہیں۔ دراصل آج سے ہم لوگ اپنا دھندا ہندوستان میں بند کرنے والے ہیں۔ کیونکہ یہاں پر ہمارے کچھ ساتھی پولیس سے مل گئے تھے۔ ان کو غداری کے جرم میں مار دیا گیا ہے مگر دوسرے لوگ نکل جائیں گے!"

"دوسرے لوگوں سے تمہارا مطلب؟ جمی نے پوچھا۔

"یعنی ہم لوگ۔" وہ بولا۔

"تم کو اس بات کا یقین کیسے ہے کہ تم بھی آج نکل جاؤ گے؟"

"اس لئے کہ میں نے تمام راز بتا دیئے ہیں اور اب تم میری جان بخش دو گے۔"

لیکن غداری کی سزا جانتے ہو؟"

موت!" وہ بولا۔ "لیکن میں نے کون سی غداری کی ہے۔ اس کے لہجہ میں ڈر تھا۔

"تم نے تو اپنی پارٹی سے سب سے بڑی غداری کی ہے اور وہ یہ کہ تم نے اپنے تمام راز ایک پولیس انسپکٹر کو ابھی ابھی بتائے ہیں!"

"لیکن اگر میں تمہیں نہیں بتاتا تو ۔۔۔ تو تم مجھے جان سے مار دیتے۔

وہ کہہ رہا تھا۔

"بہادر اور نمک حلال لوگ موت سے نہیں گھبراتے ہیں مسٹر۔ جمی نے جواب دیا۔

"لیکن اگر آج تم مجھے چھوڑ دے گے تو میں تمہارا احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔" وہ گھبرا رہا تھا۔

"میرے محکمہ میں رہ کر آدمی جذباتی باتیں بالکل بھول جاتا ہے۔ محبت بھول جاتا ہے۔ صرف اپنا کام یاد رہتا ہے اسے۔"

جمی نے پستول بائیں ہاتھ میں لے لی تھی۔ داہنے ہاتھ سے اس نے اس آدمی کی جیب کی تلاشی لی۔ ایک چاقو اور ایک پستول اس نے اس کی جیبوں میں سے نکال کر فرش پر ڈال دیا۔ اس کی ٹائی کھولی اور دونوں ہاتھ کرسی کے پیچھے باندھ دیئے۔ اس کی بیلٹ کھول کر گردن باندھ دی اور اپنی بیلٹ نکال کر اس کے پاؤں باندھ دیئے اور پھر اس نے پستول جیب میں رکھ لی۔ پھر کوٹ کی جیب سے ترشول نکالا۔ اس کی پیچ والی سوئی کو دھیرے سے پکڑ کر اندر کی طرف دبایا۔ اس طرح دبانے سے اس میں سے تھوڑا سا پانی سا باہر نکلا جس طرح سے انجکشن تیار کرتے وقت ڈاکٹر سیرنج syringe ٹھیک کرتا ہے۔ پھر اس نے وہ سوئی آگے کی طرف کھینچی جس سے وہ پہلے سے کہیں زیادہ لمبی ہو گئی۔ اب وہ اس کالے mamba کی طرف جھکا اور اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ممبا نمبر ایکس دیکھو اپنے وعدے کے مطابق میں تمہیں جان سے نہیں مار رہا صرف ایک گہری نیند سلا رہا ہوں۔ چار پانچ گھنٹے کی ساؤنڈ سلیپ۔ میں تمہیں بتانا بھول گیا تھا کہ اس "ترشول" کا ایک کام یہ بھی ہوتا ہے۔" کالے آدمی کا رنگ فق ہو گیا جمی نے آگے بڑھ کر اس کی گردن میں سوئی چبھو دی۔ دھیرے دھیرے

بامشکل بیس سیکنڈ میں اس آدمی کا سر ایک طرف لڑھک گیا۔ وہ سو چکا تھا۔ جمی باہر نکل آیا۔

"سٹراج" ہوٹل میں ڈمر یعنی ڈرم کی تھاپ پر ڈانس ہو رہا تھا اور کمرہ نمبر پالیس[42] میں ترشول اپنا کام دکھا چکا تھا۔

جمی نے گھڑی پر نظر ڈالی ٹھیک ایک بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔!

جمی دوبارہ روم نمبر چالیس کے سامنے تھا۔ کھٹ۔ کھٹ۔ کھٹ۔ دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اس نے زور سے کہا۔

"آپ کی ٹرنک کال سر۔۔۔ کلکتہ سے!"

اندر سے آواز آئی۔

"ٹھہرو!۔۔۔۔ میں ابھی آتا ہوں۔"

یہ اندرجیت کی آواز تھی۔ وہ دھیرے سے بستر سے اٹھا۔ لڑکی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"کہاں جا رہے ہو ڈارلنگ؟" اس نے انگریزی میں پوچھا۔

"ڈارلنگ میں ابھی آتا ہوں۔ میری ایک بہت ارجنٹ ٹرنک کال آئی ہے کلکتہ سے تھوڑی دیر پہلے میں جس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ تم لیٹی رہو میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔ بس پانچ منٹ میں!" وہ بستر سے اٹھتے ہوئے بولا۔

"مگر ڈارلنگ تم یہیں Extension پر کیوں نہیں بات کر لیتے!" وہ آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹی رہی۔

"تم سمجھتی نہیں ہو جوڈی ڈارلنگ، ٹرنک کال کی آواز Extension پر

صاف سنائی نہیں دیتی ہے ۔ میں ابھی گیا اور ابھی آیا : اندرجیت نے اتنی دیر میں کوٹ اور پتلون پہن لیا تھا۔ ٹائی ٹھیک کرتے ہوئے اس نے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں دیکھا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور سارے چہرے پر اور کہیں کہیں قمیص پر لپ اسٹک کے نشان تھے ۔ باتھ روم میں جاکر اس نے جلدی سے پانی کا ایک چھپکا مارا اور اندرونی جیب میں چاقو اور ریوالور چیک کرتا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

باہر نکلتے نکلتے وہ اتنا ضرور کہہ گیا تھا کہ "دروازہ بند مت کرنا ۔میں ابھی آتا ہوں ۔" کمرے کی لائٹ اس نے بجھا دی تھی —— اور اب وہ کمرے کے باہر تھا۔

"کیا ہوا ؟" اندرجیت نے باہر نکلتے ہی جمی سے پوچھا۔

"ہوا کیا ؟" جمی جھنجھلا سا گیا "تم یہاں تفریح بازی میں پڑے ہوئے ہو اور ادھر سینیئر نے مجھے بھی اس کام میں ڈھکیل دیا ہے ۔ وہ تو شکر کرو کہ تم نے مجھے ذاتی طور پر اس چکر کے بارے میں بہت سی باتیں بتا رکھی تھیں ورنہ تو مصیبت ہو جاتی ۔" جمی نے تیز تیز کہنا شروع کیا ۔ وہ دونوں اب سیڑھیوں کے پاس تھے اور کمرہ نمبر ۴۰ اور ۴۲ کی لائن سے ہٹ کر کھڑے ہو چکے تھے ۔ یہاں لائٹ بھی قدرے کم تھی اسی لئے وہ یہاں رک گئے تھے ۔!

"آپ کو معلوم ہے مسٹر اندرجیت ۔" جمی نے کہا۔ "آج رات ابھی ابھی دو خون ہوئے ہیں جن کا تعلق آپریشن ممبا operation mamba سے ہے ۔"

"دو نہیں تین خون !" اندرجیت نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ؟" جمی نے تعجب سے پوچھا۔

"مطلب یہ کہ آج رات کچھ دیر پہلے یعنی لگ بھگ بارہ بجے کے قریب تین خون ہوئے ہیں۔ ایک سن این سی ہیں۔ ممبا کے ایک پارسی ایجنٹ کا جس کے قاتل کے بارے میں ابھی کچھ پتہ نہیں چلا ہے! ...... لیکن اس سے پہلے یہ سن لو — پہلا خون —— بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ دوسرا گیٹ دے آف انڈیا کے پاس ہوا ہے۔ ایک ایسے آدمی کا جو کسی فیٹ کار میں مرا ہوا پایا گیا۔" اندرجیت نے اطمینان سے بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

"مگر تم کو کیسے معلوم ہوا اس خون کے بارے میں ... . تم تو ایمرجنسی میٹنگ میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے؟ —"

"مجھے اس لئے معلوم ہے کہ اس آدمی کے قتل سے میرا بھی تھوڑا سا تعلق ہے!" اندرجیت نے کہا۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ اس آدمی کا قتل میں نے ہی کیا ہے ....! مجھے مجبوراً اس کو مارنا پڑا —" اندرجیت نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا۔

"میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آیا یار۔" جمی کی سمجھ میں واقعی کچھ نہیں آرہا تھا۔ ہم نے اتنے دنوں بھاڑ نہیں جھونکی ہے۔ جمی میاں! پہلے کام کرتے ہیں پھر تفریح!" اندرجیت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو برخوردار انسپکٹر اندرجیت سلمہٗ! اگر تم مجھ پر ہی رعب ڈالنے کی کوشش کرو گے تو معاملہ گڑبڑ ہو جائے گا۔ . . . . اس لئے ہم کو پہلے تمام بات بتاؤ بعد میں ڈائیلاگ مارنا۔" جمی بھی مسکرا رہا تھا۔

"تو سنو۔" اندرجیت نے جلدی جلدی کہنا شروع کیا۔ "بات یہ ہوئی کہ میں بارہ بجنے میں کوئی دس منٹ پہلے کمپالا پہنچا وہاں یہ آدمی یعنی ممبا Mamba کا

ایجنٹ ہماری ایجنٹ الزبتھ کے ساتھ ڈانس کر رہا تھا۔ میں خاموشی سے ایک کونے میں
سیٹ پر بیٹھا رہا اور آنکھوں پر ماسک چڑھا لی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا
کہ وہ ریسٹورنٹ سے باہر نکل رہا ہے۔ الزبتھ نے مجھے اشارہ کیا کہ میں اس کا پیچھا
کروں۔ ریسٹورنٹ سے نکل کر مجھے خیال آیا کہ الزبتھ کو بھی ساتھ لے لوں۔ جیسے ہی واپس
اندر آیا میں نے الزبتھ کو نیم بے ہوشی کی حالت میں دیکھا۔ ۔ ۔ ۔ لیکن اس نے اتنی
دیر میں اس آدمی کی کار کا نمبر ایک کاغذ پر لکھ دیا تھا۔ میں تیزی سے اس کا پیچھا
کرتا رہا۔ تاج محل ہوٹل کے پاس پہنچ کر اس نے گاڑی کھڑی کی۔ میں بھی اپنی کار
سے اتر چکا تھا۔ اس نے مجھے دیکھ لیا اور پستول نکالنی چاہی۔ میں نے بڑھ کر چاقو اس
کے سینے میں اتار دیا۔ اگر میں نہ مارتا تو میری خود چھٹی ہو جاتی! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہاں اس
کی جیب سے ایک کوڈ لیٹر نکلا جس کے ذریعہ اسے اپنی ایک اور ایجنٹ کو contact
کرنا تھا۔

اندرجیت نے جیب سے ایک لیٹر نکال کر جمی کو دکھاتے ہوئے کہا۔

"وہ ایجنٹ کون ہے ؟"

"ایک لڑکی!" اندرجیت نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے اس کا ؟" جمی نے پھر سوال کیا۔

"جوڈی! Judy ۔ ۔ ۔ جوڈی پامر! Judy palmer"

"اس وقت وہ کہاں ہے۔"

"میرے ساتھ ۔ ۔ ۔ ۔ کافی دیر سے میرے ساتھ بستر میں ہے۔" اندرجیت
کے چہرے پر شریر سی مسکراہٹ تھی۔

"تو گویا ۔ ۔ ۔ فرض نبھایا جا رہا ہے۔" جمی نے کہا۔

"کیا کریں بھئی ۔ ۔ ۔ ۔ اوپر والے کی مہربانی ہے۔ ہر جگہ ایک نہ ایک لڑکی مل ہی

جاتی ہے۔" اندرجیت کو باتوں میں مزہ آ رہا تھا۔

"کہنے کا مطلب یہ ہوا کہ آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام!" جمی نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کہا۔ "لیکن قبلہ آپ کو یہ معلوم ہے کہ اس وقت آپ کی ایک اور محبوبہ کے ساتھ میرا سابقہ پڑ گیا تھا۔!"

"مطلب؟"

"مطلب یہ کہ ابھی ابھی کمرہ نمبر 42 میں ایک صاحب کی اچھی خاصی پٹائی کر کے آ رہا ہوں اور ان کو نیند والا انجکشن بھی دے دیا ہے۔۔۔۔۔ وہ شاید آپ کی تاک میں تھے ـــــ اور اگر آپ بغیر احتیاط کے کمرے کے باہر نکلتے تو شاید آپ کو دوسری دنیا میں پہنچا دیتے۔"

"تھینک یو سر!" اندرجیت نے جمی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ "لیکن اس سے کچھ انفارمیشن بھی ملی؟"

"سب کچھ! بس اب تم کو یہاں سے نکلنا پڑے گا اور سن اینڈ سی کمرہ نمبر 211 کے ایجنٹ کو پکڑنا ہوگا۔" جمی نے جواب دیا۔

"وہ تو مر چکا ہے۔" اندرجیت نے کہا۔ "مگر آگے کیا کرنا ہے وہ میں جانتا ہوں۔ مگر اس وقت اس لڑکی کا اور اس آدمی کا کیا کیا جائے۔ ان دونوں کو بھی کل صبح تک یہیں رکھنا ہے ورنہ اگر یہ نکل بھاگے تو مشکل ہو جائے گی۔۔۔۔ ویسے جوڈی کے ذریعہ مجھے خاص انفارمیشن مل چکی ہے اور میں خود تمہارا انتظار کر رہا تھا کہ جیسے ہی تم آؤ میں نکلوں!"

"میں یہاں کیا کروں گا؟" جمی نے کچھ گھبراتے ہوئے پوچھا۔

"میں یہاں کیا کروں۔۔۔۔" اندرجیت نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔ "اماں سیدھی سی بات ہے۔ میں یہاں سے نکل رہا ہوں اب تم کو اس لڑکی کو

سنبھالنا ہوگا یعنی اس کے ساتھ سونا دنا! ——— یعنی کہ جوڑمی کا ساتھ لو ٹی کے ساتھ۔" اندرجیت نے جواب دیا۔

"لیکن وہ تو تمہارے ساتھ لیٹی ہوئی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں نہیں ...... میرے جانے سے وہ کہیں گھبرا نہ جائے۔" جمی خود گھبرا گیا تھا۔

"ارے یار تم بھی بالکل گھونچو ہو۔ ... ایک رات ایک لڑکی کے ساتھ سو نہیں سکتے؟ اس وقت ویسے بھی بری طرح سے نشے میں چور ہے۔ اور آنکھیں بند کئے لیٹی ہے ...... تم سے وہ کچھ سوال کرے ہاں یا ناہیں جواب دینا ... اندھیرے میں وہ تم کو پہچان بھی نہیں پائے گی ...... اور سمجھے گی کہ میں لیٹا ہوا ہوں ... بس اس طرح سے وقت کاٹ دینا ...... !" اندرجیت نے بات پوری کرتے ہوئے کہا۔

"مگر یار اندرجیت! ایک بستر میں ...... رات بھر لیٹنا اور اس کو محسوس نہ ہونے دینا کہ میں اندرجیت نہیں ہوں یہ کیسے ممکن ہے؟" جمی نے معصومیت سے پوچھا۔

"ارے یار ...... پانچ چھ پیگ وہسکی پینے کے بعد کسی عورت یا مرد کو ہوش نہیں رہتا کہ وہ کس مرد یا عورت کے ساتھ لیٹی ہے ...... دوسری بات یہ کہ کام کی ساری باتیں تو میں نے معلوم کر ہی لی ہیں ...... تم تو بس وقت گزار دو تاکہ کہیں اس کا نشہ ٹوٹ نہ جائے اور وہ ہوش میں آکر کوئی گڑبڑ نہ کرے اور نہ ہی کوئی دوسرا آدمی اس سے ملنے پائے!"

"مگر یار اب بھی ہمت نہیں پڑتی ہے۔"

"سیدھی طرح سے جاؤ! اور یہ لونڈیوں والی باتیں چھوڑ دو۔" اندرجیت اب سنجیدہ ہوتا جارہا تھا۔

"کیا کہا... لونڈیوں والی باتیں.... دیکھو بیٹے اندرجیت یہ بات کبھی مت کہنا...... اب تم نے میری مردانگی کو چیلنج کیا ہے۔ اور ایک بات کی اور شرط رہی...... وہ یہ کہ صبح اس چھوکری سے پوچھ لینا رات کو کب زیادہ مزے میں رہی۔ ٹرنک کال سے پہلے یا ٹرنک کال کے بعد۔" جمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وِش یُو گُڈ لک!" اندرجیت نے جمی کی پیٹھ ٹھونکتے ہوئے کہا۔

"سیم ٹو یُو! same to you"

اندرجیت تیزی سے سیڑھیوں سے نیچے اتر گیا۔ جمی کمرہ نمبر ۷۰ کے سامنے جا کر رک گیا۔

دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔

اندرجیت اس لئے مسکرا رہا تھا کیونکہ اس کا پر اعتماد دوست جمی اس کی مدد کو پہنچ چکا تھا۔!"

اور جمی.... اس لئے مسکرا رہا تھا کیونکہ اندر کمرے میں جوڈی نام کی ایک لڑکی لیٹی ہوئی تھی.... اور اس کا انتظار کر رہی تھی!

نازکیفے، ہینگنگ گارڈن پر واقع بمبئی کا ایک مشہور ریستوران ہے۔ یوں تو نازکیفے میں کوئی خاص بات نہیں مگر اس کی اصل خوبی ہے کہ وہ جس جگہ واقع ہے وہاں سے بمبئی کا ایک بہت بڑا حصہ نظر آتا ہے۔ خاص طور سے چوپاٹی اور میرین ڈرائیو تو بالکل صاف نظر آتا ہے۔ رات کے وقت یہ منظر اور بھی زیادہ حسین لگتا ہے اور لوگ اس منظر سے لطف اندوز ہونے کے لئے

ناز کیفے جاتے رہتے ہیں — نچلی منزل اور اس کے اوپر والی منزلوں پر تو ریستوراں ہے مگر اس کی تیسری اور آخری خالی ہے۔ بالکل — صرف چھت اور اس کے بیچوں بیچ ایک چھتری نما سی چیز ہے جو غالباً شیلٹر کا کام کرتی ہے۔ عام طور سے لوگ نیچے کی منزلوں پر بیٹھ کر اور کھا پی کر واپس چلے جاتے ہیں — لیکن اس تیسری ویران منزل پر بھی کچھ رومانی جوڑے یا دوسرے آرٹسٹک لوگ جاتے ہیں اور اس اندھیری جگہ سے نیچے جگمگاتے ہوئے بمبئی کو دیکھتے ہیں — میرین ڈرائیو۔ چوپاٹی اور کف پریڈ وغیرہ کی لائٹیں مل کر انتہائی حسین منظر پیش کرتے ہیں — یہیں سے میرین ڈرائیو بالکل Queens Necklace دکھائی دیتی ہے۔ یعنی مہارانی کا ہار۔ اور بمبئی خود ایک مہارانی لگتی ہے۔

لیکن اس وقت ناز کیفے بند ہو چکا تھا۔ ویٹر اور منتظمین، ریستوران بند کر کے گھر جا چکے تھے! پہلی منزل کی میزیں اور کرسیاں خالی تھیں - دوسری منزل بھی بالکل ویران تھی اور تیسری منزل یعنی بالکل اوپری حصہ جو کہ ویسے بھی ویران رہتا تھا۔ اس وقت وہ اور بھی زیادہ خاموش اور تاریک تھا۔ بلکہ کسی حد تک ڈراونا بھی — کیونکہ ریستوراں کی تمام لائٹیں بند تھیں اور تھوڑی بہت روشنی جو تیسری منزل تک پہنچ جایا کرتی تھی وہ بھی بند تھی — ہاں ہینگنگ گارڈن اور کملا نہرو پارک کے پاس لوگوں کا آنا جانا اب لگا ہوا تھا، حالانکہ اس وقت تقریباً پونے دو بج رہے تھے!

ناز کیفے کے اوپری حصے میں خاموشی تھی۔ تاریکی تھی اور ایک آدمی تھا۔ صرف ایک آدمی خاموش اور طاقت ور — مضبوط اور لمبے قد والا۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں اور ناک لمبی تھی۔ موٹے موٹے ہونٹوں کے اوپر بھاری مونچھیں تھیں — قد چھ فٹ سے زیادہ تھا اور وہ کالے رنگ کی جینز اور ایک کالے

رنگ کی چمڑے کی جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔

اور اس وقت وہ میرین ڈرائیو کی طرف دیکھ رہا تھا. لگ بھگ دس منٹ سے وہ اسی حالت میں کھڑا ایک ہی طرف دیکھے جا رہا تھا. اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں ایک بہت چھوٹی سی دوربین آنکھوں پر فٹ کر رکھی تھی جو اس کی آنکھ پر باسانی ٹک گئی — داہنا ہاتھ جیب میں ڈال کر اس نے ایک سگریٹ کیس نکالا اور سگریٹ کیس میں لگے دو ہک نما پلگ (Plug) نکال کر اپنے کان میں لگا لئے. پھر ایک چھوٹا سا بٹن جو سگریٹ کیس میں لگا ہوا تھا دبا دیا۔

...... اس کی آنکھیں دیکھ رہی تھیں. ایک سفید رنگ کی فیاٹ (Fiat) کار جونٹ راج ہوٹل کے سامنے سے نکل کر اب چوپاٹی کی طرف بڑھ رہی تھی. جس میں انسپکٹر اندرجیت بیٹھا ہوا تھا! ...... اور اس کے کان سن رہے تھے. ایک کمنٹری جو ایجنٹ MAMBA 3 دے رہا تھا اور اندرجیت کے پیچھے کی کار میں بیٹھا ہوا تھا. اس کے ہاتھ میں بھی ایک سگریٹ کیس تھا اور اس کے ساتھ دو آدمی اور موجود تھے. ایک آدمی جو ڈرائیو کر رہا تھا. دوسرا آدمی وہ خود جو ڈرائیور کے ساتھ اگلی سیٹ میں بیٹھا ہوا تھا — اور تیسرا آدمی... تیسرا آدمی تھا وہی ممبا نمبر ایکس جس کے کچھ دیر پہلے انسپکٹر جی نے پٹائی کی تھی اور اسے ایک نیند کا انجکشن بھی دیا تھا — وہ اب بھی تقریباً ادھ مرا سا پڑا تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ پچھلی سیٹ پر لیٹا ہوا تھا، بلکہ پڑا ہوا تھا۔!

"ممبا تھری رپورٹنگ... ممبا تھری رپورٹنگ..... "ممبا تھری نے سگریٹ کیس کی طرف منہ کرتے ہوئے کہا اور ناز کیفے کی تیسری منزل پر کھڑے ہوئے آدمی نے جواب دیا... رپورٹ!........

Report, while you follow him! (رپورٹ کرو۔ اس کا پیچھا کرنے کے ساتھ ساتھ)

"رپورٹنگ سر!"...... اس نے انگریزی میں کہنا شروع کیا......
"اندرجیت ہمارے آگے ہے...... فلائی اوور (Fly over) پر ممبا فور اس کا انتظار کر رہا ہے...... اب تک سب ٹھیک جا رہا ہے.... Fly over کے پاس دونوں طرف سے فائر ہوگا... Mamba 3 ممبا تھری اور ممبا فور یعنی ہم دونوں سائیڈ سے فائر کریں گے........ اس بار وہ بچ نہیں پائے گا!...... Dont worry!

اندرجیت کی کار ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جا رہی تھی...... اور Fly over بالکل پاس تھا...... Fly over کے اوپر ایک شیورلیٹ کھلی ہوئی کھڑی تھی اور دو آدمی ہاتھوں میں اسٹین گن.. Sten Gun لئے میرین ڈرائیو کی طرف سے آنے والی گاڑیوں کی طرف سے دیکھ رہے تھے.... شاید کسی سفید رنگ کی فیاٹ کا انتظار کر رہے تھے۔ اور ان کے علاوہ دو آدمی کار کے اندر ریوالور لئے بیٹھے ہوئے تھے......

اندرجیت جو ابھی تک خاموشی کے ساتھ کار ڈرائیور کر رہا تھا اب تھوڑا سا چونکا تھا.... کیونکہ اس نے سامنے کے شیشے میں دیکھ لیا تھا کہ کوئی گاڑی اس کا پیچھا کر رہی ہے........ اس نے گاڑی کی رفتار اور زیادہ تیز کر دی.. ...... اور اپنی سیٹ کے نیچے ہاتھ کر کے ایک چھوٹا سا گول ہینڈ گرنیڈ.. Hand grenade نکالا۔ اس قسم کے Explosives اس کی گاڑی میں ہمیشہ موجود رہتے تھے اور وقت بے وقت ان کی ضرورت بھی پڑ جایا کرتی تھی...... اپنے ہاتھ میں Hand grenad safety-catch

بے کراس نے منہ سے اس کا ہک الگ کیا اور پیچھے کی طرف ہوا میں اچھال دیا۔ ایک زور کا دھماکہ ہوا اور پیچھے آنے والی گاڑی ایک زبردست بریک کے ساتھ رک گئی مگر . . .

Flay over کے اوپر سے دو اسٹین گنیں ایک ساتھ چل پڑیں۔ اندرجیت نے تیزی کے ساتھ داہنی طرف کاٹا اور گاڑی گھمانا چاہی مگر گولیوں کی بوچھاڑ اس قدر تیز تھی کہ اندرجیت کو مجبوراً دوبارہ گاڑی سیدھی کر کے آگے کی طرف بھگانی پڑی۔ مگر اس بیچ میں گولیوں نے اس کار کے کئی شیشوں کو چکنا چور کر دیا تھا۔ مگر یہ ایک اتفاق کی بات ہے کہ wind screen ابھی تک محفوظ تھا . . . . . اور کسی نہ کسی طرح وہ اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب ہو گیا تھا . . . . اور اب وہ تیزی سے چوپاٹی کے پاس سے گذر رہا تھا — Fly over پر کھڑے ہوئے آدمی جلدی جلدی کار میں بیٹھے اور شیورلیٹ تیزی کے ساتھ اندرجیت کی کار کا پیچھا کرنے لگی مگر اندرجیت اس وقت کافی فاصلے پر تھا!۔

ان لوگوں نے بھی کار کی رفتار انتہائی تیز کر دی — اندرجیت کے پیچھے والی کار تو خیر پیچھا کر ہی رہی تھی۔

مگر پیچھے کچھ فاصلے پر Fly.over کے پاس دو آدمی اپنی گاڑی کو سڑک پر لانے کی کوشش کر رہے تھے کیونکہ Hand grenade کے پھٹنے کی وجہ سے انہوں نے گاڑی کو کچھ اس طور پر کاٹ کر بریک لگانا چاہا تھا کہ وہ سڑک کے بیچ میں لگے تاروں میں گھس گئی تھی۔ MAMBA اور اس کا ساتھی ڈرائیور ممبا تو گاڑی کو نکالنے کے چکر میں تھے مگر پیچھے کی سیٹ پر تیسری ہستی اب بھی دنیا و مافیہا سے بے خبر نیند میں چور مدہوش پڑی تھی — !

جب گاڑی کسی طرح سے نکلنے کے قابل نہیں ہوئی تو ان دونوں نے اندر والے ممبا سے اٹھنے کے لئے کہا۔ "مجھے یہیں چھوڑ دو مجھے زوروں کی نیند آ رہی ہے"۔ نیند کے انجکشن

کا اثر ابھی تک اس پر بری طرح حاوی تھا۔

MAMBA - 3 پریشان حال مجبوراً کسی ٹیکسی کے فراق میں ہر آنے جانے والی گاڑی کو روکنے کا اشارہ کرنے لگا۔ ڈرائیور اب بھی گاڑی ٹھیک کرنے کے درپے تھا۔ تیسری ہستی نیند کے انجکشن کا مزہ لے رہی تھی اور تمام لڑائی جھگڑوں سے بالاتر تھی۔ ذرا دور چوپاٹی کے آگے ایک شیورلیٹ انسپکٹر اندرجیت کی سفید رنگ کی فیاٹ کا پیچھا کر رہی تھی۔ دور نازکینے کی آخری منزل پر اندھیرے میں ایک آدمی کھڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار تھے اور وہ دوربین سے دونوں گاڑیوں کو دیکھ سکتا تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ان سب چیزوں سے بے خبر ہوٹل نٹراج کے کمرہ نمبر ۹۰ میں ایک لڑکی جوڈی ایک جمی کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی ۔ ۔ ۔ ۔ اور وہ بری طرح سے نشے میں چور تھی اور وہ انسپکٹر جیمز بارے جواب انسپکٹر اندرجیت کی جگہ آچکا تھا اس سے کہہ رہی تھی ۔ ۔ ۔ ۔

"ڈارلنگ تھوڑی دیر پہلے ۔ ۔ ۔ جب تم ٹرنک کال کرنے گئے تھے اس سے پہلے تمہارے ہونٹ پتلے سے تھے ۔ ۔ ۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے اب تمہارے ہونٹ کچھ موٹے موٹے سے ہیں۔"

اگلے موڑ پر اندرجیت کی گاڑی انتہائی تیزی سے مڑی اور پیچھے والی گاڑی کو بہت پیچھے چھوڑ گئی۔ اتنے پیچھے کہ وہ آرام سے اپنی گاڑی کسی جگہ پارک کر سکتا تھا یعنی چھپا سکتا تھا۔ اندرجیت کا ارادہ بھی یہ تھا کہ اگر اسے تھوڑی سی فرصت مل جائے تو اپنی گاڑی کہیں چھوڑ دے۔!

مگر اس وقت سب سے بڑی دشواری یہ تھی کہ آس پاس میں کوئی ٹیلیفون بوتھ دکھائی نہیں دے رہا تھا اور اندرجیت کو ہر حالت میں ٹیلیفون کی ضرورت تھی۔ تھوڑی دیر کے لئے اس نے سوچا اور پھر گاڑی کا رمائیکل روڈ کی طرف موڑ کر ایک بلڈنگ کے کمپاؤنڈ میں داخل کر دی۔ بلڈنگ پر بڑا بڑا لکھا ہوا تھا۔ بلیو پراڈائز "Blue paradise" گراؤنڈ فلور پر صرف موٹر گیراج تھے اس لئے اسے گاڑی کھڑی کرنے میں کوئی دشواری نہ ہونے پائی —— وہ گاڑی کھڑی کر کے بلڈنگ میں داخل ہو گیا تھا۔ وہ جیسے ہی لفٹ کی طرف بڑھا اپنے پیچھے اسے تیز تیز قدموں کی چاپ سنائی دی۔ قدموں کی آواز خاصی بے ہنگم تھی اور ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بھاگ رہا ہو —— یعنی بھاگ کر پیچھے آ رہا ہو۔

اندرجیت کا ہاتھ کوٹ کی اوپری جیب میں پہنچ چکا تھا اور ریوالور کو ٹٹول رہا تھا۔

"کیدر کو جاتا ہے شاب؟ اندر جیت نے پلٹ کر دیکھا۔ اس کے پیچھے ایک گورکھا کھڑا تھا۔ اس نے اطمینان کی سانس لی اور ریوالور پر سے ہاتھ ہٹا لیا۔ گورکھا اور قریب آگیا تھا۔

"کون سا فلیٹ می جانی کا ہے؟" گورکھا نے اپنے مخصوص گورکھا لہجے میں پوچھا۔

"فلیٹ نمبر پندرہ" اندر جیت نے جواب دیا۔

"تین مالا پر کا پندرہ نمبر کا شاب یم شاب باہر گاؤں کو گیا ہے۔" گورکھا کا مضحکہ خیز لہجہ سن کر اندر جیت کچھ مسکرا سا دیا۔

دراصل بات یہ ہوئی تھی کہ اندر جیت بغیر کسی کو جانے بوجھے اس بلڈنگ میں آگیا تھا۔ وجہ بھی کچھ ایسی ہی تھی۔ اس کو ٹیلیفون کی سخت ضرورت تھی اور چونکہ پبلک فون کوئی آس پاس میں نہ تھا اس لئے اس نے سوچا کہ کسی کے گھر سے فون کر لیا جائے لہٰذا وہ اس بلڈنگ میں آگیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ کسی بھی فلیٹ میں چلا جائے گا۔ اور وہاں سے فون کرے گا لیکن اس بلڈنگ میں اس کی جان پہچان والا کوئی نہ تھا۔ مگر پھر بھی وہ بے دھڑک اندر آگیا تھا مگر اس وقت گورکھا کی بابت نے واقعی اس کو پریشان کر دیا تھا۔ اس میں گورکھا کی کوئی خطا نہ تھی اس کا تو کام ہی یہ تھا کہ ہر آنے جانے والے پر نظر رکھے خاص طور سے کسی نئے آدمی پر— بمبئی میں جب کوئی نیا آدمی کسی بلڈنگ میں آتا ہے عام طور سے گورکھا یا چوکیدار اس کا اسی طرح سے سواگت کرتے ہیں جس طرح سے اس وقت گورکھا نے اندر جیت کا سواگت کیا تھا۔ "گھر میں کوئی اور بھی نہیں ہے؟"

اندر جیت نے کچھ اس انداز میں پوچھا جیسے پندرہ نمبر فلیٹ والوں سے اس کی بڑی پرانی راہ و رسم ہے

"چھوٹا سیٹھ ہوگا۔ وہ تو اکھا ون گھر پر رہتا ہے۔" گورکھا نے مڑتے ہوئے جواب دیا۔ اندرجیت کی جیسے جان میں جان آگئی۔

"چن شاب تم اکیلا اودر (ادھر) چلا جائے گا یا اپن ساتھ چلے!" گورکھا نے پوچھا۔

"نہیں! نہیں!! تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔ میں چھوٹے صاحب سے ہی ملنے آیا ہوں۔ جب چھوٹا صاحب ادھر تو کوئی فکر کی بات نہیں۔"

اندرجیت نے لفٹ کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہا اور تیسرے فلور کا بٹن دبا دیا۔

فلیٹ نمبر پندرہ کے سامنے پہنچ کر اندرجیت نے لمحہ بھر کو سوچا۔ معلوم نہیں کون آدمی یا لڑکا گھر پر ہوگا۔ گورکھا سے بچنے کے لئے تو اس نے بہانہ تو بنا دیا ہے مگر معلوم نہیں اس گھر میں ٹیلیفون بھی موجود ہوگا یا نہیں۔ اگر اس گھر میں ٹیلیفون نہ ہوا تو سخت کوفت ہوگی کیونکہ پھر کسی اور گھر پر یا ہوٹل وغیرہ جانا پڑے گا ٹیلیفون کے لئے۔

بہرحال اس نے دل کڑا کر کے گھنٹی بجا دی۔

دروازہ کے بیچ میں لگی ہوئی شیشے کی گول آنکھ میں دیکھ کر اندرجیت نے محسوس کر لیا تھا کہ اندر لائٹ ہو رہی ہے!

تھوڑی دیر کے بعد اندر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی اور کسی نے دروازہ میں لگی ہوئی شیشے کی آنکھ میں اپنی آنکھ لگا دی۔ وہ شاید دیکھنا چاہ رہا تھا کہ باہر کون ہے۔ تھوڑی دیر تک وہ آنکھ اسی طرح سے لگی رہی۔ پھر دروازہ کھل گیا۔

"ویل کم، ویل کم!!"

دروازہ پر ایک پچیس چھبیس سال کے موٹے سے صاحبزادے کھڑے ہوئے تھے۔ چہرے پر انتہائی حماقت! قد چھوٹا تھا اور چہرہ گول — آنکھوں پر عینک تھی اور منہ میں ایک موٹا سا سگار اور وہ ایک نہایت عمدہ اور قیمتی نائٹ گاؤن پہنے ہوئے تھے اور اندرجیت کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔!

اس غیر متوقع Welcome پر تھوڑی دیر کے لئے تو اندرجیت چکرا گیا۔ پھر کچھ مسکراتے ہوئے اس نے بولنا چاہا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولے ان حضرات نے اندرجیت کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔

"آئیے آئیے! آپ ہی کا انتظار ہو رہا تھا ڈاکٹر صاحب! .... آپ کے انتظار میں کھانا تک نہیں کھایا ہم نے!"

اب اندرجیت اندر آچکا تھا اس کی نظریں ان حضرات پر ٹکی ہوئی تھیں اور وہ اسے بولنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے۔ اب وہ اندر ڈرائنگ روم میں آچکے تھے۔ اندرجیت کی نگاہیں انتہائی تیزی کے ساتھ ٹیلیفون ڈھونڈ رہی تھیں —— وہ چاہتا تھا کہ جلد از جلد یہاں سے ٹیلیفون کرکے اپنی ضروری باتیں کرے مگر اس وقت ایک بالکل اجنبی آدمی کے اس طرح سے مخاطب کرنے پر وہ کچھ سٹپٹا سا گیا تھا۔ خاص طور سے اس بات پر کہ جن صاحب سے وہ پہلی بار مل رہا تھا وہ تو اس سے اس طرح بات کر رہے تھے جیسے وہ اسی کے منتظر تھے۔

"ڈاکٹر صاحب! یقین جانیئے آپ کو یہاں دیکھ کر جو مجھے دلی خوشی ہوئی ہے اس کا اظہار نہیں کر سکتا۔" انہوں نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ اندرجیت بھی بیٹھ چکا تھا۔ اس نے کھنکھارتے ہوئے کہا۔

"دیکھئے دراصل بات یہ ہے کہ میں جس وجہ سے آیا ہوں وہ کوئی دوسری ہی بات ہے . . . . . " اندرجیت نے گویا اپنا مدعا بیان کرنا چاہا۔ مگر انہوں نے پھر بیچ سے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا! میں سمجھ گیا!! وہ دوسری بات کیا ہو سکتی ہے . . . . . وہ دوسری بات یہ ہے کہ میرے دشمنوں نے آپ کو بلوایا ہے تاکہ مجھے دماغی اسپتال میں بھیج دیا جائے! کیوں صاحب ہے نا یہی بات!" انہوں نے اندرجیت کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا اور ہاتھ پکڑ لیا۔ اندرجیت کی سمجھ میں اب کچھ کچھ بات آرہی تھی۔ اور وہ اندرجیت کو کوئی ڈاکٹر وغیرہ سمجھ رہے تھے۔

اندرجیت پاگلوں سے ویسے بھی بہت گھبراتا تھا۔ مگر اس وقت اس نے اپنے آپ کو جس بری طرح سے ایک پاگل کے چنگل میں پایا اس کا اسے گمان بھی نہ تھا۔ دراصل اس میں خطا اس کی ہی تھی۔ وہ خود ہی یہاں آیا تھا۔ فون کرنے کے لئے۔ یہاں تو معاملہ ہی الٹا ہو گیا تھا!

اندرجیت کو اپنی حالت پر تھوڑا سا غصہ اور جھنجلاہٹ آرہی تھی اور ان صاحبزادے کی باتوں پر وہ کچھ گھبرا سا رہا تھا۔ اب بار بار وہ گھبرا کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا تاکہ اس کی مدد کے لئے کوئی دوسرا آجائے تو وہ وہاں سے نکلے ـــــ بلکہ نکل بھاگے ـــــ چاہے فون کرے یا نہ کرے!

"ہے نا یہی بات ؟" انہوں نے اندرجیت کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے ہوئے کہا۔

"جی . . . . . ! آپ کے دشمن . . . . . میں کچھ سمجھا نہیں" اندرجیت نے اپنا لہجہ انتہائی شریفانہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ دنیا کے طاقت ور سے

طاقت ور انسان سے لڑ سکتا تھا مگر نہ جانے کیوں پاگلوں کو دیکھ کر اس کی روح فنا ہوتی تھی۔

"نہیں سمجھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ؟" انہوں نے اندرجیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

اندرجیت نے نفی میں سر ہلا دیا۔ اس کی بولتی گویا بند ہوتی جا رہی تھی۔

"تو کیا ہمیں سمجھانا پڑے گا؟" ان حضرات نے اندرجیت کے قریب اپنا منہ لاتے ہوئے کہا۔ اور مضبوطی سے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لئے۔

"نہیں نہیں!" اندرجیت نے پھنستی ہوئی آواز سے کہا۔

"کیا نہیں نہیں؟" انہوں نے پوچھا۔

"جی کچھ نہیں۔" اندرجیت نے روہانسی آواز میں کہا۔

"ڈاکٹر صاحب!" ان صاحب نے اندرجیت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "آپ جانتے ہیں کہ میرے تین دشمن ہیں اس دنیا میں۔"

اندرجیت نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دوبارہ بولے۔

"میرے تین دشمن ہیں ۔ ۔ ۔ میری ماں ۔ ۔ ۔ میرا باپ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور!" وہ خاموش ہو گیا۔

"چچا؟" اندرجیت نے اپنے خیال میں تیسرے دشمن کا انتخاب کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں!" وہ ہستی تیزی سے بولی اور غصے کے ساتھ اندرجیت

کی طرف دیکھنے لگی۔

"مگر آپ کے ماں باپ آپ کے دشمن کیوں ہیں؟" اندرجیت نے تیسرے دشمن کا ذکر چھوڑ کر بات کو نیا رخ دیتے ہوئے کہا۔

"میرے ماں باپ سمجھتے ہیں کہ میں پاگل ہوں!" انہوں نے تضحیک آمیز ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ تو سخت زیادتی ہے ان کی!" اندرجیت نے ان کی بات کو لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"حالانکہ میرے خیال میں وہ دونوں خود پاگل ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ مجھے پاگل خانے بھجوا دیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں کو پاگل خانے بھجوا دوں۔"

"صحیح فرمایا آپ نے" اندرجیت سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا صحیح فرمایا ہم نے؟" انہوں نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہی کہ آپ کے ماں باپ پاگل ہیں اور آپ ٹھیک ہیں!"

"خبردار جو میرے ماں باپ کو پاگل کہا" اس نے اپنے نائٹ گاؤن کی جیب سے ایک چاقو نکالتے ہوئے کہا۔ اندرجیت کی پاؤں تلے زمین نکل گئی۔

"ماں باپ کی عزت کرنا ہر بیٹے کا فرض ہے" اس نے انتہائی زبردست لہجے میں کہا۔

"جی ہاں!" اندرجیت انتہائی آہستہ سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا جی ہاں؟" اس نے چاقو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ ماں باپ کی عزت کرنا ہر بیٹے کا فرض ہے۔"

"اور جو آدمی اس بات کو غلط ثابت کر دے گا تو ہم اس کے لئے ہائیکورٹ تک جائیں گے۔"

"جی ہاں!"

"کیا جی ہاں؟"

"یہی کہ جو آدمی اس بات کو غلط ثابت کر دے گا تو آپ ہائی کورٹ تک جائیں گے!" اندرجیت نے گردن جھکاتے ہوئے کہا۔

"اگر ہائی کورٹ نے اپیل نامنظور کر دی تو سپریم کورٹ جائیں گے۔"

"جی ہاں۔"

"کیا جی ہاں؟"

"یہی کہ اگر ہائی کورٹ نے اپیل نامنظور کر دی تو سپریم کورٹ جائیں گے۔" اندرجیت دھیرے سے بولا۔

"ٹھیک ہے تو ایسا کرو۔ ابھی ابھی جا کر وکیل سے بات کر لو۔" اس نے چاقو دوبارہ جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

اندرجیت کی جان میں جان آئی۔ اس نے موقع غنیمت جانا اور ٹیلیفون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو ایسا کرتے ہیں کہ وکیل سے ابھی بات کر لیتے ہیں۔"

"کیا اس کے گھر جاؤ گے؟" اس نے سگار کا کش لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ . . . ٹیلیفون پر بات کر لیں گے!"

"خبردار جو اس کا نام لیا۔ وہ دوبارہ کھڑے ہو گئے اور چاقو نکال لیا۔

"کس کا نام ؟" اندرجیت نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔

"اس کا!" انہوں نے کہا۔

"وکیل کا ؟" اندرجیت نے پوچھا۔

"نہیں۔" وہ بولے۔

"ہائی کورٹ کا ؟"

"نہیں۔"

"ماں باپ کا ؟"

"نہیں !"

"پھر کس کا ؟"

"اس کا۔" اس نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹیلیفون کا ؟"

"چپ رہو — خاموش . . . خبردار ! دوبارہ اس ذلیل چیز کا میرے سامنے نام مت لینا۔ یہی میرا تیسرا دشمن . . . . . بلکہ پہلا اور آخری ! . . . . . دو دفعہ میں اس کی رسی کاٹ چکا ہوں مگر یہ پھر آجاتا ہے . . . . میرا دشمن !"

وہ آنکھوں کو بند کر کے زور زور سے چلانے لگا۔

"دیکھئے۔ ذرا آہستہ بولئے۔ پڑوس والے کیا کہیں گے !" اندرجیت نے بہت ہی میٹھی آواز میں کہا۔

"پڑوس والوں کے گھر میں بھی "یہ" ہے ! وہ بھی میرے دشمن ہیں !"

"لیکن ٹیلیفون آپ کا دشمن کیوں ہے ؟"

"خبردار جو دوبارہ نام لیا اس خبیث کا . . . . . اس سے زیادہ خطرناک

چیز دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ سیکنڈ ورلڈ وار Second world war اس کی وجہ سے ہوئی ـــــــ ہٹلر کے گھر میں بھی یہ موجود تھا اور مسولینی کے گھر میں بھی۔ ۔ ۔ ۔ اور میرے گھر میں بھی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ شاید میں بھی ہٹلر یا مسولینی ہوں!" اس نے اندرجیت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں!"

"کیا جی ہاں؟"

"یہی کہ آپ ہٹلر یا مسولینی ہیں ـــ"

"خبردار! جو مجھے ہٹلر یا مسولینی کہا ۔ ۔ ۔ میں مہاتما گاندھی کے دیش کا رہنے والا ہوں ۔ ۔ ۔ اہنسا کا پجاری ۔ ۔ ۔ پریم کا پجاری ۔ ۔ ۔ میں پریم پجاری ہوں!" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واہ! واہ!! تب تو آپ نے "پریم پجاری" فلم بھی ضرور دیکھی ہوگی؟" اندرجیت نے بات پلٹتے ہوئے کہا۔

"دیکھی تھی ۔ ۔ ۔ مجھے ڈائرکشن ذرا کمزور لگی۔"

"جی ہاں!" اندرجیت نے آہستہ سے کہا۔

"کیا جی ہاں؟"

"یہی، کہ "پریم پجاری" کی ڈائرکشن کچھ کمزور تھی۔"

"خبردار جو دیو آنند کو کچھ کہا۔ ہندوستان میں صرف ایک ہی ڈائرکٹر ہے دیو آنند ـــ اور ایک ایکٹر ۔ ۔ ۔ ۔"

"دیو آنند!" اندرجیت نے بغیر کسی تامل کے کہا۔

"نہیں ۔ ۔ ۔ چیتن آنند! ۔ ۔ ۔ تم سمجھتے ہو میں فلموں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ۔ ۔ ۔ ۔"

"سب کچھ جانتے ہیں لیکن مجھے ...... ایک ضروری کام تھا ....
مجھے اجازت دیجئے۔" اندرجیت نے اٹھنا چاہا۔
"بیٹھے رہو! کچھ کھا پی کر جاؤ ...... ! ڈنر کھاؤ گے یا بریک فاسٹ
دونوں چیزیں تیار ہیں ......"
"ڈنر لگوائیے!" اندرجیت نے سوچا کہ وہ کسی بہانے اندر آجائیں اور یہ چپکے
سے باہر نکلے۔ اسی لئے اس نے ڈنر لگوانے کو کہا۔
"عجیب بے وقوف آدمی ہو!" وہ کہہ رہا تھا۔ "رات کو اتنی دیر میں
کوئی ڈنر کھاتا ہے!"
"تو بریک فاسٹ لگوائیے۔"
"نہیں ... ہم لنچ لگواتے ہیں ....."
"ٹھیک ہے! لگوائیے۔"
وہ صاحب اطمینان سے اٹھے اور اندر کی طرف شاید کچن میں جانے لگے۔
اندرجیت نے سوچا کیوں نہ جلدی سے وہ ٹیلیفون ملائے۔ جب تھوڑی دیر تک
وہ واپس نہیں آیا تو اندرجیت تیزی سے اٹھا اور فون کی طرف لپکا۔ ٹیلیفون
پر جیسے ہی اس نے نمبر ملایا ایک زوردار آواز آئی۔
"غدار! غدار!! بھاگ جاؤ ــــ دشمن ...... جاسوس ....
میرے جاتے ہی دشمن سے مل گئے ...... میرا کوئی دوست نہیں ... تم
بھی دشمن ہو ــ بھاگ جاؤ ..... !"
اندرجیت نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ ٹیلیفون کا ریسیور پٹخ کر اور زوردار چھلانگ
مار کر صوفے کے اوپر سے ہوتا ہوا دروازہ کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول کر
باہر نکل گیا اور تیزی کے ساتھ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا۔

گاڑی کو باہر نکالتے وقت اندرجیت نے اوپر کی طرف دیکھا۔ تیسرے فلور پر ایک بالکنی میں وہ صاحب کھڑے ہوئے چلا رہے تھے۔

"لوٹ آؤ.... لوٹ آؤ دشمن کو میں نے مار دیا.... دشمن کو میں نے مار دیا..." زور سے کوئی چیز آ کر اندرجیت کی کار کے پاس گری۔

اندرجیت نے پلٹ کر دیکھا۔ ٹیلیفون زمین پر پڑا ہوا تھا اور شاید ٹوٹ گیا تھا۔

اس نے جلدی سے گاڑی سیکنڈ گیئر میں ڈالی اور تیزی سے باہر نکل گیا ——!

اچانک نٹ راج ہوٹل کے کمرہ نمبر چالیس میں ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی ——

"یس؟" کسی نسوانی آواز نے پوچھا۔

ٹیلیفون کرنے والا خاموش رہا۔

"ہلو! ہلو!! کون ہے؟" دوبارہ لڑکی کی آواز آئی۔

دوسری طرف سے اب بھی کسی نے کچھ نہیں کہا۔

"ہلو!...." لڑکی کی آواز میں گھبراہٹ تھی۔

"اپنے ساتھی کو ٹیلیفون دو!" یہ اندرجیت بول رہا تھا۔

"کون ساتھی۔۔؟" لڑکی نے پوچھا۔

"جوڈی پامر؟" اندرجیت نے کہا۔

"میں کسی جوڈی پامر کو نہیں جانتی۔"

"انسپکٹر اندرجیت کو جانتی ہو؟"

"نو!۔۔!No" اس نے جواب دیا۔

"اگر نہیں جانتی ہو تو اچھی طرح سے جان لو۔۔۔۔۔ میں اندرجیت بول رہا ہوں ۔۔۔ انسپکٹر اندرجیت!"

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟" وہ بولی۔

"میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میرا دوسرا ساتھی انسپکٹر جی جو ہوٹل نٹراج کے کمرہ نمبر چالیس میں یعنی تمہارے کمرے میں تھا۔۔۔۔۔ اس وقت وہ کہاں ہے؟"

"مجھے نہیں معلوم!" لڑکی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن ایک بات یاد رکھو۔۔۔۔۔ اگر انسپکٹر جی کو کچھ ہو گیا۔۔۔۔ تو تم سب کی خیر نہیں!" اندرجیت نے کہا۔

"زیادہ اسمارٹ بننے کی ضرورت نہیں ہے انسپکٹر۔۔۔۔" لڑکی کہہ رہی تھی۔ "تمہاری ہر چال پر ہم لوگوں کی نظر ہے!۔۔۔۔۔ کہو تو یہ بھی بتا دیں کہ تم اس وقت فون کہاں سے کر رہے ہو!"

اندرجیت لمحہ بھر کے لئے چونک گیا۔ کیونکہ اگر اس وقت اس لڑکی نے یہ بتا دیا کہ وہ کہاں سے فون کر رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان لوگوں کے آدمی اب بھی اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ اور کہیں قریب میں ہی ہیں۔

"ٹھیک ہے بتاؤ میں اس وقت کہاں سے بول رہا ہوں۔" اندرجیت نے کچھ رکتے ہوئے کہا۔

"بریچ کینڈی —— بمبیلی ریسٹورنٹ۔" لڑکی نے جواب دیا۔

اندرجیت چکرا گیا —— وہ واقعی Bombellis سے ہی فون کر رہا تھا۔ اس نے چاروں طرف گھوم کر دیکھا —— تین چار جوڑے فلور پر ڈانس کر رہے تھے اور اس قدر قریب تھے کہ ان پر مبارک کے جاسوس ہونے کا شبہ کسی بھی طرح سے نہیں کیا جا سکتا تھا۔

اندرجیت نے ٹیلیفون کا ریسیور جلدی سے رکھ دیا اور برابر کی سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے تھوڑا سا پردہ ہٹایا اور کھڑکی کے باہر جھانک کر دیکھا۔ باہر سڑک پر دو تین گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں —— ایک نیلے رنگ کی اس پر اس کی نظر جم گئی کیونکہ اس میں دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے —— اور اندر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی جو اسٹیئرنگ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہونٹ ہل رہے تھے اور وہ مسلسل کچھ بول رہا تھا۔

اندرجیت کی سمجھ میں آ گیا کہ وہ لوگ کون ہیں! . . . . . . اس بات کی تصدیق یوں ہو گئی کہ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے اپنے کان میں سے دو چھوٹے چھوٹے پلگ نکال کر اوپر کی جیبوں میں ڈال لیا۔ حالانکہ یہ کام اس نے انتہائی پھرتی اور چالاکی سے کیا تھا مگر اندرجیت کی نظر میں اسے بھانپ گئیں

[illegible]رجیت کی سفید فیاٹ کار اب بھی اس کے پاس تھی اور باہر کھڑی ہوئی تھی —— اس [illegible] کے شیشے ٹوٹے ہوئے تھے اور جگہ جگہ گولیوں کے نشان تھے مگر ابھی تک وہ گاڑی کو بدل نہ پایا تھا۔ یہ محض ایک اتفاقی تھا ورنہ

اندرجیت کے لئے یہ ایک معمولی سی بات تھی۔

ویٹر کو اس نے کافی لانے کے لئے کہا۔ اور آہستہ سے اپنی جیبیں ٹٹولیں ریوالور اور چاقو موجود تھے۔ اس نے خاموشی سے اپنا ہاتھ نیچے کی طرف کیا۔ اور جوتے میں لگے ایک چھوٹے سے ہک کو کھینچ لیا۔ دراصل اس نے اپنے جوتے کے نیچے تلوے کے اندر ایک لگ بھگ آدھا انچ چوڑا سوراخ بنوایا تھا جس میں ایک پتلا سا چاقو رکھا ہوا تھا۔ ایک خاص طریقے سے جھٹکا دینے پر وہ چاقو باہر نکل آتا تھا اور لڑائی کے دوران جب دوسرے ہتھیار کسی وجہ سے کام نہ آئیں تو یہ چاقو اپنا کام دکھاتا تھا۔ صرف ایک ٹھوکر آدمی کو مارنے کے لئے کافی تھی!

اندرجیت تھوڑی دیر خاموش بیٹھا کافی سپ کرتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ کے اشارے سے ویٹر کو پاس بلایا۔

"یس سر؟" ویٹر نے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

"دیکھو! باہر ہمارے دو ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں نیلے رنگ کی Datsun کار میں —" اندرجیت نے کھڑکی کے پردے کو ذرا سا سرکاتے ہوئے کہا "ان سے کہو کہ وہ اندر آجائیں، فوراً!"

"آپ کا نام؟" ویٹر نے قدرے لجاجت سے پوچھا۔

"نام کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان سے کہو کہ آپ کے ساتھی بلاتے ہیں بس!" اندرجیت نے ذرا سخت لہجے میں کہا۔

"رائٹ سر!" ویٹر نے دروازہ کھولا۔ باہر نکلا — اندرجیت نے کھڑکی کا پردہ سرکایا اور باہر دیکھنے لگا۔ ویٹر نیلے رنگ کی Dat Sun کے پاس پہنچا اس نے کار کے اندر بیٹھے ہوئے آدمیوں سے کچھ کہا۔ اسٹیرنگ وہیل پر

بیٹھے ہوئے آدمی نے ویٹر سے کوئی بات پوچھی۔ ویٹر نے اندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کچھ کہا۔ اندرجیت نے جوتے پر لگے ہوئے ہک کو دھیرے سے کھول دیا۔ وہ اب بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا مگر اس کی خاموشی میں ایک مکمل طوفان تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگلے چند لمحوں میں اس کی ایک شدید لڑائی ہونے والی تھی۔۔ اسی ریسٹورنٹ میں جہاں لوگ اس قدر مسرور و شادماں، دنیا و مافیہا سے دور آرکسٹرا کی دھن پر مدہوش ڈانس کر رہے ہیں یا اپنی اپنی محبوباؤں کی کمر میں ہاتھ ڈالے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس نے پھر باہر دیکھا۔ دونوں آدمی کار سے اتر چکے تھے۔ ویٹر اندر آچکا تھا۔ اس نے ہاتھ اور سر کے ملے جلے اشارے سے بتا دیا کہ اس نے اندرجیت کا میسیج پہنچا دیا ہے اور وہ لوگ آرہے ہیں!

اندرجیت نے کافی کا آخری گھونٹ لیا —— اور بل کے پیسے میز پر رکھ دیئے اور اٹھ کھڑا ہوا —— باہر دونوں آدمیوں میں کوئی بات ہوئی اور ایک آدمی باہر کار کے پاس ٹھہر گیا —— دوسرا آدمی جس کا داہنا ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا۔ اب دروازہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اندرجیت نے دل ہی دل میں گننا شروع کیا —— پانچ، چار، تین، دو، ایک . . . .
دروازہ کھلا۔ اور آدمی اندر داخل ہوا۔ پیچھے سے کوئی پستول اس کی پیٹھ میں گڑتا ہوا معلوم ہوا —— اس کے ہاتھ میں پستول آچکا تھا مگر شاید دو یا تین سیکنڈ دیر سے! —— اس بزنس میں جہاں زندگی اور موت کا فاصلہ اتنا کم ہوتا ہے کہ بعض وقت موت زیادہ قریب ہوتی ہے۔ دو یا تین سیکنڈ کی دیر بہت بڑی دیر ہوتی ہے! اور کبھی کبھی دو یا تین سیکنڈ کی یہ دیر زندگی کی انتہائی خطرناک دیر ثابت ہوتی ہے!

"پستول نیچے گرا دو! فوراً!!" اندرجیت نے کرخت مگر آہستہ لہجے میں کہا۔

اس کے لہجے میں وہ اعتماد تھا جو ریس کے اس جاکی میں ہوتا ہے جس کا گھوڑا چند لمحوں یا محض ایک لمحہ پہلے Finish کے بورڈ تک پہنچ گیا ہو۔ دوسرا گھوڑا چاہے کتنا ہی تیز کیوں نہ ہو، اگر ایک سیکنڈ دیر سے پہنچا ہو گا تو اس کی ساری کوشش رائیگاں ہو جاتی ہے!

ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی ابھی پوری طرح سے نظر نہ پڑ پائی تھی — صرف ایک ویٹر نے اور کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے منیجر نے دو آدمیوں کو اس قدر خطرناک ہتھیاروں کے ساتھ دیکھ لیا تھا! اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ وہ ہکا بکا دیکھتا رہا — ڈانس اب بھی ہو رہا تھا۔

اس آدمی نے پستول خاموشی سے نیچے کر لیا — مگر گرایا نہیں۔ اندرجیت نے زیادہ وقت ضائع کرنا مناسب نہ سمجھا — زور کے جھٹکے کے ساتھ اس کا پستول اپنے ہاتھ میں لے لیا — پھر پستول کی نالی پکڑتے ہوئے اس کا مضبوط دستہ زور سے گردن اور سر کے بیچ میں ایک خاص انداز سے مارا — اور پھر اپنا داہنا ہاتھ اس کے کندھے پر زور سے مارا — آدمی گر پڑا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا!

ڈانس رک گیا — لوگ گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے ڈانس فلور پر کھڑے ہوئے لڑکے لڑکیاں، سارا عشق بھول کر سمٹ کر پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگے — اس سے پہلے کہ اندرجیت باہر نکلے — ریسٹورنٹ کی ساری لائیٹیں آن کر دی گئیں۔

"پکڑ لو۔ پکڑ لو۔ Murderer" لوگوں نے چلانا شروع کیا!

اندرجیت نے ریوالور دوبارہ ہاتھ میں لیا — اور زور کی آواز میں کہا۔

"اگر ایک آدمی نے بھی ہلنے کی کوشش کی تو جان سے مار دوں گا۔ سب لوگ

خاموش کھڑے رہو۔"

اس نے آگے بڑھ کر ریسٹورنٹ کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھا۔ دوسرا آدمی بے صبری کے ساتھ اندر کی جانب دیکھ رہا تھا ___ اب وہ اسٹیرنگ وھیل پر بیٹھا ہوا تھا۔

اندرجیت نے اسی ویٹر کو دوبارہ بلایا ___ وہ انتہائی خائف سا کھڑا تھا۔ "دوسرے صاحب جو کار میں بیٹھے ہیں ان سے کہو کہ آپ کے ساتھی کو ایک آدمی مار پیٹ کر پیچھے کے دروازے سے بھاگ گیا ہے۔ وہ آپ کو بلا رہے ہیں!۔" ویٹر دھیرے دھیرے باہر نکلنے لگا۔ "اور ہاں! اگر اپنی طرف سے کوئی بات کہی تو تمہیں جان سے مار دوں گا۔"

پھر اندرجیت ہوٹل مینجر سے مخاطب ہوا ___ "مینجر میں معافی چاہتا ہوں۔ یہاں ایسی حرکت کرنی پڑی ___ مگر اس وقت آپ تمام لوگوں کو اپنی سیٹوں پر بٹھوا دیجئے۔ تھوڑی دیر کے لئے۔" مینجر خاموش رہا۔ لوگ سہمے رہے اور وہ سب اب بھی کھڑے ہوئے تھے۔ "بیٹھ جاؤ! سب بیٹھ جاؤ!!۔" اندرجیت نے زور سے چلا کر کہا اور ریوالور ان سب کی طرف کی ___ سب گھبرا کر اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ اور آنے والے لمحوں کا انتظار کرنے لگے!

اچانک دروازہ کھلا ___ اندرجیت نے ایک زبردست چاپ (chap) مارا اور وہ آدمی نیچے آ رہا۔ اس سے پہلے کہ وہ آدمی پستول کا رخ اندرجیت کی طرف کرے۔ اندرجیت نے ایک زوردار لات اس کی ٹانگ میں ماری جو اس کی پنڈلی کو زخمی کرتی ہوئی چلی گئی اور اس کا ریوالور نیچے گر گیا۔

اندرجیت نے تیزی سے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔ اس نے سڑک

کراہس کی اور اپنی کار کی طرف بڑھا لیکن یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب اس نے اپنی کار کے بجائے کسی اور کی کار کھڑی ہوئی دیکھی —— دور تک اس کی سفید فیاٹ کا نام و نشان تک نہ تھا —— اس وقت اس کے پاس سوچنے تک کا وقت نہ تھا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ دور بمبیلی ریسٹورنٹ کے باہر بھیڑ جمع ہو رہی تھی۔ وہ تیزی سے بھاگنے لگا —— تیز بہت تیز —— اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اب اس نے سامنے سے ایک ٹیکسی کو آتے ہوئے دیکھا۔ وہ رک گیا اور ہاتھ کے اشارے سے ٹیکسی رکوائی۔

مکتنے چلوگے مہاراج ۔" سردار جی نے فلیگ ڈاؤن کرتے ہوئے پوچھا۔

"کہیں بھی چلو پراجی - پر ذرا گڈی گھمالو —— !"

ٹیکسی گھوم چکی تھی۔ اندرجیت نے گھڑی دیکھی۔ ٹھیک سوا تین بجے تھے! اندرجیت نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک ڈائری نکالا چاہی —— لیکن تمام جیبیں تلاش کرنے پر بھی ڈائری نہ ملی۔ اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ اس وقت کیا کرے۔ کیونکہ اس ڈائری میں انتہائی اہم Informationes درج تھیں۔ ڈائری جسے وہ غالباً اس پاگل لڑکے کے گھر بھول آیا تھا۔

اس کے دماغ میں اس وقت بے شمار سوالات تھے۔

کیا واقعی جمی کو ان لوگوں نے پکڑ لیا ہے؟ . . . . جوڈی کے دیئے ہوئے حلیے اور نام کے مطابق MAMBA - 1 کو کہاں پکڑا جائے؟ . . . ممکن ہے جوڈی نے غلط نام اور حلیہ بتایا ہو؟ . . . . ممکن ہے انٹ راج میں ہوش میں رہی ہو جس وقت اندرجیت اسے مدہوش سمجھ رہا تھا۔

. . . . کار کس طرح سے غائب ہوئی . . . . ؟ دوسری کار

کیسے حاصل کی جائے ؛ وقت بہت کم ہے ! کام بہت زیادہ . . . . بڑا
اور اہم . . . . اور خطرناک . . . . !

I — MAMBA اس وقت کہاں ہوگا ؟ . . . . . . لمبے قد والا
. . . . . مضبوط ممباون . . . . . جس کی آنکھیں بڑی بڑی اور ناک لمبی
ہے . . . . . جس کے ہونٹ موٹے موٹے اور بھاری مونچھیں ہیں . . . .
جس کا قد چھ فٹ ایک اینچ ہے . . . . شاید اندرجیت جانتا تھا کہ کچھ
دیر پہلے یہی آدمی ناز کیفے کی تیسری منزل پر تھا — مگر اس وقت . . . .
اندرجیت نے سوچا بہرحال چانس ضرور لینا چاہیئے .

" ہینگنگ گارڈنز چلیئے " اندرجیت نے کہا . سردارجی نے گاڑی ہینگنگ
گارڈنز کی طرف موڑ دی .

ٹیکسی ناز کیفے کے سامنے جا کر رک گئی . اندرجیت اترا اور ریسٹورنٹ کی طرف
بڑھا . . . . ابھی وہ فٹ پاتھ پر پاؤں رکھ بھی نہ پایا تھا کہ کسی نے آہستہ
سے کہا .

" جہاں ہو ، وہیں رک جاؤ ! چاروں طرف سے ہمارے آدمی تم پر
رائفل تانے ہوئے ہیں ! "

اندرجیت نے پلٹ کر دیکھا .

مختلف سمتوں میں چار پانچ آدمی ریوالور اور رائفل اس کی سمت کئے
ہوئے کھڑے تھے .

وہ خاموش رہا .

ایسی حالت میں وہ کچھ کر بھی نہ سکتا تھا ! . . . . . بچاؤ کی کوئی
صورت نہ تھی ! . . . . اس نے خاموشی سے اپنے آپ کو ان

کے حوالے کر دیا۔ !

گھڑی چار بجا رہی تھی ! . . . پورے چار !! . . . . .

ملا بار ہل کی ٹیلیفون ایکس چینج میں پولیس کی وین کھڑی ہوئی تھی. اس میں چند پولیس کانسٹیبل بیٹھے ہوئے تھے۔ دو سب انسپکٹر بلڈنگ کے اندر جا چکے تھے.

"آج رات کوئی ایک گھنٹہ پہلے کسی کا ٹیلیفون Dead ہوا ہے ؟" انسپکٹر جمی نے ٹیلیفون آپریٹر سے پوچھا.

ہوا یوں تھا کہ انسپکٹر جمی بڑی مشکلوں سے دشمنوں کے قبضے سے اپنے آپ کو چھڑانے میں کامیاب ہو چکا تھا. اب اندرجیت کی تلاش میں تھا! جس وقت وہ ہٹ راج کے کمرہ نمبر چالیس میں جوڈی کے ساتھ لیٹا ہوا تھا. اس وقت اندرجیت نے اسے ٹیلیفون کیا تھا۔ اس پاگل آدمی کے گھر سے جو اپنے آپ کو ٹیلیفون کا دشمن بتاتا تھا مگر چونکہ وہ پاگل اسی وقت دوسرے کمرے سے واپس آ گیا تھا. اس لئے اندرجیت ٹیلیفون کے ریسیور کو ویسے ہی پٹخ کر نیچے بھاگ آیا تھا. دوسری طرف سے انسپکٹر جمی نے ٹیلیفون پر کہا تھا. تم کہاں سے بول رہے ہو ؟ پھر چونکہ دوسری طرف سے کوئی آواز نہ آئی اس لئے جمی اٹھ بیٹھا تھا اور زور زور سے پوچھنے لگا تھا. اندرجیت ! اندرجیت !!" مگر صرف کچھ چیخنے چلانے کی آواز آئی تھی جو یقیناً

اس پاگل کی تھی جو اندر جیت کے ٹیلیفون کرنے پر چلا رہا تھا۔ جمی سمجھا کہ کوئی خطرناک بات ہوگئی ہوگی اسی لئے اندر جیت ٹیلیفون ملا کر بھاگ کھڑا ہوا ہے۔ اسی لئے وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور باہر نکلنے لگا۔ مگر اسی وقت باتھ روم کا دروازہ کھلا اور ایک دوسری لڑکی نے ریوالور نکال کر جمی کو بے بس کر دیا۔ جمی کچھ دیر تو پریشان رہا مگر پھر اس کی حاضر دماغی کام آ گئی اس نے مصلحتاً اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا۔

اسی وقت کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ وہ لڑکی دروازہ کھولنے گئی اور جمی نے اپنا ریوالور نکال کر اس پر تان دیا — جوڈی ابھی تک بستر میں تھی۔ اس کو جمی نے نیند کا انجکشن دے دیا تھا۔ دروازہ کھٹکھٹانے والا آدمی ان کا ہی کوئی آدمی تھا جس سے جمی کی لڑائی بھی ہوئی۔ مگر بالآخر جمی باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا — اور اب وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ اندر جیت کہاں ہے؟ اسی لئے پولیس اسٹیشن سے اس نے ایک پولیس وین لے لی تھی اور اب وہ ٹیلیفون ایکس چینج Telephone Exchange پہنچ چکا تھا!

ٹیلیفون آپریٹر پہلے تو کچھ گھبرا سی گئی پھر اس نے — تمام نمبر چیک کرنے شروع — تھوڑی دیر کے بعد وہ جمی کے پاس آئی۔

"یس سر! ٹیلیفون نمبر 356358 کچھ دیر پہلے Dead ہوا ہے۔! لگتا ہے کسی نے اس کا وائر کاٹ دیا ہے!۔" اس نے جمی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کیا میں اس نمبر کا پتہ جان سکتا ہوں۔"

"یس سر!۔" اس نے تھوڑی دیر کے بعد ایک موٹی سی کتاب کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"کارمائیکل روڈ — فلیٹ نمبر ۱۵ — بلڈنگ بلیو پیراڈائز!"

پولیس کی وین Telephone Exchange سے باہر نکل چکی تھی!

دو گاڑیاں انتہائی تیزی سے کھنڈالہ گھاٹ کی طرف بڑھ رہی تھیں. آگے آگے ایک شیورلیٹ تھی اور پیچھے نیلے رنگ کی Datsun -

پانچ بج چکے تھے مگر اب بھی رات کا اندھیرا سڑک کو خوفناک بنائے ہوئے تھا. دونوں طرف لق ودق کھیت تھے اور بے شمار درخت! دور ایک پہاڑی سلسلہ بھی تھا جو چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں پر مشتمل تھا! اکا دکا گاڑیاں آجا رہی تھیں، جو پونہ یا لوناولہ کی طرف سے آ رہی تھیں یا ادھر جا رہی تھیں - !

شیورلیٹ اور ڈیٹ سن اب تلوجہ کے قریب پہنچ چکی تھیں. تلوجہ کھنڈالہ سے سات آٹھ میل دور ایک مقام ہے یہاں پر اکثر پونہ یا کھنڈالہ وغیرہ جانے والے لوگ اپنی گاڑیاں روکتے ہیں اور کچھ دیر سستا کر آگے بڑھ جاتے ہیں. یہاں ایک ریستوراں بھی ہے جو اپنی "بریانی" کے لئے خاص طور سے مشہور ہے اور لوگ بمبئی سے صرف یہاں کی بریانی کھانے کے لئے آتے ہیں. آج چونکہ نئے سال کی رات تھی اس لئے خاص طور سے لوگ یہاں آجا رہے تھے! مگر اب چونکہ کافی دیر ہو چکی تھی اور صبح کی آمد آمد تھی. اس لئے بہت کم گاڑیاں وہاں کھڑی تھیں — لیکن ریستوران اب بھی کھلا ہوا تھا!

شیورلیٹ میں بیٹھے ہوئے بھاری مونچھوں والے آدمی نے ڈرائیور سے کہا.

"ملوجہ پر گاڑی مت روکنا۔ بلکہ تیزی سے نکل چلنا!"

ڈرائیور نے خاموشی سے سر ہلا دیا۔ ڈرائیور کے برابر بیٹھے ہوئے کالے رنگ کے آدمی نے ہاتھ میں ریوالور پکڑا ہوا تھا اور وہ پلٹ کر بیٹھا ہوا تھا!

"شاید ابھی تک اسے ہوش نہیں آیا ہے۔" اس نے پچھلی سیٹ پر انسپکٹر اندرجیت کو دیکھتے ہوئے کہا — اندرجیت کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بے ہوش تھا۔ بالکل ایک بے سدھ انسان کی طرح وہ ادھ مرا سا پڑا ہوا تھا۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا اور چہرے پر جگہ جگہ خراشیں تھیں جو یقیناً اس کی پٹائی کرتے وقت آئی ہوں گی —!

"گاڑی تیز رکھو! ملوجہ قریب آرہا ہے!!" مونچھوں والے نے دوبارہ ڈرائیور سے کہا۔ سامنے کچھ لائٹیں دکھائی دے رہی تھیں اور کچھ گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں — ڈرائیور نے کھڑکی سے باہر ہاتھ نکالا۔ پیچھے تھوڑی دور پر Datsen تھی۔ اس نے ہاتھ سے چلتے رہنے کا اشارہ کیا — پیچھے والی کار نے ہیڈ لائٹیں مار کر اپنے اشارے کا جواب دیا۔ اور دونوں گاڑیاں ملوجہ کی مارکیٹ کے بالکل بیچ میں پہنچ گئیں۔

"ہم لوگ بمبئی سے تو نکل آئے ہیں مگر صبح ہونے تک کھنڈالہ گھاٹ سے بھی نکل جانا ہے۔ زیادہ دیر کھنڈالہ میں نہیں رکنا ہے۔" مونچھوں والے آدمی نے کہا۔

"مگر ممبا (Mamba) ہمارے کئی ایجنٹوں کی ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ہے — کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پکڑے جائیں —" آگے بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔

" آدمی کو پہلے اپنی حفاظت کرنی چاہیئے پھر دوسروں کی — اگر اس وقت ہم لوگ ان کے انتظار میں رہتے تو شاید سب پکڑے جاتے — ! اسی وجہ سے مجھے وہاں سے نکلنا پڑا ہے — دوسری وجہ یہ کہ ہمارا ایک ایجنٹ پولیس سے مل گیا تھا بوڑھا پارسی، جس کو سن اینڈ ٹی ہوٹل میں ٹھہرایا گیا تھا — وہ اس انسپکٹر اندرجیت کو ہمارے بارے میں بہت کچھ بتا چکا تھا — اسی لئے مجبوراً اسے مارنا پڑا۔ دوسرا ممبا جسے نٹ راج میں ٹھہرایا تھا — اس نے کسی دوسرے انسپکٹر کو بہت کچھ بتا دیا ہے۔ اسی لئے میں نے اس کو بھی یہاں بلوایا ہے۔ کھنڈالہ میں ! —"

پیچھے والی ڈیٹ سن میں چار آدمی بیٹھے تھے دو مرد اور دو عورتیں — جو عورتیں کم اور لڑکیاں زیادہ تھیں !

دونوں مرد آگے بیٹھے تھے اور دونوں لڑکیاں پیچھے۔ ان میں سے ایک لڑکی جو ڈی پامر تھی — اور اس وقت آنکھیں بند کئے سر کو پیچھے کی طرف ٹکائے ہوئے تھی اور اس کے ہاتھ میں سگریٹ تھا ! دوسری لڑکی بھی وہی تھی جو نٹ راج کے کمرہ نمبر چالیس میں موجود تھی اور جس نے انسپکٹر جی پر ریوالور تانا تھا۔

دونوں گاڑیاں تلوجہ کو پیچھے چھوڑتی ہوئی آگے نکل گئیں۔ شیورلیٹ میں بیٹھا ہوا مونچھوں والا آدمی کہہ رہا تھا۔

" زندہ ہاتھی پکڑنے میں جو مزہ ہے وہ مردہ میں نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انسپکٹر اندرجیت اپنے آپ کو بڑا چالاک سمجھتا تھا۔ آج پتہ چلا کہ اس سے زیادہ بے وقوف آدمی کوئی اور نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اتنی آسانی سے ہمارے ہاتھ میں آگیا جیسے کوئی بچہ ! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب پتہ چلے گا اسے کر

ممبا سے الجھنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے . . . . فول !" اس کے چہرے پر خطرناک مسکراہٹ تھی اور وہ اندرجیت کی طرف دیکھ رہا تھا - اندرجیت تو بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

دونوں گاڑیاں اب گھاٹ پر چڑھ رہی تھیں ۔ اور صبح کا ستارہ آسمان پر روشن تھا -!

انسپکٹر اندرجیت نے آہستہ سے ایک آنکھ کھولی اور دیکھا. مونچھوں والا آدمی کھڑکی کے باہر دیکھ رہا تھا اور آگے بیٹھا ہوا آدمی اونگھ رہا تھا ۔ ڈرائیور گاڑی چلانے میں کھویا ہوا تھا . . . . . مگر . . . . مگر ابھی موقع نہ تھا۔ بالکل پیچھے دوسری گاڑی تھی —— جس میں چار آدمی تھے —— چار ریوالور تھے —— دونوں گاڑیوں میں ملا کر کل سات آدمی تھے اور کم از کم سات ریوالور —— اور اندرجیت کے پاس ایک ریوالور تھا —— جس میں پانچ گولیاں تھیں —— اور ایک چاقو جیب میں اور دوسرا جوتے میں —!...

"نہیں . . . . ." اندرجیت نے دل ہی دل میں سوچا . " ابھی ان سب کا مقابلہ کرنا غلط ہے . . . . . ذرا صبر سے کام لینا پڑے گا . . !"

اس نے آنکھ بند کر لی اور ویسے ہی لیٹا رہا ۔ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے —— ایک موٹے سے تار سے !

لیکن ایسے میں ایک انتہائی نامعقول بات ہوئی . . . . . اس کو چھینک آنے لگی . . . . . اور وہ پوری طاقت سے . . . . بالکل پوری قوت ارادی سے چھینک روکنے کی کوشش کرنے لگا . . . . اگر چھینک آگئی تو وہ سمجھ جائیں گے کہ یہ بے ہوش نہیں ہے ! وہ دل ہی دل میں دعا مانگنے لگا کہ اسے چھینک نہ آنے پائے —— اچانک ڈرائیور

کو چھینک آگئی۔ ۔ ۔ ۔ مونچھوں والا آدمی کچھ کھانسا اور اس نے زور سے کھڑکی کے باہر تھوکا۔

اندرجیت روہانسا ہو گیا ـــــ یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ نہ آدمی چھینک سکتا ہے نہ کھانس سکتا ہے۔

اس نے اپنے دانتوں کو زور سے دبایا اتنی زور سے کہ جبڑوں میں درد ہونے لگا۔ ۔ ۔ ۔ مگر جو قسمت میں لکھ گیا ہے اس کو کون مٹا سکتا ہے۔ چھینک تو آنی تھی۔ ۔ ۔ ۔ آ کر رہی!

اندرجیت اس قدر زور سے چھینکا تھا کہ گاڑی میں بیٹھے ہوئے تینوں آدمی چونک گئے۔

"یہ بے ہوش نہیں ہے!۔" مونچھوں والے آدمی نے جو ممبا کا سردار لگتا تھا اس نے ریوالور پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

اندرجیت نے آنکھیں اب بھی بند کی ہوئی تھیں۔!

" ایکٹنگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے انسپکٹر۔ خاموشی سے لیٹے رہو ـــــ معلوم ہوتا ہے تم نے کوئی ایسی پل (Pill) کھائی ہوئی ہے جس کی وجہ سے تم پر انجکشن کا اثر نہیں ہوا۔ مگر اب ہلنے کی کوشش مت کرنا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ورنہ ابھی شوٹ کر دوں گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔!

اندرجیت نے آنکھیں کھول دی تھیں کیونکہ اب زیادہ ایکٹنگ کرنا واقعی بے کار تھا۔ اس کے علاوہ پے درپے اس کو سات آٹھ بار اور چھینکیں آ چکی تھیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

" اگر آپ برا نہ مانیں تو میری ناک صاف کر دیجئے!۔" اندرجیت نے نہایت مودبانہ انداز میں برابر بیٹھے ہوئے مونچھوں والے ممبا

سے کہا۔

"شٹ اپ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ !" اس نے جواب دیا۔

"دیکھئے اس میں برا ماننے کی کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے اس وقت شدید زکام ہو گیا ہے اور جیب میں جتنی چیزیں تھیں وہ آپ لوگوں نے نکال لی ہیں۔ ریوالور وغیرہ آپ لوگ رکھئے ـــــ لیکن کم سے کم میرا رومال تو واپس کر دیجئے!" اندرجیت نے لجاجت سے کہا۔ واقعی اس کو زکام ہو گیا تھا۔

وہ تھوڑی دیر خاموش بیٹھا اندرجیت کو گھورتا رہا۔

"نمبر سیون (No.7) اس کی ناک صاف کرو!" مونچھوں والے نے آگے بیٹھے ہوئے کالے آدمی سے کہا۔

"مگر! ۔ ۔ Mamba ۔ ۔ ۔ میں ۔ ۔ ۔ کیسے!"

"شٹ اپ۔" مونچھوں والا دھاڑا۔ "اس وقت تمہیں یہ کرنا پڑے گا۔" اس نے مجبوراً اپنا رومال نکالا اور اندرجیت کی ناک کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور آنکھیں سخت بُرا منہ بناتے ہوئے بند کر لیں۔

"تھینک یو! آپ بڑی اچھی طرح ناک صاف کرتے ہیں!" اندرجیت نے اس آدمی سے کہا۔ اس نے انتہائی غصے سے اندرجیت کی طرف دیکھا اور پھر سامنے دیکھنے لگا۔ وہ اندر ہی اندر مونچھوں والے ممبا سے خار کھا رہا تھا۔

"اب خاموش بیٹھے رہو!" مونچھوں والے نے اندرجیت سے کہا۔

دونوں گاڑیاں بل کھاتی ہوئی کھنڈالہ گھاٹ پر چڑھ رہی تھیں! آگے والا آدمی اب اندرجیت کی طرف ریوالور کا رخ کئے بیٹھا تھا!

اچانک مونچھوں والے آدمی کے پاس سے سیٹی کی آواز آنے لگی—! اس نے فوراً جیب میں سے سگریٹ کیس نکالا — اس میں لگا ہوا چھوٹا سا لال رنگ کا بلب روشن ہو گیا تھا۔ مونچھوں والے نے فوراً پلگ اپنے دونوں کانوں میں لگا لیئے—!

" Mamba Here! speak " اس نے کہا۔ ادھر سے آنے والی آواز اندرجیت نہیں سن سکتا تھا مگر مونچھوں والے آدمی کی ہر بات کو وہ غور سے سننے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ کہتا جا رہا تھا۔

"۔ ۔ ۔ یس ۔ ۔ ۔ یس ۔ ۔ ۔ ۔ ماردو ۔ ۔ ۔ ہاں، جان سے ماردو ۔ ۔ ۔ کھنڈالہ پی ٹی ۔ ۔ ۔ ۔ کھنڈالہ پی ٹی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہاں نمبر تھری کو پہلے میرے پاس بھیجنا ۔ ۔ ۔ ۔ آٹھ بجے نکلنا ہے۔ بدھا کا بت لے کر آنا؟ ۔ ۔ ۔ ۔ نہیں! ۔ ۔ تم سب پہنچ جاؤ ۔ ۔ ہاں پورا ڈویژن Division ۔ ۔ ۔ ۔ اوور over! اوور over!! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ !" اس نے بٹن دبا دیا اور پلگ کانوں سے نکال لئے۔

دونوں گاڑیاں اب کھنڈالہ پہنچ چکی تھیں۔ بائیں جانب انتہائی گہری کھائی تھی اور انتہائی بلند پہاڑی سلسلہ تھا — بالکل نیچے کوئی پچاس فٹ کے فاصلے پر ایک ٹرین پونا کی طرف چلی جا رہی تھی۔ گاڑیاں داہنی طرف مڑ گئیں۔ یہ ایک تنگ سی سڑک تھی —— دو تین جگہ مڑتی ہوئی دونوں

گاڑیاں ایک چھوٹے سے لکڑی کے مکان کے پاس جا کر رک گئیں !...
سامنے ایک بورڈ لگا ہوا تھا۔ جس پر صاف صاف لکھا ہوا تھا...
کھنڈالہ پی ٹی —

" KHANDALA-P-T "

مکان کا دروازہ کھلا اور چار پانچ آدمی جو صورت شکل سے افریقن لگتے تھے نکل کر آئے۔ ان میں سے دو آدمیوں نے اندرجیت کو دونوں شانوں سے پکڑا اور تیسرے آدمی نے ریوالور کا رخ اندرجیت کی طرف کرتے ہوئے اندر چلنے کا اشارہ کیا۔

دو بڑے بڑے السیشین کتے بھاگے ہوئے آئے اور مونچھوں والے آدمی کے گرد منڈلانے لگے !۔

پیچھے کی گاڑی سے دونوں لڑکیاں بھی اتریں — اور سب لوگ مکان میں داخل ہو گئے تھے۔

اندر داخل ہوتے ہوتے اندرجیت نے پلٹ کر دیکھا...
پیڑوں پر چڑیاں چہچہا رہی تھیں !...... اور صبح کی سفیدی پھیلنے لگی تھی !۔

نئے سال کا پہلا سورج نکلنے کے لئے بے قرار تھا.....
انسپکٹر اندرجیت بمبئی کا مشہور ترین سی آئی ڈی انسپکٹر اس وقت بمبئی سے بہت دور کھنڈالہ کے ایک گمنام مکان کے ایک بڑے سے کمرے میں زمین پر بیٹھا ہوا تھا — !........ اور سات آٹھ پہلوان نما دیو قامت آدمی انتہائی بے رحمی سے اس کی پٹائی کر رہے تھے ! ان کا سوال تھا... جوڈی کی ڈائری

کہاں ہے ؟ جو تم نے MAMBA 10 کی جیب میں سے نکالی تھی ؟ -

اور اس سوال کے جواب میں وہ کچھ نہیں کہہ سکتا تھا ۔ کیونکہ وہ ڈائری اس نے چرائی ضرور تھی —— مگر اس کے پاس سے وہ کہیں کھو گئی تھی —— شاید اس پاگل لڑکے کے گھر میں گر گئی تھی - !

انسپکٹر جمی پاگل لڑکے کی تلاش میں اس کے گھر ہو آیا تھا مگر اس وقت وہ صاحبزادے . . . . اپنی مارننگ واک Morning walk پر گئے ہوئے تھے . . . . کہاں ؟ . . . . . . کوئی نہیں جانتا تھا ۔ پاگل کا کوئی بھروسہ نہیں ۔ کہاں نکل جائے اور کب واپس آئے . . . . ! جمی واپس ۔ C.I.D آفس پہنچ چکا تھا ۔

اور اندرجیت . . . . اندرجیت کھنڈالہ میں تھا . . . . . . اس کے منہ سے خون بہہ رہا تھا اور . . . . اب وہ واقعی بے ہوش ہو چکا تھا — !

کینہری کیوز (canheri caves) میں کئی سو سال پرانے بت خاموش اور ساکت کھڑے تھے —— پہاڑی کے اوپر غاروں کے اندر یہ بت مضبوط پتھروں کے بنے ہوئے تھے —— خاص طور سے ایک اندرونی غار میں "بدھا" کا وہ بت جس میں سنگتراشی اپنے درجۂ کمال کو پہنچی ہوئی تھی ——

وہ بت کم و بیش بیس فٹ اونچا تھا —— اور غار میں سناٹا تھا۔ بالکل خاموشی —— صبح کے چھ بجے تھے!۔

اس قدر اندھیرے اور خاموشی میں ایک ہلکی سی آواز ابھری —— کسی کے قدموں کی چاپ اور "بدھا" کے اس بت کے پیچھے سے ایک آدمی نکلا —— وہ انتہائی آہستہ آہستہ چل رہا تھا مگر وہاں اندھیرا تھا اور خاموشی اور وہ غار بہت بڑا تھا جس کی چھت بہت اونچی تھی۔ اسی لئے معمولی سی آواز بھی آسانی سے سنائی دے رہی تھی!

ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دے رہا تھا۔ ہلکی سی کلک کی آواز ہوئی اور ایک

لائٹر جل گیا۔ اور روشنی ہو گئی حالانکہ غار بہت بڑا تھا اور لائٹر کی روشنی بہت دھیمی مگر پھر بھی اب بہت دیکھا جا سکتا تھا! . . . . جہاں روشنی بالکل نہ ہو وہاں تھوڑی سی روشنی بھی بہت وفا پیدا کر دیتی ہے. تھوڑی دیر کے لئے وہ لائٹر یوں ہی جلتا رہا.

مگر آدمی کا چہرہ نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ اس نے چہرے پر ایک ماسک چڑھایا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کا سر اور چہرہ گردن تک بالکل چھپ گیا تھا۔ صرف آنکھ اور ناک دیکھی جا سکتی تھی! . . . . . . اس نے لائٹر بند کر دیا تھا اور اب پھر تاریکی تھی! .

اسی غار کے دوسرے سرے پر اچانک کلک کی آواز آئی اور ایک لائٹر روشن ہوا ——— ایک لڑکی کھڑی تھی۔ اس نے نیلی جینز اور گرے رنگ کا . . . . پہنا ہوا تھا۔ اس نے چند لمحوں کے لئے لائٹر جلائے رکھا اور پھر بند کر دیا.

غار میں دوبارہ اندھیرا چھا گیا — اور قدموں کی چاپ سنائی دی. پھر ایسا لگا جیسے کسی بکس یا صندوق کو بند کیا جا رہا ہو. کھٹ . . . کھٹ . . . . کھٹ! جیسے تالا لگایا جا رہا ہو!

پھر قدموں کی آواز بلند ہونے لگی اور . . . . . . دھیرے دھیرے وہ آدمی لڑکی کے پاس جا کر رک گیا . . . . اندھیرے میں کچھ دکھائی نہ دے رہا تھا اسی لئے وہ شاید لڑکی کے ذرا آگے جا کر رک گیا تھا!

. . . . . . لڑکی نے دوبارہ لائٹر دبایا . . . . . اب وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے! آدمی کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا "بدھا" کا بت تھا! لڑکی نے اس کی طرف دیکھا . . . . . اور سرگوشی میں کہا.

"گن لئے ہیں ؟"

"ہوں۔"

"کتنے ؟"

"پورے پچاس لاکھ کے ہیرے : "

سرگوشی کی آواز غار میں گونج گئی تھی۔ لڑکی نے "بدھا" کا بت اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے وہ ایک ہاتھ سے پکڑا ہوا تھا جس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ زیادہ بھاری نہیں ہے!

لڑکی نے لائٹر بند کر دیا۔

"فیز فائیو اوور Phase Five over!" اندھیرے اور خاموشی میں لڑکی کی آواز گونج گئی!

"فیز سکس شروع ہوا! Phase six begins!" لڑکی نے آہستہ سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ وہ آدمی کسی اندرونی غار میں چلا گیا۔۔۔ لڑکی دروازے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔!

اور جب وہ باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔ تو غار کی دائیں جانب ایک لائٹر جل گیا ــــ کسی نے سگریٹ جلائی اور اندھیرے میں سگریٹ کا دھواں چھوڑتے ہوئے لائٹر جیب میں ڈال دیا۔۔۔۔

اس آدمی کا قد چھوٹا تھا اور چہرہ گول۔۔۔ آنکھوں پر عینک تھی۔۔۔۔۔۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ ایک فاتحانہ مسکراہٹ جسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اندھیرے کے سوا ــــ!

غار میں پھر ایک لائٹر جل گیا۔ اسی آدمی کا لائٹر جس نے لڑکی کو بدھا کا بت دیا تھا اور جس کے چہرے پر ماسک چڑھی ہوئی تھی۔ اس کے

بھی چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔ دونوں آدمی ایک دوسرے کے قریب آنے لگے اور جب وہ دونوں بالکل قریب آ گئے! تو۔۔۔ اس آدمی نے ماسک اتار دیا۔۔۔۔۔ اس آدمی کی شکل بالکل جانی پہچانی تھی۔۔۔۔۔ وہ انسپکٹر جمی تھا!۔۔۔۔۔ موٹے آدمی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔ وہ حماقت نہیں جو پچھلی رات، کارمائیکل روڈ کے پندرہ نمبر فلیٹ میں، اندرجیت سے بات کرتے وقت تھی۔۔۔!

انسپکٹر جمی نے پچھلی رات کے پاگل۔۔۔۔ یعنی ٹیلیفون دشمن کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔۔۔۔۔

"تھینک یو سر! چلئے باہر چلیں!"

اور دونوں غار سے باہر نکل گئے۔ لڑکی نیچے کھڑی ہوئی ہرے رنگ کی کار کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ دونوں تیزی سے نیچے اترنے لگے۔۔۔۔ لڑکی کی گاڑی جا رہی تھی!

جمی نے اپنی گاڑی کا پٹ کھولا اور موٹے پاگل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھئے مسٹر دستور باٹلی والا۔"

گاڑی میں ایک تیسرا آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا۔ جس کو خاص طور سے جمی نے بلوایا تھا۔ اس انسپکٹر کا کام یہ تھا کہ یہاں پہنچ کر اصلی ماسک والے ایجنٹ کو کسی طرح سے بے بس کر کے اس کا سارا لباس اور ماسک اس کے علاوہ اصلی ہیروں والا بت ماسک والے ایجنٹ سے چھین لے لیکن جمی نے ابھی تک اس کو یہ نہ بتایا تھا کہ اس بت میں اصلی ہیرے ہیں۔ اس کام کو اس نے بخوبی کر دیا تھا اور چھوٹا سا بت جمی کے حوالے کر دیا تھا اور

اب خاموشی سے پیچھے کی سیٹ پر بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا۔

"لیکن مسٹر باٹلی والا آپ نے یہ ڈائری رات کو ہی پولیس کے حوالے کیوں نہیں کر دی؟" جی نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے رات والے پاگل یعنی مسٹر دستور باٹلی والا سے پوچھا۔ ہرے رنگ کی گاڑی کافی فاصلے پر آگے جا رہی تھی۔!

"اب آپ سے کیا چھپاؤں انسپکٹر صاحب!" مسٹر باٹلی والا کہہ رہے تھے۔

"میری زندگی میں یہی تو ٹریجڈی ہے۔ ہر روز رات کو نہ جانے مجھے کیا ہو جاتا ہے۔ دن بھر اچھا بھلا رہتا ہوں۔ ہنستا ہوں، بولتا ہوں، پڑھتا ہوں، گھومنے جاتا ہوں مگر جیسے ہی سورج ڈوبتا ہے، میری ساری پرسنالٹی ہی بدل جاتی ہے۔ پھر نہ جانے کیا اول فول بکنے لگتا ہوں۔ میں خود اپنی اس عادت سے تنگ آ گیا ہوں۔

کل رات بھی یہی ہوا جب انسپکٹر اندرجیت میرے گھر میں آئے تو میں نے نہ جانے کیا باتیں کیں۔ میں خود نہیں جانتا—— یہاں تک کہ وہ بیچارے گھبرا کر بھاگ گئے اور اسی جگہ میں ان کی ڈائری بھی گر گئی۔ وہ ڈائری میں رات بھر پڑھتا رہا۔ مگر میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ اس میں مختلف جگہوں کے نام لکھے تھے—— اور کنیری کیوز پر کسی آدمی سے ملنے کا یہ سب نقشہ بھی تھا۔ رات کو تو میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا مگر صبح جب مجھے ہوش آیا تو میں سب کچھ سمجھ گیا!........ اور پھر میں ۱۰۵ آفس پہنچ کر آپ سے مل لیا۔" اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔

ہرے رنگ کی کار میں اور ان دونوں کی کار میں بالکل صحیح فاصلہ تھا۔

اتنا فاصلہ کہ ہرے کار والی لڑکی سمجھ نہ سکے کہ کوئی اس کے پیچھے آ رہا ہے ۔۔۔
اور نہ ہی نظروں سے اوجھل ہونے پائے !

دیکھنا یہ تھا کہ وہ جاتی کہاں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

" اچھا! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔" جمی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا : " مگر آپ کو اس قسم کی بیماری کب سے ہے کہ دن بھر ٹھیک رہتے ہیں اور رات کو پاگل پن کا دورہ پڑتا ہے ؟ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دسنور باٹلی والا خاموشی سے بیٹھا سر کھجا رہا تھا ۔

" دراصل انسپکٹر صاحب اپنی بیماری بہت پرانی ہے ۔ اپنے کو دو تین سال پہلے ایک لکھنؤ کی لڑکی سے عشق ہو گیا تھا ۔ اسی کے لئے میں نے بہت کچھ سیکھا ۔ اردو شاعری سیکھی ، لکھنؤ کا کلچر اپنایا ۔ اپنے گھر میں ٹیلیفون لگوایا مگر اس کے گھر والوں نے اس کی شادی کہیں اور کروادی ۔۔۔ وہ ہمیشہ شام کو مجھ سے ملا کرتی تھی اور رات کو سونے سے پہلے ٹیلیفون کیا کرتی تھی مگر جب سے اس کی شادی ہوئی ہے رات کو میری کھوپڑی گھوم جاتی ہے اور جیسے ہی کسی ٹیلیفون کی گھنٹی بجتی ہے میں الٹا سیدھا بکنے لگتا ہوں ۔ میرے ماں باپ نے بہت سے Psychiarists کو cNTecT کیا مگر کچھ فائدہ نہیں ۔۔۔ کیونکہ میری بیماری عجیب ہے میری خود سمجھ میں نہیں آتا کہ دن بھر ٹھیک رہنے کے بعد رات کو مجھے کیا ہو جاتا ہے ۔ اسی لئے میرے ماں باپ آج کل بہت پریشان رہتے ہیں اور آگرہ ، بریلی ، رانچی اور دوسرے ملکوں کے دماغ کے ڈاکٹروں سے ملتے جلتے رہتے ہیں ! "

پیچھے بیٹھا ہوا انسپکٹر اس کی بات سن کر ہنسنے لگا تھا ۔

جمی کو بھی اس کی باتیں سن کر ہنسی آگئی ۔۔۔ اس نے زندگی میں پہلا

پاگل دیکھا تھا جو اپنے پاگل پن سے بخوبی واقف تھا!

"ٹھیک ہے! کبھی فرصت میں اس موضوع پر بات ہو گی، فی الحال تو ہمیں اپنا کام کرنا ہے۔ ابھی تو دن ہے۔ میرا خیال ہے آپ بھی دن میں تو پوری طرح سے مدد کر سکیں گے! . . . . . اگر آپ کی مدد کی ضرورت پڑی!" جمی نے گاڑی موڑتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں جب بھی میری ضرورت پڑے گی میں حاضر ہو جاؤں گا ـــــ" وہ بولا۔

"ہاں ایک اور بات . . . . اگر آپ کے گھر پر کوئی پولیس کا آدمی آئے تو اس سے یا کسی اور سے اس بات کا ذکر نہ کیجئے گا کہ آپ نے وہ ڈائری میرے حوالے کر دی ہے . . . . . اس کے علاوہ ابھی کنیری کیوز میں جو کچھ ہوا وہ بھی کسی کو نہ بتائیے گا۔ ورنہ ممکن ہے آپ کی اور میری جان کے لالے پڑ جائیں گے ـــ" جمی نے دستور باٹلی والا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جمی نے گاڑی روک دی ـــــ اور دستور باٹلی والا جلدی سے اتر گیا۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ ہمارے ساتھ یہاں تک آئے! آج شام کو میں آپ کے گھر ضرور آؤں گا . . . . . بلکہ کل صبح . . . . . . اگر سب ٹھیک رہا! . . . . یہاں سے آپ ٹیکسی لے لیجئے"۔

جمی نے جلدی سے یہ سب باتیں کہہ ڈالیں اور دستور باٹلی والا نے ہاتھ کے اشارے سے ایک ٹیکسی روک لی۔ اور اس میں بیٹھ گیا۔

"مگر انسپکٹر جمی! یہ سب ڈائری اور بت کا چکر ہے کیا؟" انسپکٹر

کردے اب آگے آکر بیٹھ گیا تھا اور گاڑی آگے بڑھ چکی تھی۔

جمی نے گاڑی چلاتے ہوئے کہا۔

"اس پاگل نے یعنی دستور باٹلی والا نے ڈائری پولیس کے حوالے کردی تھی جسے اندرجیت اس کے گھر بھول آیا تھا۔"

"ٹھیک ـــ" انسپکٹر مِل نے سمجھتے ہوئے کہا۔

"اس ڈائری میں کچھ ایجنٹس کے نام اور کوڈ نمبر وغیرہ درج تھے۔ . . . . اور یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ آج صبح چھ بجے کنہیری کیوز کے اس غار میں ماسک پہنے ہوئے ایک ایجنٹ ملے گا جو "بڈھا کا بت" اس لڑکی کے حوالے کردے گا!"

"کس لڑکی کے حوالے؟"

"جوڈی . . . جوڈی پامر . . . جوکہ بمبئی سے غائب ہے اور جس کی یہ ڈائری ہے۔ شاید جوڈی کو خود اس ماسک والے آدمی سے ملنا تھا مگر چونکہ اس کی ڈائری گم ہوگئی تھی۔ اس لئے وہ ڈرگئی تھی۔ گرنٹ راج ہوٹل والوں نے بتایا کہ اس کو کچھ لوگ پکڑ کرلے گئے ہیں۔ دوسری طرف اس کی اس دوست ایجنٹ نے جوڈی کا کام سنبھال لیا، یعنی کہ کنہیری کیوز میں ماسک والے سے مل کر "بت" حاصل کرنے کا کام ـــ" جمی نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "پھر اس کے بعد تم نے اندر جاکر بتائے ہوئے اصلی ماسک والے آدمی کو پکڑ کر باندھ دیا تھا ـــ اور دوا سنگھا کر بے ہوش کردیا تھا!۔ اور بڈھا کا بت چھین لیا تھا . . . . پھر میں نے اس آدمی کا ڈریس پہنا اور ماسک چڑھائی اور وقت مقررہ پر ٹھیک چھ بجے اس لڑکی سے ملاقات کی اور اس کو نقلی بت دے دیا اور اصلی بت جو کہ

ماسک والے آدمی کے پاس سے چھین لیا گیا تھا۔ اپنے پاس رکھ لیا اور وہ بت اس وقت میرے پاس رکھا ہے۔ ۔ ۔ ۔" جمی نے اپنی سیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جس کے اندر ایک خفیہ جگہ میں بت رکھا ہوا تھا!

"مگر اپنی سمجھ میں ابھی تک دو باتیں نہیں آئی ہیں —— ایک تو یہ کہ مجھے آپ یہاں کیوں لے کر آئے تھے جبکہ ماسک والے ایجنٹ کو آپ اکیلے مار کر بے ہوش کر سکتے تھے اور دوسرے یہ کہ اس بت میں اور اس بت میں کیا فرق ہے؟"

انسپکٹر کے چہرے پر حیرت تھی۔

"میں آپ کو یہاں اس لئے بھی لے کر آیا ہوں کیونکہ مجھے دستور باٹلی والا پر شبہ تھا۔"

"دستور باٹلی والا پر؟" انسپکٹر نے حیرت سے پوچھا۔

"جی ہاں! ۔ ۔ ۔ جس وقت اس نے ڈائری پولیس کے حوالے کی تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس وقت میرا خیال تھا کہ وہ بھی ممبا کے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور یہ ڈائری والا چکر ان کی کوئی نئی چال ہے۔ میں دستور باٹلی والا کو بھی یہاں اسی لئے لے کر آیا تھا تاکہ پتہ چل جائے کہ وہ ان کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ اس گروہ کے آدمی ہوتے تو اس سچویشن میں ضرور کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کرتے۔ مگر بعد میں پتہ چلا کہ واقعی دستور باٹلی والا کی یعنی کہ اس ڈائری کی بات سچ نکلی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور رات کو واقعی انسپکٹر اندر جیت ان کے فلیٹ میں گئے تھے!"

جمی نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

ہری گاڑی اور جمی کی vauxhall اب مضافات سے گذر رہی تھیں۔ اور سانتا کروز کے پاس تھیں! سانتا کروز ائیر پورٹ کی طرف مڑتے ہوئے ہری والی گاڑی کی لڑکی نے سامنے لگے ہوئے شیشے میں پیچھے دیکھا —— ایک سفید vauxhall پیچھے آرہی تھی۔ اس نے دھیرے دھیرے گاڑی کی رفتار کم کر دی —— اور ائیر پورٹ کی بلڈنگ سے ذرا پہلے گاڑی روک دی۔ اس کی گاڑی ایک لمبی سی لال رنگ کی "امپالا" کے پیچھے کھڑی تھی —— دور جمی نے بھی گاڑی روک دی!

"انسپکٹر کروے آپ مہربانی کر کے یہاں اتر جائیے!" جمی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ اتر جائیے..... اور ٹیکسی لے کر گھر واپس چلے جائیے۔ ..... آپ کا بہت بہت شکریہ..... آپ کو شاید دوبارہ contact کیا جائے گا....."

سامنے ایک ٹیکسی جا رہی تھی۔ انسپکٹر کروے اتر کر ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔

ہری کار والی لڑکی اب بھی کار سے نیچے نہیں اتری تھی۔ لال رنگ کی امپالا میں سے ایک چھوٹے قد کا آدمی اترا اس کے ہاتھ میں ایک ائیر بیگ تھا۔ تھوڑی دیر وہ یوں ہی کھڑا رہا۔ پھر اس نے ائیر بیگ ہرے رنگ کی کار کی کھڑکی سے اندر ڈال دیا۔

لڑکی نے تیزی سے بدھ کا مجسمہ اس بیگ میں بند کر کے اسے واپس کر دیا اور اس آدمی سے کچھ کہا۔ آدمی تیزی سے لال امپالا میں بیٹھا اور گاڑی اسٹارٹ

کر دی۔ ایک بمپ کے ساتھ امپالا آگے بڑھ گئی۔ جمی نے گاڑی اسٹارٹ کی اور داہنی طرف موڑنی چاہی۔ اچانک سامنے سے ایک جیپ آئی اور جمی کی کار سے زور سے ٹکرائی —— جمی نے جیپ کو بڑھتے دیکھ لیا تھا اس لئے وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر کودا۔ گاڑیاں انتہائی زور سے ٹکرائی تھیں۔ مگر جیپ چلانے والا بھی پہلے ہی باہر کود چکا تھا اور پھرتی کے ساتھ ہرے رنگ والی کار میں بیٹھ چکا تھا۔ لڑکی نے کار اسٹارٹ کی ہوئی تھی ——!

دیکھتے ہی دیکھتے سرخ امپالا اور ہرے رنگ کی پرانے ماڈل کی فورڈ Noentry کے بورڈ کو نظر ثانی کرتی ہوئی ایئر پورٹ سے باہر نکل گئیں۔ جمی کھڑا دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا۔ انسپکٹر کردے کی ٹیکسی بھی جا چکی تھی۔!

جمی لمحہ بھر کو چکرا گیا۔ اس کی کار اور جیپ ایک دوسرے میں گھسی ہوئی تھیں اور کار کے سامنے کا شیشہ چکنا چور ہو چکا تھا۔

لیکن پھر بھی اس کو اس بات کا اطمینان تھا۔ اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر اپنی سیٹ کھولی اور اس میں سے "بدھ کا مجسمہ" نکال لیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اس وقت کیا کرے۔ اس کے ہاتھ میں چھوٹا سا بت تھا، پچاس لاکھ روپے کے ہیرے تھے۔ . . . . . . پچاس لاکھ کے اصلی ہیرے!۔

لال رنگ کی امپالا اور ہری کار اب بھی دکھائی دے رہی تھیں۔ جو ہائی وے پر چلی جا رہی تھیں —— اس کے پاس سوچنے کا وقت نہیں تھا۔

وہ تیزی کے ساتھ پلٹا اور پیچھے بھاگنے لگا۔ اس کو فوراً کوئی ٹیکسی یا کار چاہیئے تھی تاکہ آگے جانے والی گاڑیوں کو پکڑ سکے۔ مگر یہاں

پر رکنا بھی غلط تھا کیونکہ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے لوگ بھاگ بھاگ کر آ رہے تھے ! دور دور تک ٹیکسی کا نام ونشان تک نہ تھا۔!

بھاگتے بھاگتے وہ مین روڈ پر آ گیا تھا — !

BOAC کی فلائٹ تھوڑی ہی دیر پہلے آئی تھی —— لوگ ٹیکسیوں اور کاروں پر ائیر پورٹ کے احاطے سے باہر نکل رہے تھے! صبح کے پونے سات بج رہے تھے!

مین روڈ پر جمی رک گیا —— مین روڈ سے ہٹ کر ذرا دور ایک صاحب انتہائی خوبصورت نیوی بلیو سوٹ پہنے ہوئے کھڑے تھے اور آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے! دراصل وہ پیشاب کر رہے تھے تھوڑی دوران کی نیلی فیاٹ کھڑی تھی جس میں شاید ان کی بیوی بیٹھی ہوئی تھیں .... خوبصورت سی بیوی شاید اپنے شوہر کو ریسیو کرنے آئی تھیں کیونکہ وہ خود اسٹیرنگ وہیل پر بیٹھی ہوئی تھیں اور انتہائی میٹھی نظروں سے اپنے شوہر کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ شوہر جو .... جو ..... پیشاب کر رہے تھے۔

" فوراً اندر سرک جائیے ..... اور اسٹیرنگ وہیل چھوڑ دیجئے!"

جمی نے پستول ان خاتون کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ اس نے تیزی سے دروازے کا پٹ کھولا اور اندر گھس گیا —— وہ عورت ایک سریلی سی چیخ مارتے ہوئے اندر سرک گئیں!

" ڈارلنگ!" وہ تقریباً بے ہوش ہوتے ہوئے چلائیں۔

" ڈارلنگ!" وہ دوبارہ چیخیں۔

"آتا ہوں ڈارلنگ! پتلون کے بٹن تو بند کر لوں ۔ ۔ ۔ ۔"

جب تک ڈارلنگ پتلون کے بٹن بند کر کے پلٹیں —— ان کی نئی فیاٹ اور پرانی بیوی اسی میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ان سے دور ہو گئیں!

گھبراہٹ کے مارے ان صاحب کی تھرتھری چھوٹ گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ دوبارہ پلٹ کر کھڑے ہو گئے ۔ ۔ ۔ ۔ اور پتلون کے بٹن ایک بار پھر کھول دیئے ۔

اس بار ڈر کے مارے ۔

کھنڈالہ کے چھوٹے سے لکڑی والے مکان میں اندرجیت کی ٹھکائی ہو چکی تھی اور وہ بے ہوش پڑا تھا۔ ایک تاریک چھوٹے سے کمرے میں جس کا فرش اور دیواریں سب لکڑی کی تھیں۔ ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی اور ایک چھوٹا سا روشن دان! ——— اس کا منہ لہولہان تھا اور جگہ جگہ خون جم گیا تھا! ——— جس کی وجہ سے اس کا چہرہ پہچاننا بھی مشکل تھا ——— اندرجیت کو کمرے میں ڈال کر اس کے ہاتھ اور پیر مضبوط رسیوں سے باندھ دیئے گئے تھے اور اس کا کوٹ اتار لیا گیا تھا۔ اب نہ تو اس کے پاس ریوالور تھا اور نہ ہی اس کا دستی چاقو! لیکن ایک چیز اب بھی اس کے پاس تھی۔ اس کے جوتے کے تلے میں چھپا ہوا نوکیلا پتلا سا چاقو جو اس نے خاص طور سے بنوایا تھا اور جس کا استعمال اس نے پچھلی رات ایک ریسٹورنٹ میں کیا بھی تھا مگر اس وقت تو وہ بے سدھ پڑا ہوا تھا۔ فرض . . . . انصاف، ظلم، جرم و سزا، اور دنیا کی تمام باتوں سے دور دماغ اور دل کی قوتوں سے ناآشنا! ایک زخمی اور بے بس چیتے

کی طرح بالکل ادھ مرا...... وہ زمین پر پڑا ہوا تھا.... اور دوسرے کمرے میں ممبا کے گروہ کے بہت سارے آدمی جمع تھے!

مونچھوں والے قد آور ممبا نے خاموشی سے اپنا سر اٹھایا۔ وہ کافی دیر سے سر جھکائے ایک وہیل چیئر (Wheel chair) پر بیٹھا ہوا تھا! اس کے سامنے چودہ پندرہ آدمی کھڑے ہوئے تھے اور خاموش تھے!....

....پورے کمرے میں خاموشی تھی ـ!

دھیرے سے اندر کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی آہستہ آہستہ چلتا ہوا اندر آیا۔ وہ خاموشی سے جا کر مونچھوں والے آدمی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ تمام دوسرے آدمی اسی طرح سے خاموش کھڑے رہے۔ ان آدمیوں میں تین چار لڑکیاں بھی تھیں!

"یس ممبا! آپ نے مجھے بلایا؟" اس آدمی نے آہستہ سے کہا۔ اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار تھے۔

"کل رات نٹ راج میں تمہاری کسی سے لڑائی ہوئی تھی؟" مونچھوں والے آدمی نے ایک ایک لفظ رک رک کر کہا۔

وہ آدمی خاموش رہا۔ اس کا رنگ کالا تھا اور اس کے چہرے پر جگہ جگہ چوٹ کے نشان تھے کسی تازگی چوٹ کے۔

"میں اپنا سوال دہراتا نہیں ہوں!" مونچھوں والے کی آنکھوں میں بے مروتی ابھر آئی۔

"یس ممبا! کل رات نٹ راج میں میری لڑائی ہوئی تھی۔ ایک انسپکٹر سے.....!"

"جس نے تمہیں نیند کا انجکشن دے کر بے ہوش کر دیا تھا؟"

"یس ممبا! یس!!"

"اور پھر تم سو گئے تھے! . . . . . . Fly over کے پاس جب مہرین ڈرائیو میں انسپکٹر اندرجیت کا پیچھا ہو رہا تھا . . . . . تب بھی تم نیند میں ڈوبے ہوئے تھے!" مونچھوں والے آدمی نے منہ میں کچھ چباتے ہوئے کہا۔

"مگر ممبا میں مجبور تھا . . . . انجکشن کی وجہ سے تقریباً بے ہوش تھا!"

"ہم جانتے ہیں اس میں تمہاری کوئی خطا نہیں . . . . مگر . . . ."
اس نے رکتے ہوئے کہا . . . . مگر . . . . . . انجکشن دینے سے پہلے تم سے شاید اس انسپکٹر نے کچھ پوچھا بھی تھا . . . . . . شاید ہمارے گروہ کے بارے میں . . . . ممبا کے بارے میں . . . . ؟"
وہ ایک خطرناک مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"لیکن ممبا! ریوالور کے سامنے میں گھبرا گیا تھا۔ مجبوراً مجھے سب کچھ بتانا پڑا!" اس کے چہرے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہو گئی تھیں!

"مجبوراً! . . . . . ." وہ ہنستے ہوئے بولا . . . . . . مجبوری کا لفظ ممبا کی ڈکشنری میں نہیں ہے تمہاری اتنے سال کی ٹریننگ اور تجربہ . . . . . . اور اتنے ہتھیار کیا سب مجبور ہو گئے تھے۔

"ممبا! میں سچ کہتا ہوں میں نے اس انسپکٹر کو پکڑ لیا تھا . . . . . مگر پھر اتفاق سے وہ مجھ پر حاوی ہو گیا . . . . یہ صرف ایک اتفاق تھا ورنہ میں کبھی اس طرح نہیں پھنسا تھا . . . . !" اس کے لہجے میں گھبراہٹ تھی۔

"عورت پھنس سکتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مگر مرد کا کام پھنسنا نہیں ۔ "نکلنا" ہوتا ہے جو مرد پھنس جاتا ہے اور نکلنا نہیں جانتا وہ مرد نہیں ہے ۔" اس کے ہاتھ میں ریوالور آ گیا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تمام آدمیوں کی نظریں اس ریوالور کی طرف جم گئیں ـــــ ! کالے رنگ والا آدمی خوف سے کانپنے لگا ۔

"مجھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مجھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ معاف کر دو ممبا ! صرف ایک بار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ! دیکھو مارنا مت ۔ ۔ ۔ نہیں ۔ ۔ ۔ نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہیں ! ! ! "

وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا ۔

تمام آدمی اسی طرح سے کھڑے رہے خاموش اور بالکل ساکت ۔ کوئی ہلا تک نہیں رہا تھا ۔ مونچھوں والے ممبا نے ریوالور برابر رکھی ہوئی چھوٹی سی میز پر ہاتھ بڑھا کر رکھ دیا ـــــ پورے کمرے پر سکتہ چھایا ہوا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ممبادن نے اپنا سر دوبارہ اوپر اٹھایا اور آہستہ سے کہا ۔

"جوڈی ! ۔"

ایک آدمی اندرونی دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول دیا ۔ جوڈی اندر داخل ہو گئی ۔ اس کا چہرہ خوف سے پیلا تھا ! وہ آہستہ آہستہ قریب آتی گئی ۔ پھر وہ کالے ممبا کی لاش کے پاس جا کر رک گئی ۔ اس نے جھک کر دیکھا ـــــ لاش کے سینے سے تازہ تازہ خون بہہ کر لکڑی کے فرش پر بہہ رہا تھا ۔ !

"جوڈی پیا مرا ! ۔" ممبادن نے اطمینان سے کہا ۔ کل رات تم کہاں

ہمتیں ؟"

"نٹ راج ہوٹل۔ میرین ڈرائیو!" اس کے ہونٹ کپکپا رہے تھے!

"کس کے ساتھ؟"

"انسپکٹر اندرجیت کے ساتھ!"

"تمہارے پاس شاید ایک ڈائری تھی؟"

وہ خاموش رہی۔ پھر آہستہ سے بولی۔

"یس ممیا!"

"اس ڈائری میں بڑی امپارٹنٹ باتیں لکھی ہوئی تھیں...... اور اگر وہ ڈائری پولیس کے ہاتھ لگ گئی...... تو......" وہ رکتے ہوئے بولا۔ "تو جانتی ہو کیا ہوگا؟"

"یس ممیا!" وہ گھبراتے ہوئے بولی۔

"کہاں ہے وہ ڈائری؟"

"شاید...... شاید...... کہیں کھو گئی...... یا کسی نے چرالی!" وہ کانپتے ہوئے بولی۔

"کھو گئی!......" اس کے چہرے پر پھر ایک تلخ مسکراہٹ تھی۔

"جانتی ہو جب ایک اسکول کا بچہ اپنی ٹیچر سے کہتا ہے کہ میری نوٹ بک کھو گئی ہے تو وہ اسکول ٹیچر کیا کرتی ہے...... وہ ایک پتلی سی چھڑی نکالتی ہے...... اور اس ہاتھ پر وہ چھڑی مارتے ہوئے کہتی ہے...... آئندہ کبھی نوٹ بک لانا مت بھولنا!"

ممیا والا نے ریوالور اٹھا لیا تھا......" جب دوبارہ تم

دنیا میں آنا تو ڈائری لانا مت بھولنا مس جوڈی!"
"نو!.......نو!!.......نو!!!......"
ریوالور چل چکا تھا۔

اندرجیت نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ چھوٹا سا تاریک کمرہ بدبودار اور سیلا ہوا تھا؟ اس کے ہاتھ اور پیر مضبوطی سے بندھے ہوئے تھے۔ جس وقت وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ شاید اسی وقت ان لوگوں نے اس کے ساتھ پیر باندھ دیئے تھے!....... لگتا تھا اس کام میں انہوں نے بڑی محنت صرف کی تھی کیونکہ رسیوں میں بے شمار گانٹھیں پڑی ہوئی تھیں۔ ..... اور ان کا آسانی سے کھل جانا ایک ناممکن بات تھی!.... مگر اب اندرجیت کی آنکھیں کھل چکی تھیں!......... دماغ اب بھی بند تھا... مگر دھیرے دھیرے اس کی سمجھ میں سب کچھ آرہا تھا! اچانک دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور کسی کے قدموں کے چلنے کی آواز آئی۔ دو آدمی اندر داخل ہوئے — اور اندرجیت کے پاس آکر کھڑے ہو گئے! وہ آنکھیں بند کئے پڑا رہا!۔

"تم کافی اچھے ایکٹر معلوم ہوتے ہو انسپکٹر اندرجیت!" ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔

اندرجیت آنکھیں بند کئے لیٹا رہا۔

"ہم لوگ کافی دیر سے تمہیں واچ (Watch) کر رہے ہیں۔

ابھی ابھی تم نے آنکھیں کھولی تھیں اور ابھی بند کی ہیں — ! لیکن زیادہ چالاکی مت دکھانا ۔ اوّل تو تم اتنی بری طرح سے رسیوں سے بندھے ہوئے ہو کہ نکلنا مشکل ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور دوسرے یہ کہ پورے وقت ہم لوگ تمہیں دیکھ رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کچھ دیر ایسے ہی لیٹے رہو دو گھنٹے میں ہم لوگ یہاں سے نکلنے والے ہیں !" وہ لوگ کمرے کو بند کرتے ہوئے باہر نکل گیا !۔

اندرجیت نے دوبارہ آنکھیں کھول دیں — اور پھر بند کرلیں ۔ ایسے موقع پر آدمی آنکھیں بند کرکے زیادہ سوچ سکتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ بھی اس وقت تیزی سے سوچ رہا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بہت کچھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مگر پہلی اور سب سے اہم بات یہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ یہاں سے نکلا کیسے جائے ؟ ۔

برابر کے کمرے سے ایک آواز صاف سنائی دے رہی تھی ۔ شاید کوئی ٹیلیفون یا ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا تھا ۔ اندرجیت نے غور سے سننے کی کوشش کی ۔ یہ مونچھوں والے آدمی یعنی ممباون کی آواز تھی ! وہ ٹرانسمیٹر پر کسی سے کہہ رہا تھا "یس سر ! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یس سر ! ! ۔ ۔ ۔ Documents پہنچ چکے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دوا کی شیشیاں بھی پہنچ چکی ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ہیرے بمبئی سے چل چکے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ کنہیری کیوز سے ! ۔ ۔ ۔ ۔ ہماری دوسری ایجنٹ لا رہی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ آپ فکر مت کیجئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یس سر ! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تیس لاکھ کے ہیرے پہلے بھیجے جا چکے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہم لوگ اب سیدھے ہانگ کانگ آرہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ باقی تمام ایجنٹس دو گھنٹے میں پہنچنے والے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

صرف ہیروں کا انتظار ہے . . . . یس . . . . یس سر . . . . .
پورا ڈویژن . . . . تھینک یو سر ! . . . . یس سر ! "

ممباون خاموش ہو گیا ! . . . . . . اندرجیت زمین پر پڑا ہوا دوسرے کمرے کی آوازوں کو بغور سن رہا تھا۔ لیکن اب ٹرانسمیٹر پر بات ختم ہو چکی تھی اس لئے آوازیں صاف سنائی نہیں دے رہی تھیں ! .

ممباون اپنی وہیل چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا —— وہ ٹہلتا ہوا پیچھے کی طرف گیا اور پھر پلٹ کر سامنے کھڑا ہو گیا —— کمرے میں سے جوڈی اور کالے ممبا کی لاشیں اٹھوائی جا چکی تھیں اور لکڑی کے فرش پر پڑا ہوا خون کالا ہو چلا تھا۔ "تم سب لوگ ادھر آؤ —— " ممباون نے سب ایجنٹوں کو اپنے پاس بلاتے ہوئے کہا۔

" دو گھنٹے میں ہم لوگوں کو یہاں سے نکل چلنا ہے کھپولی —— (Khapoli) کے پاس ہمارے ہیلی کاپٹر تیار کھڑے ہیں —— اب صرف بمبئی سے آنے والے ایجنٹوں کا انتظار ہے اور ان ہیروں کا۔ ہمارا ممبا تھرٹین MAMBA - 13 آج صبح چھ بجے کنہیری کیوز میں ان ہیروں کو ہماری ایجنٹ MAMBA —— ۵ کے حوالے کر چکا ہو گا۔ اور شڈیول کے مطابق اس وقت وہ لوگ کھنڈالہ کے لئے روانہ ہو چکے ہوں گے ! اگر جوڈی اپنی ڈائری نہ کھو دیتی تو اب تک " ہیرے " ہاتھ میں ہوتے اور ہم لوگ یہاں سے نکل گئے ہوتے ! "

اندرجیت اپنے کانوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر پوری طرح سے آواز اس کے کانوں تک نہیں پہنچ پا رہی تھی۔

پھر اچانک ایک آواز سن کر اس کے کان کھڑے ہو گئے — مبادن کہہ رہا تھا۔

"تم دونوں بھی تھوڑی دیر کے لئے یہاں آجاؤ ——" اس نے ذرا زور سے آواز دیتے ہوئے کہا۔ اندرجیت سمجھ گیا تھا کہ یقیناً یہ آواز اس نے ان دو آدمیوں کو دی ہے جو اس کی پہرہ داری کا کام انجام دے رہے تھے! پھر قدموں کی چاپ سنائی دی یعنی وہ دونوں آدمی اندر کی طرف جا رہے تھے۔ اندرجیت نے موقع کو غنیمت جانا — اور تیزی کے ساتھ اپنے بندھے ہوئے دونوں پیروں کو ایک جھٹکا دیا۔ اس کے جوتے کے تلے میں چھپا ہوا پتلا سا تیز دھار والا چاقو سامنے نکل آیا تھا۔ اس نے جلدی سے اپنے بندھے ہوئے ہاتھوں کو پوری کوشش کے ساتھ اس چاقو کی دھار پر رکھ دیا۔ اور تیزی سے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسّی کو چاقو کی دھار پر گھسنا شروع کر دیا۔ تیز دھار والے چاقو پر پڑ کر رسّی کے سارے بل کھل گئے۔ بلکہ کٹ گئے۔ اندرجیت نے جلدی سے ہاتھ کی رسیوں کو ایک طرف پھینک کر جوتے کے تلوے میں سے چاقو نکال لیا اور تیزی سے پیروں کو بھی آزاد کر دیا۔ دروازہ کے باہر یعنی اندر کی طرف کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دے رہی تھی۔ شاید وہ دونوں پھر اندر آ رہے تھے۔ اندرجیت پھرتی کے ساتھ اٹھا اور دروازے کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ چاقو اس نے اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیا تھا اور وہ دروازہ کھلنے کا بے تابی سے انتظار کر رہا تھا۔ دونوں آدمی دروازے کے پاس جا کر رک گئے تھے۔ ماچس جلانے کی آواز آئی، شاید وہ دونوں سگریٹ جلا رہے تھے۔ اندرجیت خاموش کمرے کے اندر دروازہ کے پاس کھڑا رہا۔ وہ دونوں

اس دروازے کے باہر اندرونی کمرے میں کھڑے رہے شاید اس کمرے میں اب کوئی نہیں تھا۔ کیونکہ وہ دونوں آپس میں بے تکلفی سے بات کر رہے تھے!

چلو اس کو دیکھ لیں! ہوش میں ہے یا بے ہوش!!۔" دوسرے آدمی نے پہلے والے سے کہا۔

"ارے بار تو ہی دیکھ لے نا! میں تو کھڑا کھڑا اب تھک چکا ہوں۔ تھوڑی دیر یہاں بیٹھ جاتا ہوں۔" اس نے برابر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بار بار دیکھ کر بھی کیا کریں اس کے ہاتھ پاؤں اتنی اچھی طرح بندھے ہوئے ہیں کہ آدمی تو آدمی کوئی دیو بھی انہیں کھول نہیں سکتا۔ دوسری بات یہ کہ اس کے سارے ہتھیار تو پہلے ہی نکال لئے گئے ہیں۔"

اس نے دروازے کا تالا کھولتے ہوئے کہا۔

اندرجیت دروازہ سے لگا کھڑا رہا۔ چاقو اس نے مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا! ۔ ۔ ۔ ۔ تالا کھولا۔ ۔ ۔ ۔ ہینڈل گھوما۔ ۔ ۔ ۔ دروازہ کھلا۔ ۔ ۔ ۔ اندرجیت نے پوری طاقت کے ساتھ چاقو اس آدمی کے پیٹ میں گھسا دیا اور ساتھ ہی ساتھ اپنا ہاتھ اس کے منہ پر زور سے دباتے ہوئے۔ ۔ ۔ ۔ اسے نیچے گرا دیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ سب اتنی تیزی سے ہوا کہ اس آدمی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور آواز گلے کے اندر ہی گھٹ کر رہ گئی۔ اندرجیت کے پتلے سے تیز دھار والے چاقو نے اپنا کام دکھا دیا تھا! اندرجیت چاقو بازی میں ویسے بھی خاص مہارت رکھتا تھا اور اس کا ایک وار انسان کی زندگی ختم کرنے کے لئے

کافی تھا!۔

اس نے تیزی سے چاقو باہر نکال لیا۔ وہ آدمی شاید ابھی تک مرا نہیں تھا۔ مگر جیسے ہی اندرجیت نے جھٹکا دے کر چاقو باہر نکالا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس نے دم توڑ دیا۔!

اندرجیت اب دوبارہ کھڑا ہو چکا تھا اور مرے ہوئے آدمی کے ہونٹوں کی سگریٹ زمین پر گر چکی تھی —— مگر ابھی جل رہی تھی! شاید اس سگریٹ کی زندگی اس آدمی کی زندگی سے زیادہ تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔! اندرجیت تیزی سے دروازے کی آڑ میں ہو گیا ۔ ۔ ۔ کیونکہ دروازہ پھر کھل گیا تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور دوسرا آدمی سامنے کھڑا تھا۔ اندرجیت نے ایک زبردست لات ماری اور اس کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ کر دور جا گرا۔

اس نے اچھل کر ریوالور کو پکڑنا چاہا مگر بیچ میں پڑی ہوئی پہلے آدمی کی لاش پر اس کا پیر پڑا اور وہ گر پڑا۔ اندرجیت نے چاقو کا وار کیا، وہ ہٹ گیا اور چاقو دوبارہ مردہ آدمی کے سینے میں گھس گیا! اس نے پھرتی سے چاقو نکالا اور اچھل کر دوبارہ کھڑا ہو گیا —— دوسرے آدمی کے ہاتھ میں چاقو آ چکا تھا۔ چھوٹے سے تاریک کمرے میں زمین پر ایک لاش ایک پستول اور ایک سگریٹ پڑی ہوئی تھی —— اور دو آدمی آمنے سامنے کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں چاقو تھے اور آنکھوں میں وحشت!

وہ آدمی آگے بڑھا۔

اندرجیت پیچھے ہٹا۔ وہ اور آگے آیا اور اس نے زور سے چاقو لہرایا۔ اندرجیت پھر پیچھے ہٹ گیا، مگر اب اور پیچھے نہیں جا سکتا تھا کیونکہ وہ دیوار

سے لگ چکا تھا! اس آدمی نے چاقو کا ایک بھرپور وار کیا۔ مگر اندرجیت نے سر نیچے کر لیا تھا اور اس آدمی کا چاقو لکڑی کی دیوار میں گھس گیا۔ اندرجیت نے چیتے کی سی پھرتی کے ساتھ اچھل کر اس کی پیٹھ میں چاقو گھسا دیا ——! وہ زور سے چلایا —— اتنی دیر میں اندرجیت کا چاقو دوبارہ اس کی گردن میں گھس چکا تھا۔ وہ آدمی دھیرے دھیرے نیچے بیٹھتا گیا۔ اس کا چاقو اب بھی لکڑی کی دیوار میں پیوست تھا۔ اور اس کا ہاتھ چاقو کے دستے پر تھا۔

وہ زمین پر اکڑوں بیٹھ گیا تھا! اور اس کا داہنا ہاتھ جو دیوار میں گڑے ہوئے چاقو کو گرفت میں لئے ہوئے تھا اب پوری طرح سے پھیلا ہوا تھا —— اس کے ہونٹ پھڑپھڑا رہے تھے اور آنکھیں ملال تھیں اور منہ سے خون نکل رہا تھا —— مگر اس کا چہرہ لکڑی کی دیوار کے علاوہ کوئی نہ دیکھ سکتا تھا —— دیواروں کے صرف کان نہیں ہوتے ہیں۔ دیواروں کی آنکھیں بھی تو ہوتی ہیں! لکڑی کی دیواریں اس آدمی کا مرتا ہوا چہرہ دیکھ رہی تھیں!

اندرجیت نے تیزی سے زمین پر گرا ہوا ریوالور اٹھا لیا۔ اس نے چیک کیا۔ پوری سات گولیاں موجود تھیں۔

وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا —— شاید ابھی تک کسی نے اس لڑائی کی آواز نہیں سنی تھی۔ اس نے دروازہ کھولا اور کچھ سوچ کر رکا۔ چھوٹے سے کمرے میں اب دو لاشیں پڑی تھیں —— اس نے جھک کر سگریٹ اٹھا لیا —— اور ہونٹوں میں لگا کر کش لینا چاہا۔ اس نے زور سے کش لینے کی کوشش کی۔ دیوار

کی سمت منہ کئے ہوئے آدمی کا سر ایک طرف کو ڈھلک گیا۔ ۔ ۔ اس کا ہاتھ اب بھی دیوار میں لگے ہوئے چاقو پر تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مگر اب وہ مر چکا تھا!

اندرجیت نے سگریٹ ہونٹوں سے نکال کر زمین پر پھینک دیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سگریٹ بھی بجھ چکا تھا!!!۔

اندرجیت تیزی سے دروازہ سے باہر نکل آیا۔ دوسرے کمرے میں کوئی نہیں تھا۔ اس نے ریوالور جیب میں رکھ لیا! خون میں نہائے ہوئے چاقو کو تیزی سے دوبارہ جوتے کے تلوے میں ڈال لیا۔ اس کے چہرے پر جگہ جگہ خون جما ہوا تھا اور ہونٹ کٹ گیا تھا —— اس کے پیر میں بھی چوٹ تھی۔ اس لئے وہ ٹھیک سے چل بھی نہ پا رہا تھا۔ لیکن اس وقت بھاگنے سے بہتر موقع شاید دوبارہ نہ مل سکتا تھا۔ وہ تیزی سے باہر جانے والے دروازے کی طرف بڑھا —— باہر کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یہ اس بنگلے کا پیچھے کا حصہ معلوم ہوتا تھا۔ اندرجیت نے دروازہ کھولا اور پھرتی کے ساتھ باہر نکل گیا۔

برآمدہ سے نیچے اتر کر وہ بھاگتا ہوا بہت سارے پیڑوں کے جھنڈ میں غائب ہو گیا۔ وہ بھاگتا رہا۔ ۔ ۔ ۔ بھاگتا رہا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یہاں تک کہ تھوڑی دور پر اس کو مین روڈ (Main Road) نظر آنے لگی! وہ اب بھی بھاگ رہا تھا۔ اور اب سڑک پر پہنچ چکا تھا۔ سڑک پر گاڑیاں آجا رہی تھیں۔ ۔ ۔ ۔ ! اور آسمان روشن تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔! اندرجیت نے اطمینان کا سانس لیا اور سڑک کے کنارے ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گیا۔ کسی ٹیکسی کے انتظار میں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ بری طرح لہولہان تھا اور تھک کر چور ہو چکا تھا۔ ۔ ۔ ۔ !

سانتا کروز پولیس اسٹیشن کے سامنے ایک ٹیکسی آکر رکی اور اس میں سے ایک آدمی تیزی سے باہر نکلا اور سامنے والے انسپکٹر روم میں داخل ہو گیا!

"انسپکٹر کسی نے میری بیوی کو کڈ نیپ (Kidnap) کر لیا ہے۔ ابھی ابھی تھوڑی دیر پہلے . . . . وہ میری کار بھی لے گیا ہے!" نیوی بلیو سوٹ میں ملبوس اس ادھیڑ عمر کے آدمی کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار تھے۔ اور وہ تیز تیز بول رہا تھا۔ بالکل سندھی لہجے میں!

"لیکن یہ سب کہاں ہوا؟"

"سانتا کروز ایئر پورٹ کے پاس! ابھی ابھی!"

"آپ کا نام؟" انسپکٹر نے Complaint Book کھولتے ہوئے پوچھا۔

"بشن داس کشن داس گو پالانی۔" انہوں نے اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"پیار کا نام بشو!"

"پتہ؟" انسپکٹر نے ان کے چہرے پر نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

"فلیٹ نمبر فور — فورٹ ٹینتھ روڈ — کھار!۔"

"آپ کام کیا کرتے ہیں؟"

"بج نیس!" (Buisiness)......"

"کس چیز کا بزنس؟"

"جونا پرانا مال کا بج نیس...... ہم ادھر بمبئی میں سولہ برس سے یہی کرتا ہے........ ہانگ کانگ میں بھی اپنا اسی کا بج نیس ہے۔"

"آپ کی بیوی کا نام؟"

"رادھا..... رادھا گوپالانی!۔"

"اب پوری طرح سے بتائیے کہ آپ کی بیوی اور کار کس طرح سے غائب ہوئیں؟" انسپکٹر نے کچھ لکھتے ہوئے پوچھا۔

"ارے انسپکٹر صاحب! ابھی ابھی سیدھا ہانگ کانگ سے بمبئی ایئرپورٹ پر اترا تھا — ہماری وائف ادھر اپنا ویٹ کرتی تھی — ایئرپورٹ پر! ہم نے اپنا سامان کار میں رکھا اور ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہوئے ہم وائف کو گاڑی روکنے کو بولا۔ کیونکہ ہم کو بڑی زور کا سوسو آئی تھی۔ ہمارا وائف گاڑی کو روکا — اور ہم باہر نکل کر کھڑا ہوا — ابھی ہم شروع کیا تھا کہ ہمارا وائف

زور سے چلا کر بولا "ڈارلنگ..... اور پھر وہ آدمی اندر کار میں گھس گیا! اور کار اور ہمارا وائف دونوں کو لے کر چلا گیا۔!"
بشن داس کشن داس گوپالانی نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔
"مگر آپ نے بھاگ کر اس کو پکڑنے کی کوشش کیوں نہیں کی؟"
انسپکٹر نے پوچھا۔
"وڈی کیسے کرتا ہمارا بٹن جو بند نہیں ہوا تھا...... پھر ہم کو ریوالور سے بڑا ڈر لگتی ہے!...... بابا اپنا جان پہلے بچانا چاہیئے...... آگے کو وائف کا فکر کرے گا!"
"مگر آپ کا اتنا فرض تو ہوتا تھا کہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرتے؟ کم سے کم اس آدمی سے لڑتے تو!" انسپکٹر بولا۔
"بابا ہم کوئی دارا سنگھ تو تھا نہیں...... وہ ہم کو ایک ہاتھ مارتا تو ہمارا دم نکل جاتی!" وہ بولا۔
"ٹھیک ہے..... ٹھیک ہے!!" انسپکٹر اس کی بات کو کاٹتے ہوئے بولا: "آپ کی کار کا نمبر کیا ہے؟"
"اپنی فیاٹ کا نمبر ایم آر اے جے (MRAJ) تھرٹی تھری فور! (334)"
"آپ جا سکتے ہیں! ہم پوری کوشش کریں گے! جیسے ہی آپ کی کار کا..... اور بیوی کا پتہ چلے گا آپ کو خبر کر دی جائیں گی..... ..... ارے ہاں..... یہ تو بتایئے وہ آدمی کار کس طرف لے کر گیا ہے؟" انسپکٹر نے پوچھا۔
"ہائی وے کی طرف!" اس نے جواب دیا۔

اب تین گاڑیاں ہائی وے پر چلی جا رہی تھیں! سرخ رنگ کی امپالا! ہرے رنگ کی فورڈ! —— اور بہت پیچھے نیلے رنگ کی فیاٹ جس میں ایک شادی شدہ عورت بیٹھی ہوئی تھی جس کے شوہر سانتا کروز پولیس اسٹیشن سے باہر نکل رہے تھے یعنی مسٹر لیشو داس کشن داس گوپالانی۔ اور دوسرا آدمی جو ڈرائیو کر رہا تھا —— وہ انسپکٹر جمی تھا۔

تینوں گاڑیاں ایک ہی سڑک پر تھیں۔ مگر آگے والی دونوں کافی آگے تھیں لگ بھگ تین میل آگے! . . . . . مگر جمی جانتا تھا کہ وہ لوگ اسی روڈ پر جا رہے ہیں اسی لیئے اس نے اپنی کار بھی ہائی وے پر ہی ڈال رکھی تھی!۔

جمی کے برابر بیٹھی ہوئی عورت کافی کم عمر تھی اور خوبصورت تھی۔ جمی نے دل ہی دل میں سوچا . . . . . کچھ لڑکیاں شادی ہو جاتے ہی عورت کہلانے لگتی ہیں —!

مگر وہ عورت کہلانے کی کسی طرح سے مستحق نہ تھی۔ ابھی وہ واقعی بیس اکیس سال کی لڑکی تھی! مگر جب گاڑی اسی بچاسی میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ رہی ہو تب دماغ میں حسن وعشق کا تصور بڑا مضحکہ خیز لگتا ہے۔ خاص طور سے جب سامنے دشمن کی کاریں ہوں —— اور

آنے والے ہر لمحے کا مستقبل پر بڑا گہرا اثر چھوڑنے والا ہو! ....
تھوڑی دیر پہلے برابر بیٹھی ہوئی لڑکی نے کچھ شور مچانے کی کوشش کی تھی مگر جمی نے خاموشی سے پستول دکھا دیا تھا اور وہ ڈر کر اور سہم کر دروازہ کے پاس دبک کر بیٹھ گئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔
کچھ آنسو محبت کے آنسو ہوتے ہیں جو محبوب کو جدا کرتے وقت ہوتے ہیں ...... یا جو فراق یار کی وجہ سے آنکھ میں آجاتے ہیں....... اور کچھ آنسو ایسے ہوتے ہیں جو ڈر یا خوف کی وجہ سے آنکھ بھگو جاتے ہیں ...... اس وقت لڑکی کی آنکھ میں ڈر کے آنسو تھے....... ایک بے بس لڑکی کے آنسو.. ... جو یہ سمجھ نہ پارہی ہو کہ اس کو کہاں لے جایا جا رہا ہے! اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا....!
"مجھے اتنا تو بتا دیجئے کہ مجھے آپ کہاں لئے جا رہے ہیں.... اور کیوں؟"
جمی نے ڈرائیو کرتے ہوئے کہا..... میں خود نہیں جانتا کہ کہاں جا رہا ہوں...... اور اس وقت میرے پاس یہ سب سمجھانے کا وقت بھی نہیں ہے........ بعد میں سب کچھ بتا دیا جائے گا....... ہاں اتنا ضرور ہے کہ مجھے اس وقت آپ کی نہیں آپ کی کار کی ضرورت تھی...... آپ تو دھپل میں چلی آئیں!" پھر وہ خاموش ہو گیا—!
جمی نے گاڑی کی رفتار کچھ کم کرتے ہوئے برابر بیٹھی ہوئی لڑکی سے کہا۔
"دیکھو میں تھوڑی دیر کے لئے یہاں گاڑی روک رہا ہوں! اگر تم

نے چیخنے کی کوشش کی تو جان سے مار دوں گا۔ ۔ ۔ ۔ ہاں اگر تم اترنا چاہتی ہو تو اتر جاؤ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔! تمہاری گاڑی شام تک واپس پہنچ جائے گی۔ ۔ ۔ ۔ ورنہ دو تین دن میں۔ ۔ ۔ ۔ ۔!" اس نے گاڑی روکتے ہوئے کہا۔

"مگر تم ہو کون؟" لڑکی نے سہمے سہمے پوچھا۔

"میرا نام انسپکٹر جمی ہے!۔ ۔ ۔ ۔ اور تم C.I.D آفس میں چلی جاؤ وہاں سب پتہ چل جائے گا۔ ۔ ۔ I am sorry for the -

گاڑی کا پٹ کھلا اور لڑکی اتر گئی مگر وہ اب بھی خوف زدہ تھی!۔ ۔ ۔ اس نے سڑک پار کر لی تھی! مگر وہ اب بھی پلٹ پلٹ کر جمی کو دیکھ رہی تھی۔

"ابھی ابھی کوئی لال رنگ کی امپالا کار اور ایک ہرے رنگ کی کار ادھر سے گئی ہے؟" جمی نے روڈ سیفٹی پولیس (R.SP) کے ایک لڑکے سے پوچھا۔

"جی ہاں —— ابھی ابھی یہ دونوں کاریں بڑی تیزی کے ساتھ کھنڈالہ کی طرف گئی ہیں۔ ابھی ابھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔!"

"تھینک یو!" جمی کی گاڑی اسپیڈ پکڑ چکی تھی۔

کھنڈالہ کے ممبا ہاؤس میں کھلبلی مچی ہوئی تھی!۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انسپکٹر اندرجیت وہاں سے فرار ہو چکا تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جس کمرے میں اسے بند کیا گیا تھا وہاں دو لاشیں پڑی ہوئی تھیں! ان دونوں آدمیوں کی لاشیں جنہیں اندرجیت پر نظر رکھنے کے لئے رکھا گیا تھا!

مکان کے چاروں طرف آدمی پھیل گئے تھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سب کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مگر چند آدمیوں کے پاس اسٹین گن بھی تھیں! اور وہ سب آنے والے لمحوں کے انتظار میں تیار کھڑے تھے ــــ!

اچانک ممباون کے پرسنل ٹرانسمٹر میں سیٹی بجنے لگی۔ اس نے فوراً کانوں میں پلگ لگالیئے اور سگریٹ کیس کا بٹن دبادیا۔

"یس؟ ۔ ۔ ۔ ۔ ! اسپیکنگ!۔"

"ہم لوگ تلوجبر کے پاس پہنچ چکے ہیں اور بہت جلد کھنڈالہ پہنچ رہے ہیں!" لال امپالا میں بیٹھے ہوئے موٹے لحیم شحیم آدمی نے کہا۔ اس کے ساتھ پانچ آدمی اور بھی بیٹھے ہوئے تھے۔!

"فوراً آجاؤ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہم لوگوں کو فوراً یہاں سے نکل چلنا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انسپکٹر یہاں سے نکل بھاگا ہے۔ !" ممباون بولا۔

"رائٹ سر! ۔ ۔ ۔ ۔"

"تم لوگ اپنی اسپیڈ بڑھادو! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تم لوگوں کو Follow کیا جارہا ہے ــــ" ممباون کہہ رہا تھا۔

"مگر سر! یہاں تو دور دور تک ہمارے پیچھے کوئی کار نہیں ہے!"

"تم لوگ گدھے ہو! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک نیلے رنگ کی فیاٹ سانتا کروز سے تمہارا پیچھا کر رہی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور تم لوگوں کو کچھ خبر نہیں ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ویسے تم لوگ اس کی زیادہ فکر مت کرو ہم نے اس نیلی کار کے پیچھے اپنے دوسرے آدمیوں کو چھوڑ رکھا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ لوگ اس نیلی کار کا پیچھا کر رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس

کے علاوہ "توجہ" سے ٹھیک ایک میل آگے۔ اسٹرلنگ فارم کے پاس ہمارے آدمی کالی گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نیلی فیاٹ والا آدمی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس کا نام انسپکٹر جی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر ہمارے پیچھے والے آدمیوں سے بچ گیا تو کالی گاڑی والے آدمیوں سے نہیں بچ پائے گا۔!

"تم لوگوں کا کام" ہیرے" پہنچانا ہے۔ کسی بھی طرح سے کسی بھی قیمت پر!۔" وہ خاموش ہو گیا۔

"یس ممبا۔ ہیرے ہمارے پاس ہیں! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہم لوگ سیدھے کھنڈالہ آرہے ہیں !" اس آدمی نے برابر رکھے ہوئے بیگ کی طرف دیکھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس میں چھوٹا سا "بدھ کا مجسمہ" تھا جس میں پچاس لاکھ کے اصلی ہیرے چھپے ہوئے تھے! وہ مسکرایا۔ لیکن وہ بے وقوف اتنا نہیں جانتا تھا کہ اس مجسمہ کے اندر اصلی ہیروں کی جگہ چھوٹے چھوٹے بے شمار کنکر اور پتھر بھرے ہوئے تھے!۔

انسپکٹر جی نے اپنے برابر پڑے ہوئے "بدھ کے مجسمے" کی طرف دیکھا۔ جس میں پچاس لاکھ کے اصلی ہیرے بند تھے! وہ مسکرایا ——! اپنی چالاکی پر اور ان کی بے وقوفی پر —— لیکن کہا جاتا ہے کہ اپنے دشمن کو کبھی کمزور یا بے وقوف نہیں سمجھنا چاہیئے!۔

انسپکٹر جی کی کار کے تھوڑے پیچھے ایک اور کار آرہی تھی — جس میں چار آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔

اور ان کے ریوالور جمی کا خاتمہ کرنے کے لئے بے قرار تھے ۔۔۔ !
اچانک جمی نے دیکھا کہ اس سے لگ بھگ آدھا میل دور کھلی سڑک پر بالکل سامنے سرخ امپالا اور ہری فورڈ چلی جا رہی ہے ۔۔۔ ! اس نے اپنا ریوالور داہنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔ !
اس بات سے بے خبر کہ پیچھے والی گاڑی بھی اس کی گاڑی سے صرف آدھا میل دور تھی ! ۔
تلوجہ قریب آچکا تھا۔
تلوجہ سے ٹھیک ایک میل آگے ۔۔۔ لمبی سی گاڑی میں بیٹھے ہوئے آدمیوں نے اپنی اپنی اسٹین گنیں اور ریوالور ہاتھ میں لے لئے ۔۔۔ ! سڑک کے دونوں طرف پہاڑ تھے۔ جو شاید خاموش زبان سے کہہ رہے تھے :
"گڈ لک ٹو یو آل ۔۔۔ "

"Good luck to you all!"

اندرجیت تھوڑی دیر تک درخت کے سایہ میں سستا چکنے کے بعد اب اٹھ کھڑا ہوا تھا! کبھی کبھی تھوڑی دیر کا آرام بھی انسان کو نئی توانائی بخش دیتا ہے۔ اندرجیت اپنے جسم میں پھر سے ایک قوت محسوس کر رہا تھا۔ حالانکہ اب بھی اس کا چہرہ زخم سے بھرا ہوا تھا۔ اور بدن میں اب بھی تھکن باقی تھی! مگر جب انسان کو زندگی اور موت کے بیچ ایک جھولے کی طرح جھولنا پڑتا ہے تو اس کی تھکن دور ہو جاتی ہے..... اس کی نیند اڑ جاتی ہے...... اور دل و دماغ پر بس ایک خیال حاوی رہتا ہے "مارو یا مرو"........ اندرجیت کو وہ لوگ مار نہ پائے تھے۔

...... اب اس کی باری تھی!۔

مگر وہ اکیلا تھا اور وہ سب بہت سارے —— اس کے پاس ایک ریوالور تھا جس میں سات گولیاں تھیں اور وہ لوگ ستر تھے۔ اور ان کے پاس سات سو گولیاں تھیں اور بے شمار ہتھیار تھے۔!

مگر اندرجیت کے پاس عقل تھی اور وہ جانتا تھا کہ اکیلا آدمی چاہے کتنا بھی

بہادر ہو اتنے لوگوں کا مقابلہ ایک ساتھ نہیں کر سکتا ہے جبکہ اس کے پاس کم ہتھیار ہوں . . . . اور اگر مقابلہ کر بھی لے گا تو مارا جائے گا!

اسی لئے وہ چاہتا تھا کہ کہیں سے اس کو زیادہ ہتھیار مل جائیں اور پستول کی گولیاں مل جائیں ——— تب وہ اکیلا میدان میں کود بھی جائے گا اور اپنی پوری کوشش کرے گا کہ ان لوگوں کا مقابلہ کرے ——— !

اسی لئے وہ بھاگتا ہوا مین روڈ پر آگیا تھا ——— وہ چاہتا تھا کہ جلدی سے کھنڈالہ سے تھوڑی دور "کھپولی" پہنچ جائے. وہاں اس کو ہتھیار مل جانے کی امید تھی! کم سے کم وہ پولیس کو کونٹیکٹ کر سکتا تھا! -

کھنڈالہ پولیس اسٹیشن وہ اس لئے نہیں جانا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کھنڈالہ پولیس اسٹیشن کے پاس دو آدمی موجود ہوں گے! خاص طور سے ایسے وقت پر جب کہ وہ ان کے اڈے سے نکل بھاگا ہے انہوں نے یقیناً اپنے آدمی پولیس اسٹیشن کے پاس کھڑے رکھے ہوں گے تاکہ اندرجیت کو وہاں پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیں ! ——— اور یہ بات تھی بھی صحیح کیونکہ واقعی دو آدمی کھنڈالہ پولیس اسٹیشن سے ذرا دور اسی تاک میں کھڑے تھے کہ کب اندرجیت نظر آئے اور کب وہ اسے شوٹ کر دیں !

اب اندرجیت تیزی سے نیچے اتر رہا تھا ——— ! بلکہ بھاگ رہا تھا. وہ مین روڈ سے ہٹ ہٹ کر بھاگتا تھا ——— اور جیسے ہی دور سے کوئی کار نظر آتی وہ اپنا منہ دوسری طرف کر کے کھڑا ہو جاتا. اس نے لمبی شرٹ بھی اتار دی تھی کیونکہ اس پر خون کے دھبے تھے اور آنے جانے والے اس کو مشتبہ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے ——— !

اب وہ صرف پتلون پہنے ہوئے تھا! اور اس کا اوپری جسم بالکل ننگا تھا! چہرے پر بال بکھرے ہوئے تھے اور سینے پر اور پیٹھ پر نیلے نیلے نشان پڑے ہوئے تھے جو پچھلی رات سے اب تک مار پٹائی کے نتیجے میں پڑے تھے!

اس کی گھڑی بھی ان لوگوں نے اتار لی تھی ——— ! اب اس کے پاس صرف جوتے والا چاقو تھا! اور ایک ریوالور جو اس نے تھوڑی دیر پہلے کھنڈالہ میں دونوں آدمیوں کو مار کر حاصل کیا تھا ——— ! اب سڑک بالکل پہاڑی تھی! بل کھاتی ہوئی سڑک کسی ناگن کی طرح کھنڈالہ اور کھپولی کو ملا رہی تھی ——— اندرجیت تیز تیز نیچے کھپولی کی طرف اترتا چلا جا رہا تھا. تھوڑی دور بھاگتا تھا اور پھر چلنے لگتا تھا!

سامنے سے دو لڑکیاں اوپر چڑھتی ہوئی آ رہی تھیں!

اندرجیت کا گورا جسم دھوپ میں چمک رہا تھا! اور وہ اپنا چہرہ جھکائے چلا جا رہا تھا ——— لڑکیاں قریب آ گئی تھیں ——— ان میں سے ایک لڑکی نیلے رنگ کا منی اسکرٹ پہنے ہوئے تھی اور وہ کوئی انگریز لگتی تھی ——— اور دوسری سفید چوڑی دار پجامہ اور سفید قمیض پہنے ہوئے تھی. دونوں لڑکیاں خوش شکل تھیں اور اندرجیت کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھیں! شاید وہ کھنڈالہ میں رہتی ہوں گی کیونکہ اسی طرف جا رہی تھیں ——— ان کو مسکراتا دیکھ کر اندرجیت جھینپ گیا. شاید زندگی میں پہلی اور آخری بار —! وجہ بھی کچھ ایسی ہی تھی! پتلون کے علاوہ اس کے جسم پر کوئی اور کپڑا نہ تھا. اس نے چور نگاہوں سے دیکھا لڑکیاں بالکل پاس آ گئی تھیں اور اب ہنس رہی تھیں!

وہ بھی مسکرا دیا.

"Are you a Hippy!"

(کیا تم ہپی ہو؟)

لڑکیوں نے رکتے ہوئے پوچھا۔ اندرجیت تھوڑی دیر کے لئے تو چکرا گیا۔ اپنے بارے میں اس قسم کی بات سنتا اس نے خواب میں بھی نہ سوچا تھا! وہ لمحہ بھر کو خاموش رہا!

پھر بولا "یس آئی ایم! Yes i am"

اندرجیت واقعی اس وقت کوئی ہپی لگ رہا تھا۔ کپڑے یعنی کہ پتلون بالکل گندا مندا ——— اور بال بکھرے ہوئے!

دونوں لڑکیاں آگے بڑھتے ہوئے بولیں!

"Poor fellow!"

"اس کے پاس کپڑے تک نہیں ہیں!"

اندرجیت نے پیچھے پلٹ کر دیکھا وہ دونوں بھی پلٹ کر دیکھ رہی تھیں اور شرارت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں —!

"دیکھئے دراصل میں ہپی نہیں ہوں۔ ۔ ۔ ۔" اندرجیت نے انگریزی میں کہا۔ "اگر ہو سکے تو میرا ایک کام کر دیجئے آپ کا احسان عمر بھر نہیں بھولوں گا ——" لڑکیاں دوبارہ رک گئیں۔ "کہیں سے پولیس اسٹیشن پر فون کر دیجئے کہ بمبئی CID انسپکٹر اندرجیت اس وقت مشکل میں ہیں اور پولیس کے کچھ آدمی فوراً کھنڈالہ پوسٹ آفس کے پاس پہنچ جائیں اور میرا انتظار کریں!"

لڑکیاں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگیں اور پھر بولیں۔

"مگر اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آپ سچ مچ مصیبت میں ہیں اور انسپکٹر بھی ہیں!؟"

اندرجیت نے اپنی پتلون کی ایک خفیہ جیب میں سے اپنا Idantity card نکالا اور ان کو دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ہے میرا ثبوت!" وہ دونوں کارڈ پڑھتے ہوئے آگے بڑھ گئیں۔

منی اسکرٹ والی انگریز لڑکی نے دوسری لڑکی کی طرف دیکھا۔

"گھر پہنچتے ہی یہ نمبر نوٹ کر لینا۔۔۔۔۔۔! 533300۔۔۔۔۔ کتنا Attractive آدمی تھا یہ ہپی یعنی انسپکٹر!" دونوں لڑکیاں مسکرا رہی تھیں ——!

اندرجیت کھولی کے پاس پہنچ چکا تھا —!

تلوجہ پہنچتے ہی پیچھے والی گاڑی سے زبردست فائر ہونے لگے تھے! جمی نے گاڑی اور تیز کر دی لیکن کچھ گولیاں پیچھے کا شیشہ توڑ کر نکل گئی تھیں۔ یہاں تک کہ ایک گولی اس کے بائیں شانے میں بھی لگ چکی تھی۔ پیچھے سے دھڑا دھڑ فائر ہو رہے تھے۔

تلوجہ سے نکلتے ہی اس نے اپنا ریوالور داہنے ہاتھ میں لے لیا تھا اور اب بغیر دیکھے ہوئے پیچھے کی طرف فائر کر رہا تھا۔! بیچ راستے میں ایک درخت کا تنا پڑا ہوا تھا اور برابر ہی ایک کالے رنگ کی گاڑی کھڑی تھی اور راستے کے دونوں طرف کچھ آدمی اسٹین گن لئے کھڑے تھے۔ جمی نے دل ہی دل میں اللہ کا نام لیا اور اپنی گاڑی تھوڑی سی داہنی طرف کاٹتے ہوئے Acccelerater کو پوری طاقت سے دبا دیا۔

تینوں طرف سے فائر ہو رہے تھے اور جمی کی گاڑی کالی گاڑی سے بری طرح سے ٹکراتی ہوئی سڑک سے نیچے اتر گئی۔ جمی نے پوری طاقت کے ساتھ اسٹیرنگ کو بائیں طرف کاٹا اور فرسٹ گیئر میں گاڑی ڈال کر دوبارہ اوپر چڑھائی اور سڑک پر لے آیا ___!

پیچھے والی کار ایک زبردست بریک کے ساتھ رک گئی تھی کیونکہ جب جمی نے اپنی گاڑی داہنی طرف کو کاٹتے ہوئے کھڑی ہوئی کالی کار سے اپنی گاڑی ٹکرائی تھی ___ اس وقت پیچھے والی کار جمی کے کار کے بالکل پیچھے تھی ___ اور اگر وہ بریک نہ لگاتے تو ان کی کار کالی والی کار سے ٹکرا جاتی ___ جمی نے اس وقت واقعی بڑی ہوشیاری سے کام کیا تھا اور اب وہ تیزی سے آگے چلا جا رہا تھا ___ اس کی کار کا دروازہ بری طرح سے ٹوٹ چکا تھا اور ٹکر کی وجہ سے ٹوٹ کر کھل چکا تھا۔ اس نے شیشے میں دیکھا ___ وہ لوگ تیزی سے اپنی اپنی کاروں میں بیٹھ رہے تھے! جمی کی گاڑی نوے میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلی جا رہی تھی!

جمی نے دل ہی دل میں سوچا کہ وہ پیچھے والی گاڑیوں سے اب لگ بھگ آدھا میل آگے ہے اس نے گاڑی اور تیز کر دی تھی!

پیچھے دونوں گاڑیاں پھر اسٹارٹ ہو گئی تھیں!

کھبولی سامنے نظر آ رہا تھا! تھوڑی دیر میں گاڑی کھبولی سے آگے نکل رہی تھی! پہاڑی راستے پر گاڑی موڑتے ہوئے جمی نے زور سے بریک لگائے! ایک زبردست آواز کے ساتھ گاڑی رک گئی!

"اندرجیت!" جمی گلا پھاڑ کر چلایا ___!

"جی! تم یہاں؟" اندرجیت حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں چلاتے ہوئے بولا!

"فوراً کار میں بیٹھ جاؤ!"

اندرجیت تیزی سے دروازہ کھول کر آگے بیٹھ گیا۔!

گاڑی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔!

دو انسپکٹر ——— دو دوست ——— عجیب طرح سے دوبارہ مل گئے تھے۔

اور گاڑی کھنڈالہ میں داخل ہو چکی تھی۔

جی نے گاڑی کو تیزی سے بریک لگا دیئے۔ اور اندرجیت کو بدھ کا مجسمہ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کو فوراً کہیں چھپا دینا ہے!"

"یہ ہے کیا؟" اندرجیت نے پوچھا۔

"پچاس لاکھ کے ہیرے! باقی باتیں بعد میں اسے فوراً چھپا دینا ہے۔ . . . . مگر ان لوگوں کا اڈہ کیسے ڈھونڈا جائے!" جی نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا۔

"وہ سب تم میرے اوپر چھوڑ دو! بس ساتھ ساتھ چلنا ہے!"

اندرجیت اور جی اب گاڑی کھڑی کر کے پیڑوں کے جھنڈ میں سے گذر چلے تھے ——— تھوڑی دور پہنچ کر اندرجیت زمین پر بیٹھ گیا اور ہاتھ سے مٹی کھودنے لگا۔ جی مطلب سمجھ گیا تھا اس نے فوراً پوچھا۔

"مگر اندرجیت اگر یہاں سے کسی نے یہ بت کھود کر نکال لیا تب؟"

"وہ سب بعد کی بات ہے اس وقت اتنا وقت نہیں ہے کہ یہ کہیں

اور رکھا جائے یا کسی کے حوالے کیا جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ویسے بھی قیمتی چیزوں کی حفاظت جتنی اچھی طرح سے مٹی کر لیتی ہے کوئی اور نہیں کر سکتا ــــــ اس نے "مجسمہ" زمین میں رکھتے ہوئے کہا! اور اوپر سے اچھی طرح سے مٹی رکھ کر اسے دبا دیا ۔ اب وہ دونوں ممیا کے اس چھوٹے سے لکڑی کے گھر کی جانب بڑھ رہے تھے ۔ یہ وہی راستہ تھا ۔ جس راستے پر اندرجیت کچھ دیر پہلے مکان سے بھاگ کر آیا تھا ۔

اچانک اندرجیت کی نظر دور کھڑی ہوئی پولیس وین پر پڑی۔ وہ دونوں بھاگتے ہوئے دوبارہ سڑک پر آ گئے۔ وہ دونوں لڑکیاں کچھ دور کھڑی ہوئی تھیں اور پاس ہی ایک چھوٹی سی اسپورٹس کار کھڑی تھی جو شاید انہیں لڑکیوں کی تھی۔ اندرجیت کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس کا خیال تھا کہ شاید وہ لڑکیاں ٹال جائیں اور پولیس کو خبر نہ کریں! مگر اس وقت سامنے پولیس کی وین کھڑی تھی۔ اندرجیت اور جمی وین کے پاس پہنچ گئے۔ پولیس کے ساتھ ایک انسپکٹر تھا جو اندرجیت کو دیکھتے ہی پہچان گیا۔

"انسپکٹر اندرجیت! آپ یہاں؟ . . . . آپ کا Identity card دیکھتے ہی پورے اسٹاف میں کھلبلی مچ گئی۔ ہم لوگوں نے ممبئی بھی خبر کر دی

ہے۔ وہاں سے بھی پولیس آرہی ہے لیکن یہاں پر جتنی بھی پولیس ہے آپ کے لئے تیار رہے۔!۔"

اندرجیت نے انسپکٹر کو سب کچھ اچھی طرح سے سمجھا دیا تو وہ خود جمی کے ساتھ واپس جھاڑیوں کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے پولیس کو اچھی طرح سے سمجھا دیا تھا کہ وہ کس وقت کس طرف سے ممبا کے بنگلے کی طرف آئے اور کس وقت ان پر Attack کرے!۔

بنگلے کے پیچھے کی طرف وہ دونوں جھاڑیوں میں چھپے بیٹھے ہوئے تھے اور سامنے دیکھ رہے تھے۔

اب بنگلے کے سامنے بہت ساری گاڑیاں کھڑی تھیں۔ سرخ امپالا اور ہری فورڈ کے علاوہ کالے رنگ کی اولڈ موبائیل اور اودے رنگ کی فیاٹ بھی کھڑی ہوئی تھیں! ۔ اور دھیرے دھیرے اب تمام آدمی بنگلے کے باہر نکل رہے تھے اور ایک ایک گاڑی میں بیٹھتے جا رہے تھے!

سب سے آگے ممباون کی گاڑی تھی اور اس کے پیچھے دوسری تمام گاڑیاں کچھ آدمی اندر سے صندوق اٹھا کر لا رہے تھے! جب تمام گاڑیوں میں سامان رکھ دیا گیا تو اندر سے ممباون ایک لڑکی کے ساتھ نکلا اور دروازہ کا پٹ کھول کر گاڑی میں بیٹھ گیا —!

دو آدمی اس کے پیچھے پیچھے تھے انہوں نے دروازہ بند کر کے تالہ لگایا۔ اور وہ بھی پیچھے کی ایک کار میں بیٹھ گئے!

کل ملا کر سات گاڑیاں تھیں . . . . . . اب ساتوں گاڑیاں اسٹارٹ ہو گئی تھیں!

سب سے آگے والی گاڑی جس میں ممباون بیٹھا ہوا تھا۔ دھیرے دھیرے آگے بڑھنے لگی۔

اندرجیت اور جمی نے اپنے منہ میں دو انگلیاں ڈال کر زور کی سیٹیاں — بالکل ویسی سیٹی جو سینما دیکھتے وقت چونی کلاس کے تماش بین بجاتے ہیں!۔

پھر دونوں تیزی سے بھاگتے ہوئے مکان کے پیچھے کے حصے میں پہنچ گئے!

دونوں نے ریوالور نکال لئے تھے اور تین طرف سے پولیس کے آدمی ساتوں گاڑیوں کو گھیر چکے تھے۔ چوتھی طرف یعنی پیچھے کی طرف خود اندرجیت اور جمی تھے۔

اندرجیت نے ریوالور نکال کر سب سے پیچھے والی گاڑی کی طرف تان کر فائر کر دیا۔

چاروں طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی!

پولیس کی گولیاں سات گاڑیوں کو چھلنی کئے دے رہی تھیں! ان لوگوں نے بھی مقابلہ کرنا شروع کیا اور دونوں طرف سے زبردست فائرنگ ہونے لگی۔

اندرجیت نے اپنی جیب میں سے ایک ہینڈ گرنیڈ نکالا جو تھوڑی دیر پہلے اس نے کھنڈالہ پولیس سے مانگا تھا!

گرنیڈ نکال کر اس نے زور سے ہوا میں اچھال دیا اور ہرے رنگ کی فورڈ میں آگ لگ گئی۔ وہ لوگ اب گاڑیوں سے باہر نکل رہے تھے۔

مگر پولیس کے میگافون کی آواز سن کر چپ ہو گئے۔ میگافون پر آواز آرہی تھی۔!

"تم لوگوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے —— خاموشی سے اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دو ورنہ سب کو مار دیا جائے گا!

. . . . دھیرے دھیرے ایک ایک کر کے دروازے کے پٹ کھلنے گئے اور تمام آدمی ہاتھ اوپر اٹھائے باہر نکلنے لگے۔ پانچ لاشیں زمین پر پڑی ہوئی تھیں۔!

جب ان سب نے اپنے ہتھیار زمین پر ڈال دیئے تو پولیس کے آدمی جھاڑیوں میں چھپے ہوئے تھے باہر نکل آئے —! اور ایک ایک کر کے سب کو گرفتار کر لیا!۔

مگر بات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی!

تاج محل ہوٹل کے کرسٹل روم میں بے شمار لوگ جام ٹکرا رہے تھے!

بہت ساری جانی پہچانی شکلیں وہاں موجود تھیں! محکمہ سی آئی ڈی کا پرانا گھاگھ جسے لوگ "سینیئر" کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ بمبئی کے پولیس کمشنر —— انسپکٹر جنرل آف پولیس —— اور بہت سارے دوسرے پولیس والے۔

ان کے علاوہ اسٹیٹ کے دو ممتاز منسٹر بھی موجود تھے —— فلم کے بہت سارے ستارے بھی آئے ہوئے تھے۔ دھرمیندر، ششی کپور، فیروز خان، ممتاز، اجے ساہنی، وحیدہ رحمان، دلیپ کمار اور سائرہ بانو!

بہت ساری حسین لڑکیاں انتہائی قیمتی کپڑوں میں ملبوس اِدھر اُدھر ٹہل رہی تھیں اور فوٹو گرافرز تصویریں کھینچ رہے تھے!

اچانک شور بلند ہوا اندر جیت!

اندر جیت! انسپکٹر اندر جیت نیوی بلیو سوٹ میں بڑا باوقار لگ رہا تھا —— اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں، یہ دونوں وہی لڑکیاں تھیں جو اسے کھنڈالہ میں ملی تھیں اور جنہوں نے پولیس کو الفارم کیا تھا۔ دونوں لڑکیاں انتہائی خوب صورت کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔

اندر جیت کو دیکھ کر لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے تھے۔ واقعی وہ آج کے جشن کا ہیرو تھا!۔

لیکن تمام محفل میں ایک کمی بُری طرح سے محسوس کی جا رہی تھی۔ انسپکٹر جمی کی کمی —— انسپکٹر جمی جس نے MAMBA کے گروہ کو پکڑوانے میں اندر جیت کے شانہ بشانہ کام کیا تھا —— اور وہ بھی اپنی جان پر کھیلا تھا! لیکن وہ آج کے اس فنکشن میں نہیں آیا تھا —— سب لوگوں کو بڑی حیرت تھی۔ خود اندر جیت کو جمی پر سخت غصہ آ رہا تھا۔ اس کے نہ آنے کی وجہ سے!

مائیک پر پہنچ کر انسپکٹر جنرل آف پولیس نے کہنا شروع کیا —— ۔

"لیڈیز اینڈ جینٹلمین! آج ہم نے یہ جشن اپنے ملک کے مشہور و معروف انسپکٹر اندر جیت اور ان کے ساتھی انسپکٹر جمی کو مبارک باد دینے کے لئے کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آپ لوگوں نے اخباروں میں پڑھا ہو گا۔

انسپکٹر جمی اور انسپکٹر اندرجیت نے جس بہادری کے ساتھ ممبا جیسے خطرناک انٹرنیشنل گروہ کا خاتمہ کروایا ہے اس کی مثال ملنی مشکل ہے! اسی لئے میں اپنے محکمہ کی طرف سے اور سب کی طرف سے انسپکٹر اندرجیت کو دوبارہ مبارک باد دیتا ہوں اور ان سے Request کرتا ہوں کہ وہ مائیک پر آکے کچھ کہیں!۔"

تالی کی گونج اور حسین چہروں کی چمک دمک کے بیچ میں سے ہوتا ہوا ـــــــ اندرجیت مائیک پر پہنچ گیا ـــــــ! اس نے مائیک کو ہاتھ سے پکڑ لیا تھا اور کچھ بولنے ہی والا تھا کہ کسی کی آواز پورے ہال میں گونج گئی۔ تمام لوگ پلٹ کر دیکھنے لگے!

"انسپکٹر اندرجیت! سب سے پہلے میں تمہیں تمہاری کامیابی پر مبارک باد دیتا ہوں اور پھر تمہاری زندگی کو یہیں ختم کرتا ہوں!۔"

سامنے بڑے سے دروازے کے باہر سے اندر کی طرف ایک ہاتھ نکلا ہوا تھا جس میں ایک ریوالور تھا ـــــــ اور اندرجیت کو ٹارگٹ بنائے ہوئے تھا ـــــــ "حیرت سے مت دیکھو میں ممباون ہوں . . . . . جو گاڑی جل جانے کی وجہ سے مرا نہیں تھا بلکہ اپنی چالاکی سے نکل بھاگا تھا! تم سب پولیس والے بالکل بے وقوف ہو! اب اس کی سزا بھگتو! ـــــــ گڈ بائے!۔"

کسی نے ایک زوردار ہاتھ ممباون کے ہاتھ پر پیچھے سے مارا۔ اور اس کا ریوالور نیچے گر گیا۔

پیچھے سے کسی نے ریوالور تانتے ہوئے کہا۔ "اندرجیت کو مارنے سے پہلے خود تم موت کا مزہ چکھ لو ممباون!۔"

انسپکٹر جمی ریوالور تانے کھڑا تھا۔ ممبا دن نے خاموشی سے ہاتھ اوپر اٹھالئے!

اندر مجمع میں سے دو انسپکٹر بھاگتے ہوئے آئے اور اُسے پکڑ لیا۔

جمی اطمینان سے مسکراتا ہوا اندر ہال میں داخل ہو گیا۔

اندرجیت مائیک کو چھوڑ کر اب نیچے اتر چکا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے قریب آتے گئے۔

"تھینک یو جمی! تھینک یو!!"

اندرجیت نے جمی کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا اور پورا ہال تالیوں کی آواز سے گونج اٹھا ـــــ!

تمام فوٹوگرافر اب اندرجیت اور جمی کے چاروں طرف کھڑے تھے ـــــ اور فوٹو کھینچ رہے تھے!!!۔

آپ کی لائبریری کے لیے
سستے اور معیاری ناول

- شوگراں کی چاندنی
  ——— ذکاء الرب رباب
- منزلیں کھو گئیں
  ——— ذکاء الرب رباب
- سیاہ کار
  ——— ذکاء الرب رباب
- تجھ بن تیری بینا روئے
  ——— ذکاء الرب رباب
- ہم بھی تیرے دل بھی تیرا
  ——— ذکاء الرب رباب
- خوشبو وفا کی
  ——— فریدہ حق منجو
- جینے کی آرزو
  ——— فریدہ حق منجو
- مینا
  ——— فریدہ حق منجو
- نیتو
  ——— فریدہ حق منجو
- ستمبر کا چاند
  ——— قرۃ العین حیدر
- دل رُبا
  ——— قرۃ العین حیدر
- نخہ کا بوجھ
  ——— واجدہ تبسم
- روزی کا سوال
  ——— واجدہ تبسم
- کیسے سمجھاؤں؟
  ——— واجدہ تبسم

نسیم بکڈپو۔ کچہری روڈ، لاہور